وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

ہزار ہزار شکر خالق دو جہان مالک زمین و آسمان کہ یہ دیوان بلاغت نشان مصنفہ مداح
رسول عربی جناب مغفرت مآب حاجی محمد صاحب سنیؔ مرحوم اورنگ آبادی الموسوم بہ

بستان سنی

۱۳ ھ ۳۱

یعنی کامل

دیوان سنی

۱۹ ء ۱۳

جسکو جناب حاجی سید تجمل حسین صاحب تجمل جلالپوری سلمہ القوی نے مرتب فرمایا
اور امیدوار فضل رحیم قاضی عبدالکریم ابن قاضی نور محمد صاحب تاجر کتب نے اپنے

مطبع کریمی بمبئی میں چھپواکر شایع کیا

بار دوم
تعداد ۱۰۰۰

PK 2199 S85B 1913

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعد حمد و نعت کے امیدوار رحمت خالق کونین حاجی سید تجمل حسین تجمل جلالپوری مقیم بمبئی عرض پرداز ہو کہ ایک زمانہ سے کلام سُنی طبع ہو ہو کر شایع ہوتا چلا آتا ہے اور برابر مداحان رسول آخر الزمان مین خلعت مقبولیت پاتا ہے اندنون حسن اتفاق سے میری دوست منشی جان محمد صاحب شاطر رئیس بمبئی کا سکندرآباد جانا ہوا تو اکثر بزم میلاد شریف مین شریک ہوئے اور حضرت سُنی مرحوم کی غیر مطبوعہ قصائد پڑھتے ہوئے سُنے اون کو یہ خیال ہوا کہ یہ قصائد بھی چھپ جائین تو اور شہرون او رقصبون کے مولودیے بھی اس سے فیض اوٹھائین غرضکہ وہ اکثر مولودخوانون سے ملے اور ان قصیدونکو کسی نے دیا اور کسی نے وعدہ کیا حاصل مرام بڑی سعی اور کوشش سے ہمارے دوست شاطر نے اون قصیدون کو جمع کر کے راقم کے پاس بھیجدیا کہ انھین بھی چھپوا دیا جائے مین نے جدید کلام جناب قاضی عبدالکریم صاحب ابن قاضی نور محمد صاحب مالک مطبع کریمی بمبئی کے حضور پیش کیا آپ بہت محظوظ ہوئے تو احقر نے تمام کلام قدیم و جدید جمع کر کے اسکا نام بستان سنی یعنے کامل **دیوان سنی** رکھا۔ خداوند عالم اس دیوان خوش عنوان کو مقبول کرے آمین ثم آمین

اطلاع

تاجران ذی شان سے مخفی نرہے کہ اس دیوان کا حق باضابطہ رجسٹری کرا کے جناب قاضی عبدالکریم صاحب ابن قاضی نور محمد صاحب مالک مطبع کریمی بمبئی نے اپنے قبضہ مین رکھا ہی لہذا کوئی صاحب بلا اجازت انکے قصد طبع نفرماوین بعوض نفع قلیل نقصان کثیر کی زحمت نہ اوٹھائین۔ راقم تجمل جلال پوری۔

ردیف الالف

اگر کچھ وصفِ خلّاقِ دو عالم کا رقم ہوتا
تو سینہ چاک پھر کسواسطے اپنا قلم ہوتا

جو تسکین دہ نہ فضلِ کبریائی دمبدم ہوتا
گنہگارون کو کیا کیا رنج ہوتا اور غم ہوتا

اگر دعوائے حمدِ کبریا کرتے زبان سے ہم
قلم کی طرح سے اپنا بھی فوراً سر قلم ہوتا

بدلتا شانِ قہاری نہ وہ گر شانِ رحمت سے
قیامت ٹوٹ ہی پڑتی غضب ہوتا ستم ہوتا

نظر آتا جہان خالق کا جلوہ کیا نظر آتا
صفائی مین اگر یہ دل ہمارا جامِ جم ہوتا

اگر ہر موئے تن تا زندگانی بھی ادا کرتے
زیادہ سے زیادہ شکر اوسکا کم سے کم ہوتا

شفاعت کا نہ یون ہوتا بھروسہ اہل عصیانکو
جو ہاتھ آیا نہ اپنے دامنِ خیر الامم ہوتا

اگر خوش قسمتی سے گھر مرا بنتا مدینہ مین
نہ مین جنت کا طالب عمر بھر حق کی قسم ہوتا

نکرتا خاتمہ بالخیر اگر اللہ اے سنی ۔
تو پھر نامِ محمدؐ لب پہ کیونکر مرتے دم ہوتا

عیان تحریرِ بسم اللہ سے ہے فضلِ رحمان کا
بیاضِ صبحِ بخشش سر ورق ہے میرے دیوان کا

خدا کو بھا گیا جب حسن اوس سلطانِ خوبان کا
بنا کر آئینہ درپیش رکھا روئے جانان کا

تصوّر جب ہوا اللہ کو کثرت کے سامان کا
ہوا محبوبِ باری خانِ سامان اپنے سبحان کا

ثناخوان خود خدا ہے اوسکے کامل حسن ایمان کا
ازل مین کعبۂ دین ہو گیا رُخ جس مسلمان کا

بیاضِ صبحِ محشر عکس ہے دلبر کے دامان کا
خورِ روزِ قیامت ہے ستارہ کفشِ جانان کا

بیان کس مونھ سے ہو یہ ماجرا ہے جان بریان کا
کہ خور پھینکا ہوا اچھا ہے میرے داغ ہجران کا

دلیل نحن اقرب سے ہوا تحقیق یہ ہمکو
خدا کو بھی نہ چھوڑا عشق کامل حسن انسان کا

جگر کو آہ نے چھیدا ثمرہ مین اشک ہین سُفتہ
ہوا وہ مثقب مرجان یہ مثقب دُرِ غلطان کا

تمہارا نور چمکیگا ترحم سے قیامت مین
چراغِ صبح کا عالم بنے خورشید تابان کا

کہا ہے ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ اللہ نے
مراتب اوسے ہے یہ مرتبہ صدّیق ذیشان کا

خبر ہے بعد میرے گر نبی ہوتا عمرؓ ہوتا
خلافت مین نہ رکھا نام جسنے کفر و بطلان کا

ملائک نے حیا کی جس سے کیا کامل حیا ہوگی
لقب ہے باحیا و کامل الایمان عثمانؓ کا

اوڑایا ذو الفقارِ تیز سے سر کفر کا یکدم
ہوا ہے قوتِ اسلام بازو شاہِ مردان کا

تمہاری آل اور اولاد کا سنی ثناخوان ہے
صلے مین مغفرت دنیا ہے مطلب اوس ثناخوان کا

عشق جب پیدا نہ تھا تب عشق کا دستور تھا
تھا خدا ناظر نبیؐ کا اوس کا یہ منظور تھا

جسم سے جان دور تھی اور جسم جان سے دور تھا
قالب ارواح بوالارواح سے معمور تھا

جب تلک تھا ذات کے اندر احد مشہور تھا
ہوگیا احمدؐ جدا ہوکر اوسیکا نور تھا

حضرت موسیٰؑ کہان تھے اور کہان تھا کوہ طور
دید پہلے کس نے کی کیسا خدا کا نور تھا

خلق کی شہرت نہ تھی پر تو نبیؐ مشہور تھا
احمدا جب کچھ نہ تھا رب تھا تیرا ندکور تھا

چشم کھلتے ہی کیا نظارہ خوبی حق
دیدۂ آدم مین مردم بنکے تو مستور تھا

مرہم رحمت سے تیرے ہوگیا اب اندمال
زخم عصیان پر ہماری ورنہ کیا انگور تھا

جب جدائی خوش نہ آئی نحن اقرب کہدیا
وصل تیرا ہر طرح اللہ کو منظور تھا

خشک تاب عارض تابان سے بالکل ہوگیا
چشمۂ خورشید شاید آب سے معمور تھا

بے سبب کب تھا تیری صبح ولادت کا ظہور
ریش عصیان جہان کو مرہم کافور تھا

کیا طباشیر آپ کی صبح ولادت ہوگئی
اس تپ عصیان سے عالم سبکا سب رنجور تھا

مثل شپر دیدہ ہے اے مہر نور حق تیری
دیدۂ اہل بغاوت پہلے ہی سے کور تھا

تیرے باعث ہوگئی آدمؑ کی توبہ مستجاب
آگے پیدایش کے تو ایسا ہی ذی مقدور تھا

یا نبیؐ سخن کی یون کرنا شفاعت رب کے پاس
وصف سے میری یہ دنیا مین بہت مسرور تھا

داغ عشق احمدی دل پر ہے شعلہ طور کا
سینۂ مشتاق مین ہے ایک عالم نور کا

کیون نہ ہو داغ فراق یار ٹھنڈا نور بار
ہے مہ میلاد یہا مرہم کافور کا

فی الحقیقت نور حق کا حق یہ ہے دار و مدار
حق اگر بولون ابھی درجہ ملے منصور کا

روئے روشن کے تصور مین کوئی مرحوم ہو
کیا عجب خورشید محشر گل ہو شمع گور کا

محنت ہجران سے نقد وصل کی راحت نصیب
وجہ روزینہ یہی ہے آپ کے مزدور کا

زخم عشق مہر رو مین خون کے قطرے ہین لعل
ہے در کان بدخشان منھہ میرے ناسور کا

زندہ کر کر پھر نئے سر سے مسیحا کیا کرے
لاشہ ہو مرحوم جب اس چشم کے مغفور کا

اے شکر لب تیری فرقت مین ہوئی یہ لاغری
بار ہے اک ناتوانائی سے تن پر دور کا

ضبط بالکل نہین رکھتی کبھی سوز درون
شور کچھ دیگر ہے اب آہ دل پر شور کا

نغمہ پردازی پہ اپنی کیون نہ ہو نازان یہ دل
آپ کا شائق ہون اے آقائے عالم بیقصور
ہے باوصاف حمیدہ والی ملک دکن
بلبل شیدا ہے تیرے روضۂ معمور کا
مین نہ جنت کا ہون طالب اور نہ طالب حور کا
تخت ہو قائم ہمیشہ اس شہ مشہور کا
یا رسول اللہ سنی ہے غلام چار یار
دل سے ہے فدوی وہ آل طاہر و طہور کا

شکر خدا کہ ہمکو نبی مصطفیٰ ملا — جب مصطفیٰ ملا تو یہ جانو خدا ملا
نعت رسول خالق باری سے کیا ملا — ایمان و دین رحمت حق یہہ صلا ملا
جس کو غبار خاک رہ مصطفیٰ ملا — کیا چشم مغفرت کے لئے توتیا ملا
دل مین ہے ہمکو شعلۂ نور خدا ملا — موسیٰ کو سیر طور مین فرماؤ کیا ملا
کسکی تلاش مین کرین یہ عمر صرف ہم — حق صاف ملگیا کہ ہمین حق نما ملا
کس آرزو کی آرزو پھر ہم کرین کہو — دل جسکی آرزو مین تھا وہ دلربا ملا
طے کرنی راہ پل کی بڑی فکر تھی ہمین — فضل خدا بسوئے خدا رہنما ملا
چشم امید باز ہوئی صاف خلق کی — جب توتیائے خاک شہ اصفیا ملا
شکل حباب زیست ہے بحر فنا مین ہم — شکر خدا کہ توشۂ راہ بقا ملا
پیش از طلوع نیر صبح وجود خلق — مجھکو لقائے سید روشن لقا ملا
مرآت حق نما ہے وجود محمدی — حق کا خیال کر کہ تجھے آئینا ملا
یا مصطفیٰ تجھی پہ بزرگی ہوئی ہے ختم — بعد از خدا کے کہیہ یہ کیسے مرتبا ملا
طاؤس ہے مزار بزرگان کا مور چھل — ناقے کا تیرے اسکو کہین نقش پا ملا
پیغمبرونکا حق نے کیا جسکو پیشوا — اے سنی دیکھ ہمکو وہی پیشوا ملا

سوز ہجر احمدی مین یہان تک نالہ ہوا — سلسلہ آنسو کا گردن مین میری مالا ہوا
شعلہائے سوز دل کی یہانتلک رفعت ہوئی — ماہ کے اطراف میری آہ کا ہالا ہوا
گرمی عشق نبی مین آبداری یہ ہوئی — گوہر یکتا ہمارے منھہ کا تبخالا ہوا
روضۂ شاداب یثرب کی سفر کے شوق مین — غنچۂ نسرین ہمارے پانون کا چھالا ہوا
صید دام زلف والا بخشش امت ہوئی — جب مکین عرش میرا گیسوؤن والا ہوا

نعت والا کے صلے مین حق تعالی سے مجھے
رات دن کا دورہ انعام دوشالا ہوا

قدسیون مین بھی ہے شہرت وصف جو کرتی ہین ہم
عالم بالا پہ اپنا بول کیا بالا ہوا

جز مدینے کے نہ کھیلے اور دیگر جائے پر
چشم کے جھولے مین طفل اشک ہی پالا ہوا

لخت دل مژگان پہ آیا چشم آتشبار سے
باذن اک ایک منقل ایک پر کالا ہوا

کون سی ساعت ہو یارب آستان پاک پر
جبہہ سائی مین رہون مین اپنا سر ڈالا ہوا

حق اوتارا دین احمد کو تو از بہر نثار
ماکیان بدعت ہوئی او کفر بزغالا ہوا

جبکہ ای سنی ہوئی صبح ولادت آشکار
کفر اور بدعت کی شب کا صاف منھ کالا ہوا

جب رسول اللہ کا عالم مین آنا ہو گیا
نور دین پاک سے روشن زمانا ہو گیا

کیا مبارک ہادی بر حق کا آنا ہو گیا
اہل عصیان کا بھی جنت مین ٹھکانا ہو گیا

ہم فقیرونکا کیون ہو عرش اعظم پر دماغ
بہر بستر مصطفے کا آستانا ہو گیا

کرکے انکار آپ سے بوجہل نادان ہی رہا
لایا جو ایمان آنحضرت پہ دانا ہو گیا

کیون نہ اپنی بخت پر روح القدس کو رشک ہو
نخل طیبہ پر ہمارا آشیانا ہو گیا

جالیون سے جھانک کر دیکھینگے تربت بار بار
گر مدینہ مین کبھی اپنا بھی جانا ہو گیا

ابتو بجتے رہتے ہین توحید کے ڈنکے مدام
بت پرستی کی تھی کثرت وہ زمانا ہو گیا

کیون تڑپنے کا مزہ حاصل نہو یہ دل میرا
تیر مژگان محمد کا نشانا ہو گیا

جب دکھادی اک جھلک اپنی شہ لولاک نے
مثل موسیٰ ہوش مین دشوار آنا ہو گیا

جان نکلی ہے تمنائے وصال شاہ مین
کسقدر مسعود اپنا جی سے جانا ہو گیا

اسقدر لکھین ثنا مین روضۂ پرنور کی
گلشن جنت مین سنی کا ٹھکانا ہو گیا

قلم نے لوح پہ جب مصطفے کا نام لکھا
تو اوسکے ساتھ ہی اللہ کا سلام لکھا

قلم کا مونھ نہین جو لکھ سکے نبی کا نام
طفیل اون کے ہی جو کچھ کہ تھا تمام لکھا

جناب حضرت بوبکر اور عمر عثمان
علی شاہ امامت با احترام لکھا

لکھا تو کیا یہ لکھا کلک نے بحکم حق
یہ چارون ہوینگے خلفائے ذو الکرام لکھا

قدوم احمد مرسل لیے زمین کا جب
بنام حضرت آدم سب انتظام لکھا

لکھا جماعتِ مرسل کو افضل و اعلےٰ
تمام عالمِ پستی و عالمِ بالا
لکھا نبیونکو سب اون کی ذات کی بخشش
لکھا نبیوّن کو درجہ بدرجہ ہووین گے
جو ہونگین امتین پیغمبرون کی نا فرمان
پہ مصطفیٰ کی جو امت کے عاصیان ہونگے
ہے ابتدائے نبوت وہ عالی رتبت سے
حصولِ حاجت و مقصد مرادِ کار ضرور
ہوئی اونھین کے سبب سے بلندی و پستی
تمام خلق مین ہو روشنائی لیل و نہار
جو ہون گے تابعِ فرمان اور نافرمان
سفیدی اور سیاہی جہانکی آنکھون سے
لکھا وہ سینۂ اقدس سے مخزنِ عرفان
چہِ ذقن کو لکھا صاف چشمۂ حیوان
ذقن سے سیب جنان قد سے سرو خلد برین
گلو سے حنجرۂ داؤدیِ خوش الحان
لکھا پسینے سے پھولون کو خط سے سبز بہار
وجود شانون سے اونکے لکھا کرم سے عدم
شکم سے آپ کے لکھا خزینۂ رحمت
لکھا سعادتِ کونین ہر دو ساعد سے
غضب سے نار لکھا رحم سے لکھا جنت
وہ شور فتنۂ آشوب حشر کے اندر
نماز و زہد کو اوقات حسن اسعد سے

مگر رسولؐ کو اون سب کا پیش امام لکھا
لکھا یہ سب پہ محمدؐ کے زیر بام لکھا
پہ آپ کو جو لکھا شافعِ انام لکھا
پہ مصطفیٰ پہ نبوت کا انصرام لکھا
سزا ملیگی ہے جنت اونھین حرام لکھا
خدا غفور وہ زمرے کا ہے تمام لکھا
اُسی پہ ختم رسالت ہے والسّلام لکھا
اونھین کے نام سے امت کا پورا کام لکھا
زمین پانؤن سے سر سے فلک کا بام لکھا
جبین سے شمس کو رخ سے مہِ تمام لکھا
قلم نے ہر دو جماعت کو پخت و خام لکھا
قلم نے عارض و کاکل سے صبح و شام لکھا
تو دل سے کعبۂ مقصود خاص و عام لکھا
تو ناف پاک سے کوثر کا خاص جام لکھا
دہان و لب سے شگوفون کا آب تام لکھا
زبان پاک سے شیرینیٔ کلام لکھا
دہن سے غنچۂ خوشبو کا رنگ و فام لکھا
تو پشت عالیہ سے پشتیٔ انام لکھا
تو ران و ساق سے کونین کا قیام لکھا
تو دونون دست مبارک سے فیض عام لکھا
یہ گرم و سرد اونھین کے سبب تمام لکھا
قلم نے قدرت شفاعت کا اہتمام لکھا
تو صبر و شکر سے اونکے مہِ صیام لکھا

تمام حور و ملک اور سارے جن و بشر — کنیز کین وہ رہینگین تو یہ غلام لکھا
غرض مین کیا لکھون جو جو ہوا یہ عالم مین — قلم نے اونکی ہی ہستی سے لے کے دام لکھا
ضعیف ہوگئی امت مدد کرو آقا — خدا نے حامیِ امّت تمھارا نام لکھا
کرو مدد کہ عنیدانِ دین ہون نابود — ازل سے حق نے تمھین فاتح مہام لکھا
قصیدہ کیجیے مقبول یا رسول اللہ — صفت مین آپکی جو سنی غلام لکھا

واحسرتا کہ ماہِ ربیع العلا چلا — روزِ تولدِ شہ ہر دو سرا چلا
آنے سے ماہِ پاک کے آئی تھی جا نمین جان — جسوقت وہ چلا تو گویا دم میرا چلا
اے مبتلاے دردِ فراقِ محمّدی — جلدی علاج کرلو کہ روزِ شفا چلا
مرہم تھا صبحِ روزِ ولادت کا آفتاب — میرے جگر کے زخم پہ پھاہا رکھا چلا
پھاہا تھا ماہ مرہم زنگار تھی وہ شب — انگور اپنے زخم کا پھر پھوٹتا چلا
مشتاق عندلیبین تھین مدت سے باغ مین — وقتِ بہار آیا یہ یکدم رہا چلا
آیا طبیب بر سرِ بالینِ دردمند — دیکھا نگاہِ رحم سے کچھ یک ذرا چلا
خالی نہین ہے رنج سے رخصت یہ ماہ کی — زخمِ جگر پہ اور نمک چھینکتا چلا
کیونکر نہ اشکبار رہے چشمِ عاشقان — ہو کر جدا مکان سے جب آشنا چلا
اے ماہ تیری چاندنی تھی فرشِ زرفشان — افلاس ہم پہ ڈال کے بستر اوٹھا چلا
سیراب ہم ابھی نہوئے تھے اے ابرِ رحم — پیاسے ہی ہمکو چھوڑ کے ہو کر جدا چلا
ابروے مصطفےٰ کا تصور تھا رات دن — کیا اے ہلالِ ماہِ کرم مونھ بتا چلا
سنی کی جان سنتے ہی بس لب پہ آگئی — شہرہ ہوا جو ماہِ تولد چلا چلا

یا مصطفےٰ ظہور ہے تیرے ظہور کا — مظہر کیا ہے حق نے تجھے اپنے نور کا
تجھ مین خدا مین دیدۂ احول کو ہے دوئی — باعث ہوا یہی تو نظر کے قصور کا
تاریکی مزار سے اندیشہ کچھ نہین — جب نور ہے چراغ غریبون کی گور کا
شاید خیال تھا کہ بنون رحمِ عالمین — ویسا ہوا تھا جیسا تصوّر حضور کا
معراج مین فلک پہ ملا نورِ حق سے جب — یاد آیا ہوگا موسیٰ کو وہ شعلہ طور کا

حضرتؐ کی ماہیت کو نہ جبریل پا سکا | اور اک بے شعور ہے اپنے شعور کا
دل میرا اگر قبول کرین کچھ عجب نہین | تحفہ کیا قبول سلیمانؑ نے مور کا
گستاخی ہو معاف ہوئے آپ جب رحیم | باعث اسی بھروسے ہے اپنے غرور کا
دل داغ سوزِ عشق نبیؐ سے ہے لالہ زار | کیا لالہ بلکہ ٹکڑا ہے ایک ایک نور کا
ہو ویگا آفتاب وہی داغ عشق جب | ہوگا عیان سفیدہ جو صبحِ نشور کا
محکوم ہر کدام نہ کرنا شہا کبھو | مجھپر چلے نہ زور کسی اہل زور کا
دل سے ہے باریاب ہمیشہ حضور مین | ظاہر مین یہ غلام ہے ہر چند دور کا
محتاج ہر کسی کا نہو جائے تا بہ عمر | صدقہ دلا دو سنّیؔ کو کچھ اپنی گور کا

کیا ہے صلِ علیٰ شان خیر الورا | ہین سبھی زیر فرمانِ خیر الورا
یا الٰہی پئے شان خیر الورا | دیکھون مین روئے تابانِ خیر الورا
مہر محشر دکھائے جب اپنی طپش | سر پہ ہو اپنے دامانِ خیر الورا
بلبلِ زار ہے قلب مضطر میرا | ہے مدینہ گلستانِ خیر الورا
ہوگی بخشش جب امت کی محشر کے دن | پورے ہون گے تب ارمانِ خیر الورا
خوانِ رحمت ہوا اونکا جہان کے لئے | سارا عالم ہے مہمانِ خیر الورا
ہین جبینِ ملائک سر آستان | اے زہے عزت و شانِ خیر الورا
دیکھ چشمِ کرم سے ہماری طرف | اے خدا بہر چشمانِ خیر الورا
جسکو کہتے ہین لوگ آسمان بلند | اوس سے بالا ہے ایوانِ خیر الورا
طائرِ دل ہوا مبتلا دیکھکر | حلقۂ زلف پیچانِ خیر الورا
اوسکے اشعار مقبول ہون لے خدا | ہے جو سنّیؔ ثنا خوانِ خیر الورا

چاہا خدا نے دیکھے جب آپ نور اپنا | کر آئینہ نبیؐ کو دیکھا ظہور اپنا
موسیٰؑ کی طرح ہمکو ہے سیر طور دلمین | شعلہ ہے نور احمدؐ سینہ ہے طور اپنا
کسواسطے ہین فاخر جن و ملک پہ ہم سب | احمدؐ کے ہے بھروسے سارا غرور اپنا
نورِ نبیؐ کا جلوہ ہر چیز مین عیان ہے | گر تم نہ دیکھو جانو ہے یہ قصور اپنا

یا مصطفیٰ محمدؐ مین دور ہون بلا لے
بلوا تو پھر نہ چھڑوا مجھسے حضور اپنا

کب دل ملے شکستہ جز مرحمت نبیؐ کے
ہے سنگ معصیت سو سب شیشہ چور اپنا

ملاحی گر کرے نا احمدؐ تو جانو ہو وے
دریائے معصیت سے کیونکر عبور اپنا

ڈرتا ہے کیون بلائے محشر سے تو ہر اکدم
احمدؐ کو کر وسیلہ رب ہے غفور اپنا

گر چشم دل کشادہ جب دیکھ نور احمدؐ
کیونکر دیکھے تجلی دیدہ ہے کور اپنا

دیگر ہے کون جس سے حاجت طلب کرین ہم
احمدؐ سے ہی بر آوے کار ضرور اپنا

باطن مین فی الحقیقت نزدیک ہی ہے ہر دم
ظاہر مین گو وسیلہ رہتا ہے دور اپنا

ہان گرم مہر ہی ہو نا حب نبیؐ مین ہر دم
حامی وہی ہے وقت صبح نشور اپنا

ہے کون ہاتھ پکڑے اوسوقت پر ہمارا
ہے اک وسیلہ احمدؐ ہنگام صور اپنا

سیلاب موج رحمت ذکر نبیؐ ہے جانو
کیون تشنہ ہم رہین گے دریا ہے پور اپنا

احمدؐ کو رکھ وسیلہ ہر ایک سے تو سنی
کیون التجا کرے ہو کھو کر شعور اپنا

پیمبرون مین کسی نے نہ ایسا کام کیا
چھڑا کے عاصیون کو جو نبیؐ نے نام کیا

سلام کیون نہ مرا اُس نبیؐ پہ ہووے سدا
خدا نے اپنا جسے مورد سلام کیا

تجلی جس کی دو عالم مین ہو تعجب کیا
کہ جس نبیؐ نے مہ و چرخ کو غلام کیا

وہ نور ذات احد جلوہ کر کے امکان مین
حقیقت آپ ہی آیا نبیؐ کا نام کیا

قصیدہ کرکے رسالت کا یہ خدا نے شروع
بنام ختم رسل اوسکو اختتام کیا

کسی نبیؐ نے مہم سر نہ کی شفاعت کی
مگر یہ کار محمدؐ نے ہی تمام کیا

ضرور کب تھا خدا کو ظہور کثرت کا
نبیؐ کے واسطے یہ سارا انتظام کیا

وہ عالی جاہ کی کیا منزلت قیاس کرو
خدا کے عرش معلیٰ پہ جا مقام کیا

ہزار شکر کہ وہ مقتدا ہمارا ہوا
خدا نے خلیل رسل کا جسے امام کیا

ہے اذن کسکو شفاعت کا یا شفیع ورا
خدا نے آپ ہی کو شافع انام کیا

کلیم اوسکو کہو لامکان پر جا کر
کہ جس نے روبرو اللہ سے کلام کیا

برائے رہنمائی حسن خلق اللہ
پیام جو تھا خدا کا وہی پیام کیا

ہو سنی رحمۃً للعالمین ذات نبی — کہ جس نے اپنی عنایت کا فیض عام کیا

قیامت ہوگی جب خورشید نیزے پر کھڑا ہوگا — زمین تانبے کی ہوگی آسمان فولاد کا ہوگا

کہین گے نفسی نفسی سب پیمبر ویسی حالت مین — نگہبان اپنی امت کا محمد مصطفےٰ ہوگا

نہ بیٹا ماں کو پوچھیگا نہ ماں بیٹے کو پوچھیگی — نہ بھائی ہوویگا اپنا نہ کوئی آشنا ہوگا

وہاں ہو کون کسکا سب رہین گے اپنی حالتمین — مگر اسوقت پر حامی رسول کبریا ہوگا

تُلینگین نیکیاں امت کی میزانمین جو محشر کو — گرانی سے گناہوں کی اگر پلہ جھکا ہوگا

کرم سے لطف سے اپنے نبی صلِّ علیٰ اسدم — رکھینگے ہاتھ اوس پلہ مین جو پلہ اوٹھا ہوگا

فرشتے جانبِ دوزخ گنہگاروں کو کھینچین گے — پکارین گے نبی کو جب بڑا شور و بکا ہوگا

یہ سنکر جب شفیعِ عاصیاں ہونگے باین حالت — برہنہ پاؤں ہوونگے سرِ اقدس کھلا ہوگا

گذر جب پل پہ ہوویگا ہے رستہ تیز خنجر سے — خدا کے حکم سے اوس روز دوزخ پر دھرا ہوگا

جو نیکوکار عابد متقی اہلِ صفا ہوں گے — وہ رہ سے ایسے لوگوں کا گذر مثلِ ہوا ہوگا

گنہگاروں کا ایسا حال ہوگا اے مسلمانو — گرینگے کٹ کر دوزخمین عذاب اونپر بڑا ہوگا

محمد مصطفےٰ اوسجا نہایت مہربانی سے — پکڑ کر ہاتھ اونکا سوئے جنت رہنما ہوگا

گذر اوسجا سے جسوقت سبکا ہوگا جنت مین — بفضلِ مصطفےٰ حق سے نہایت مرتبا ہوگا

ملینگی نعمتین او سجا یہ اُن مین نعمتِ عظمیٰ — طفیلِ مصطفےٰ اون سبکو دیدارِ خدا ہوگا

توقع رکھ تو اے سنی نبی کے فضل و احسان سے — جو رتبہ اہلِ جنت کا ہے تجھکو بھی عطا ہوگا

اے فروغ ماہ حسن از روے رخشان شما — مشرق انوار خوبی شد گریبان شما

اے بہار غنچہ ردین لعل خندان شما — آبروے خوبی از چاہِ زنخدان شما

دل پریشان ہے کہ کب ہدست ہو یہ آرزو — خاطر مجموعِ ما زلف پریشان شما

خلق سب خواب عدم سے جاگ اوٹھی یک بیک — زانکہ زو بر دیدہ آبِ روئی رخشان شما

یارسولِ نیک اختر کیجیے ایسی مدد — تا ہو ہم ہیچو گرد ون خاک ایوان شما

یا نبی ہر چند قرب آستان سے دور ہین — بندہ درگاہ ہستیم و ثنا خوان شما

شوق تو دیدار کا ہے جان لب پر آگئی — باز گرد و یا بر آید ہمچیست فرمان شما

اے کمان ابرویہ گوشے مین گذر تو کیجئے
کاندرین رہ گشتہ بسیار ند قربان شما

عاشقون کا راز دور چشم سے چھپتا نہین
بہ کہ بفروشند مستوری بہستان شما

قول سے حافظ کے کہتا ہے یہ سنی احمدا
روزی ما باد لعل شکر افشان شما

یہ دعا سنی کی ہے فضل خدا مقبول ہو
اے سر ناحق شناسان گوی میدان شما

جو کشش عشق قدم سے پہلے کیا پیدا ہوا
یہ کہ محبوب حدوث مصطفے پیدا ہوا

ہوئے ہستی مین جو نور مصطفے پیدا ہوا
روح ہر مومن کو بس عشق خدا پیدا ہوا

جب جہان پیدا ہوا غم حشر کا پیدا ہوا
اوسکے برضد شافع یوم الجزا پیدا ہوا

چاہا حق نے آپ ہی اپنی تجلی دیکھے جب
صاف تر مرآت نور مصطفے پیدا ہوا

مشتری خود حق ہے جسکی آب تاب صاف کا
بحر رحمت سے وہ دُرِّ بے بہا پیدا ہوا

رحمۃ للعالمین ہے حامی روز جزا
عاصیون کے سر پہ رحمت بار کیا پیدا ہوا

مطلع دیوان عالم آپ ہی پہلے ہوا
آپ ہی پھر ہو کے اوسکا خاتمہ پیدا ہوا

حق نے چاہا موجب رحمت ہو بندونپر تو جب
رحمۃ للعالمین خیر الورا پیدا ہوا

راحم امت نبی ایسا بھی کوئی ہو گیا
بطن سے جو امتی کہتا ہوا پیدا ہوا

حق نے کی خواہش ظہور اپنے کا باعث ہو کوئی
تب محمد مظہر نور خدا پیدا ہوا

اسم بیشک ہے خدائے پاک کا رب رحیم
رحمۃ للعالمین احمد بھی کیا پیدا ہوا

راہ رحمت کسطرح مسدود ہو اے مومنو
گمرہون کے واسطے ہے رہنما پیدا ہوا

مولد و منشا ہے احمد کا مکان لامکان
ظاہرا جب دیکھنے کو اس جگہہ پیدا ہوا

جب نبی پیدا ہوئے امت کو یہ آئی ندا
ہو مبارک شافع روز جزا پیدا ہوا

اَبتک اے سنی شفیق و شافع کل عاصیان
جز محمد کے نہ کوئی دوسرا پیدا ہوا

روز حساب فضل جو ہوگا الٰہ کا
دفتر اولٹ ہی جاویگا اپنے گناہ کا

فرمان ایسا حشر مین ہوگا الٰہ کا
لشکر کہان ہے آج مرے بادشاہ کا

تبلاکے جب کہینگے یہ امت کو جبرئیل
موجود ہے رسالہ رسالت پناہ کا

ہوویگا جبرئیل کو یہ حکم کردگا۔
لے آؤ مستحق ہے کرم کی نگاہ کا

حضرت نبیؐ کے ساتھ ہوا سوقت جبرئیلؑ — زمرہ یہ لے چلیگا علا پائیگاہ کا

حیرت زدہ ہو پوچھین گے آپس مین قدسیان — ذیشان قافلہ ہے یہ کس اہل جاہ کا

سردار اسکا کون ہے باشان اُبہت — یہ دبدبہ ہے حشر مین جسکی سپاہ کا

بولینگے پھر نبیؐ کی سواری کو دیکھکر — شاید رسالہ ہے یہ شہ دین پناہ کا

ہوگی ندائے غیب کہ صلّ علےٰ کہو — لشکر یہ عالیشان ہے دوعالم کے شاہ کا

اِستادہ پھر تو ہوویگی اللہ کے روبرو — ثانی نظر کو آویگا دفتر گناہ کا

چہرے کھلینگے روبرو اللہ کے تمام — ہوگا ملاحظہ جو وہ دفتر سیاہ کا

بولیگا حق کہ میری نظر اسپہ کچھ نہین — ہے پاس اُس شفیع بلا اشتباہ کا

فرد گنہ پہ میم کر اب اون کی جبرئیلؑ — بخشا گناہ اونکے ہر اک سال و ماہ کا

پہلے ہی مین نے اپنے محمدؐ رسول کو — خلعت دیا شفاعت عصیان تباہ کا

اب جائزے مین خلعت رحمت دیا انھین — نہلا دے پانی اُنکو تو کوثر کے چاہ کا

اور نقد مغفرت تین نقاے مین دیدیا — کر وضع شمسی قمری دن اونکے گناہ کا

عالی خطاب اہل بہشت آج کر عطا — منصب خصوص اونکو دیا مینے جاہ کا

میزان پہ اوسکا پلّۂ نیکی جھکا رہے — موزون رسالہ ہے شہ ذی دستگاہ کا

جنت کی سمت جائے یہ دوزخ کو سرد کر — مرکب براق سب کو رہے پُل کی راہ کا

اوسکی توجہی ہوئی جاگیر خلد پر — رضوان سرشتہ دار ہوا اس سپاہ کا

جنت مین چوکی پہرہ لگا دو اوسیکو سب — ہو پاسبان نبیؐ کی یہی خوابگاہ کا

مخصوص ہو گیا ہے مری صرف خاص مین — خاصہ رسالہ ہے یہ میرے دادخواہ کا

ہفتے مین ایکبار اسے فضل و لطف سے — انعام دونگا زمیرے فیض نگاہ کا

میرے نبیؐ کی فوج کی لگتی ہے اب نشست — ہان انتظام خلد کی ہو پیشگاہ کا

چہرو نہ یہ انیؔ ہوویگی جو مہر مغفرت — ہے سنیؔ یہ طفیل رسالت پناہ کا

یا نبیؐ جس نے تیرا روضۂ انور دیکھا — اوس نے بیشک چمن خلد مطہر دیکھا

تشنۂ شربت دیدار ہی رکھا مجھکو — میری جانب نہ ذرا اے شہ کوثر دیکھا

بخشواہی لیا خالق سے گنہگارون کو
حشر والو کرم شافع محشر دیکھا

انبیا اوربھی آئے نظر اہلِ عظمت
نہ کسی کو تیرے رتبے کے برابر دیکھا

اوسکی تقدیر ہے نیک اوسکا مقدّر اچھا
جس نے جلوہ تیرا اے ماہ منور دیکھا

کیسی خاطر سے سرِ حشر ملک پیش آئے
سیّد پاک کو جب میری مدد پر دیکھا

پھر گیا آنکھ مین بجلی کا تڑپنا اوسکی
جسنے ہجرِ شہِ دین مین مجھے مضطر دیکھا

کھِل گئی دل کی کلی شاد ہوا دل اوسکا
جسکی جانب شہِ کونین نے ہنسکر دیکھا

لیگئے قبر سے طیبہ مین ملک لاش اوسکی
تمنے سنی کا ثنا خوانو مقدر دیکھا

نہ ہووے مجھ سے ثنائے اعلیٰ ثنا ہے تو برملائے اعلیٰ
خدا کی رحمت سے یا محمدؐ بہ لامکان شد سرائے اعلیٰ

گئے ہو تم اوس مقام اوپر کسی نبیؐ کو نہ تھا میسّر
تمھارا یہ رتبہ یا محمدؐ کہ عرش شد زیر پائے اعلیٰ

پناہ مانگے گی ساری خلقت مگر بعزت تمھاری امّت
رہے گی محشر کو یا محمدؐ تمام تحتِ لوائے اعلیٰ

ہین ہم وہ بیمار کیا دوا ہو اگر دوا ہو تو اس سے کیا ہو
ہے دردِ عصیان کو یا محمدؐ شفاعتِ تو شفائے اعلیٰ

کسی کا اُسجا نہین گذارا نہ مارے پر وان کوئی فرشتہ
تمھاری اللہ نے یا محمدؐ بقرب خود کرد جائے اعلیٰ

ازل سے سلتے تا روز محشر ہے بحرِ رحمت کا وہ شناور
تمھاری صورت کا یا محمدؐ ہر آنکہ شد آشنائے اعلیٰ

بنائے گر کوئی لاکھ تدبیر کرے نہ زر اُسکو کوئی اکسیر
مسِ گنہ کو ہے یا محمدؐ محبت کیمیائے اعلیٰ

زرِ شفاعت کی عام بخشش تجھی سے ہو گی بغیر بخشش
خدا نے دی آپ یا محمدؐ بدست تو این عطائے اعلیٰ

خدانے تم کو ہی دی شفاعت جو تم کہین وہ قبول عزت
نہووے کس طرح یا محمد نجات ما از دعاے اعلیٰ

خدانے بخشی تمھین برحمت کلید قفل در شفاعت
خدا بھی راضی ہے یا محمد بصد رضا بر رضاے اعلیٰ

جو ہو قیامت مین مجھ پہ آفت تپش ہو خورشید کی بشدّت
چھپا لو اوس وقت یا محمد مرا بزیر لواے اعلیٰ

رکھے ہے جو احتیاج سنی وہ پاے امید آج سنی
کچھ ایسا ہو رحم یا محمد باین گداے سراے اعلیٰ

ولہٗ

نہ ہووے وصف لقاے اعلیٰ رخ تو بدر الدجاے اعلیٰ
ہمیشہ کرتے ہین یا محمد ثناے تو بر ملاے اعلیٰ

تمھارا سر ہے بجاے قرآن ہر ایک مو سے ہے نور باران
جو فرق نازک ہے یا محمد یقین راہ ہداے اعلیٰ

تمھارے ہین وے جو ہر دو کاکل ہین باغ جنت کے گویا سنبل
جہان معطر ہے یا محمد ز بوے آن مشکساے اعلیٰ

وہ زلف ہے لام خط رحمت کہ ہمکو اسلام سے ہے رفعت
ہین لوح پر نور یا محمد عذار روشن بناے اعلیٰ

ہین سارے اسلام سے سلمان یہ سلسلے پر ہو سبکا ایمان
ہمارا ایمان یا محمد فتادہ اندر قفاے اعلیٰ

وے دونون ابرو ہین قاب قوسین و یا ہین دونو کمان حرمین
بہ کفر فاتح ہین یا محمد یہ تیر غمزہ نگاہ ہاے اعلیٰ

عیان ز پیشانی نور رحمت تمھارے گالون کو کیا دون نسبت
تھا ایک خورشید یا محمد دوم چو بدر سماے اعلیٰ

ہین جام کوثر کی دونون آنکھین سواد رحمت سدا نظر مین
بعین رحمت ہین یا محمد نظر کنان دیدہاے اعلیٰ

الف جو اللہ کے اسم کا ہو تمھاری بینی سے نسبت اوسکو
تمھارا ہر لب ہے یا محمد عقیق کانِ طلاے اعلیٰ

تمھارے دندان وہ دُرِّ یکتا اگر ہو بیعانہ دین و دنیا
بجز خدا انکے یا محمد کند کدامی بہاے اعلیٰ

تمھارا چہرہ خدا کو مقبول تمھارے دو کان فضل کے پھول
تمھاری گردن ہے یا محمد صراحی خوشنماے اعلیٰ

ذقن سے قد سے مین کیا دون نسبت کہ اسکو حق نے یہ دی ہو زینت
ہے سیب جنت کا یا محمد بسرو خوش دلرباے اعلیٰ

وہ خوش محاسن کی رخ پہ زینت کرن ہے اطراف مہر رحمت
وہ موج غبغب ہے یا محمد بہ بحر رحمت فزاے اعلیٰ

کروگے محشر مین تم عنایت تمام امت پہ عام رحمت
ہے گنج رحمت کا یا محمد بقین صدر صفاے اعلیٰ

سحر سعادت کے ہر دو ساعد ہمیشہ قبضہ مین فضل بیحد
تمھارے کف مین ہے یا محمد بجوش بحر عطاے اعلیٰ

حریر آسا ہے پشت تختہ مگر شفاعت کا ہے وہ نامہ
تمھین عطا ہے وہ یا محمد بہ مہر جلّ وعلاے اعلیٰ

یہ وہ ہے فرمان خاتمیّت کہ تم پہ ہے ختم اب نبوّت
خدا نے کی مہر یا محمد تو خاتم الانبیاے اعلیٰ

مگر نظر مین نہ آئے کسکی میانِ عقل آ گئی ہے غلطی
اب آ گئے عصمت کا یا محمد نہادہ ام بر خداے اعلیٰ

شکم نہین ہے ہے نور یک جا ہے ناف کوثر کا گویا چشمہ

ستون دین کے ہین یا محمدؐ یہ ہردو ذیشان پاے اعلیٰ
وہ زانوا وپر ہین مہرا ور ماہ ہین ران اور ساق ہردو دیجاہ
ہرایک ناخن ہے یا محمدؐ ہلال عید الضحاے اعلیٰ
کروگے محشر مین جب شفاعت مجھے بھی دینا زرِ شفاعت
ز روز میثاق یا محمدؐ من از تو دارم رجاے اعلیٰ
نہ کوئی برلاوے کام سنی تمھین سے حل ہو مہام سنی
عطا ہو کچھ اوسکو یا محمدؐ بفضل و لطف و عطاے اعلیٰ

چشم ہے جائے مصطفیٰ دل ہے سرائے مصطفیٰ
زلف رسائے مصطفیٰ ہے شب قدر مومنین
نور صفائے مصطفیٰ شمس ضحاے چرخ دین
ناخن پائے مصطفیٰ مومنو ماہِ عید ہے
ہے یہ ہوائے مصطفیٰ باغ جہان سبز تر
صدر صفائے مصطفیٰ مخزن سرِ ذات حق
ظِلّ ردائے مصطفیٰ حشر مین ہمپہ ہوویگا
فضل و عطائے مصطفیٰ ہمپہ ہمیشہ جاری ہے
حق نے برائے مصطفیٰ پیدا کیا جہان کو
بولینگے وائے مصطفیٰ سختی سے ہم جو حشر مین
ہوگی صدائے مصطفیٰ لطف سے جب یا امتی

دل ہے سرائے مصطفیٰ چشم ہے جائے مصطفیٰ
ہے شب قدر مومنین زلف رسائے مصطفیٰ
شمس ضحاے چرخ دین مہر لقائے مصطفیٰ
مومنو ماہ عید ہے ناخن پائے مصطفیٰ
باغ جہان سبز تر ہے یہ ہوائے مصطفیٰ
مخزن سرِ ذات حق صدر صفائے مصطفیٰ
حشر مین ہمپہ ہوویگا ظِلّ ردائے مصطفیٰ
ہمپہ ہمیشہ جاری ہے فضل و عطائے مصطفیٰ
پیدا کیا جہان کو حق نے برائے مصطفیٰ
سختی سے ہم جو حشر مین بولینگے وائے مصطفیٰ
لطف سے جب یا امتی ہوگی صدائے مصطفیٰ

کیا ہی عطائے مصطفیٰ سنی ہماری حال پر
سنی ہماری حال پر کیا ہی عطائے مصطفیٰ

جان برضائے مصطفیٰ دل تہ پائے مصطفیٰ
تحت لوائے مصطفیٰ ہردو جہان ہین بالیقین
جب کہین ہائے مصطفیٰ نار سقر کو دیکھہ ہم
تب ہو صلائے مصطفیٰ اب چلو باغ خلد کو

دل تہ پائے مصطفیٰ جان برضائے مصطفیٰ
ہردو جہان ہین بالیقین تحت لوائے مصطفیٰ
نار سقر کو دیکھہ ہم جب کہین ہائے مصطفیٰ
اب چلو باغ خلد کو تب ہو صلائے مصطفیٰ

لطف وعطائے مصطفے کیسا ہی ہمپہ دیکھئے
نیک تھی رائے مصطفے بخشش عاصیان کیئے
دیکھو وفائے مصطفے حامی عاصیان ہوئے
شانِ گدائے مصطفے شاہونسی بس دوچند ہے
اپنا سوائے مصطفے حشر مین کون ہے شفیع
خوف ورجائے مصطفے کرنا ہمین ضرور ہے
دینِ بقائے مصطفے تا بہ ابد بقا ہے یہہ
قدر وقضائے مصطفے قدر وقضا خدا کی ہے
نور وضیائے مصطفے جلوۂ کوہ طور ہے
ہم بہ دعائے مصطفے حشر کو بخشے جائینگے
وصف وثنائے مصطفے سنی ہو تجھسے کب ادا

کیسا ہے ہمپہ دیکھئے لطف وعطائے مصطفے
بخشش عاصیان کیئے نیک تھی رائے مصطفے
حامی عاصیان ہوئے دیکھو وفائے مصطفے
شاہون سے بس دوچند ہو شانِ گدائے مصطفے
حشر مین کون ہے شفیع اپنا سوائے مصطفے
کرنا ہمین ضرور ہے خوف ورجائے مصطفے
تا بہ ابد بقا ہے یہ دینِ بقائے مصطفے
قدر وقضا خدا کی ہے قدر وقضائے مصطفے
جلوۂ کوہ طور ہے نور وضیا سے مصطفے
حشر کو بخشے جائینگے ہم بدعائے مصطفے
سنی ہو تجھسے کب ادا وصف وثنائے مصطفے

یا نبی مصطفے مرحبا مرحبا
تم ہو نورِ خدا تم سے ظاہر ہوا
تم امامِ رسل ہیچگون بے مثل
زندہ تم سے عیان ہوگئے مردگان
انگلیون سے بنی نہر جاری ہوئی
تم نے شقِ قمر کردیا چرخ پر
تم سے ہر دو سرا ہوگئے برملا
نخل خرما بجا سنگ سے ظاہر ہوا
لاکھون بیمار کو روبرو اے مسیح
ہوگئے شیرین دہن تمنے حق سے سخن
آیا سنگِ گران جب بہ آبِ روان
ریت کو یا نبی تم نے حلوے سی کی

یا شفیع الوریٰ مرحبا مرحبا
نورِ ہر دو سرا مرحبا مرحبا
افضل الانبیا مرحبا مرحبا
یا حبیبِ خدا مرحبا مرحبا
آپ کی برملا مرحبا مرحبا
یا نبی مصطفے مرحبا مرحبا
خاصۂ کبریا مرحبا مرحبا
تم نے پیدا کیا مرحبا مرحبا
تم نے دی ہے شفا مرحبا مرحبا
روبرو ہے کیا مرحبا مرحبا
حکم جب دم ہوا مرحبا مرحبا
اور کیا بامزا مرحبا مرحبا

بات پر آپ کی ہرنی آئی چلی
اپنے مسواک کو تم نے گاڑا ہے جو
ثانی ہی نا ہوا اور نا ہووے گا
ایک فرشتے کے تھے ہر دو بازو جلے
گوہ تھا جلکے موا تم نے زندہ کیا
رہبر و کفر پر تم نے کی جو نظر
لاکھون ہی گمرہان آئے رہ پر بجا
پیدا ہو کر نبیؐ کہتے تھے اُمتی
روز محشر ہو جب دینگے تم ہمکو تب
یا شفیع الامم تم نے کر کے کرم
ہے خدا وحدہٗ لاشریک لہٗ
نورِ حق نے جو کی اپنی جلوہ گری
فی الحقیقت خدا خود تھا جلوہ نما
وہ تھا نورِ صمد جلوہ گر خود احد
تم شریعت خدا تم طریقت خدا
کیسا بولون خدا تم کو یا مصطفےٰ
گر مین بولون خدا ہو شریعت خفا
تم مین حق مین بجا فرق اتنا ہوا
حق کو ہے نہ پسر اور نہ مادر پدر
ہے خدا ذات تو تم صفت اوسکی ہو
ذات ہے جبتلک کب صفت ہو الگ
یہ سخن عارفو غور سے گر سُنو
سُنی ہو تر زبان کہتا ہے ہر زمان

مرحبا مرحبا مرحبا مرحبا
جھاڑ اوسکا ہوا مرحبا مرحبا
یا نبیؐ آپ کا مرحبا مرحبا
آپ نے پڑھ دیا مرحبا مرحبا
پھر وہ آدم ہوا مرحبا مرحبا
وہ مسلمان ہوا مرحبا مرحبا
آپ ہو رہنما مرحبا مرحبا
اپنے لب کو ہلا مرحبا مرحبا
مغفرت کی صلا مرحبا مرحبا
راہِ حق دی بتا مرحبا مرحبا
تم بھی ہو بے چرا مرحبا مرحبا
تم سے ظاہر ہوا مرحبا مرحبا
تم کو مظہر کیا مرحبا مرحبا
نام احمد رکھا مرحبا مرحبا
تم حقیقت خدا مرحبا مرحبا
ہو نہ حق سے جُدا مرحبا مرحبا
تمکو یا مصطفےٰ مرحبا مرحبا
یا امام الھُدیٰ مرحبا مرحبا
اے شہِ اصفیا مرحبا مرحبا
راز دانِ خدا مرحبا مرحبا
ذات تک تم بقا مرحبا مرحبا
بو لوگے بار ہا مرحبا مرحبا
ہو نبیؐ پر فدا مرحبا مرحبا

جلوہ رخِ احمدؐ کا نظر آئے تو اچھا | وہ نور ان آنکھون مین اُتر آئے تو اچھا
آنکھون کو ملون نقشِ کفِ پائے نبیؐ سے | یہ آرزو دل کی میرے بر آئے تو اچھا
گل ایسا کھلائے رخ سرور کی محبّت | داغ دلِ غمناک ادھر آئے تو اچھا
گریون نہین قسمت مین لکھا خواب مین اکدن | روضہ شہِ والا کا نظر آئے تو اچھا
کب تک نہ مین جی کھولکے رووٴن غمِ شہ مین | اب جوش پہ یہ دیدۂ تر آئے تو اچھا
آئے قدمِ سیدِ لولاک کسی دن | اللہ کی رحمت میرے گھر آئے تو اچھا
محشر مین ہراسان ہے بہت امتِ عاصی | بخشش کو شہِ جن و بشر آئے تو اچھا
اب بادِ صبا غنچۂ خاطر کو کھلا جائے | گلزارِ مدینہ سے ادھر آئے تو اچھا
نکلی ہے سواری شہِ لولاک لما کی | سنی بھی سرِ راہگذر آئے تو اچھا

ہے شہد آبِ دہن ہمارا | نبات کی جا سخن ہمارا
وہ شیرین لب کی صفت کے باعث | قلم ہے شکّر دہن ہمارا
بوصف آن لب یہ مان پان ہے | کہ پیکدان ہے یمن ہمارا
وہ زلفِ مشکین کے ہم گدا ہین | ہے مرگ چھالا ختن ہمارا
وہ تازہ تر گل کے ہم ہین بلبل | کہ لامکان ہے چمن ہمارا
بنا یار وح القدس کو بلبل | نگار گل پیرہن ہمارا
نہین ہے جنت کی ہمکو پروا | ہے کوئے احمدؐ چمن ہمارا
لگا ہے شوقِ خدا پرستی | ہے دلربا بت شکن ہمارا
جو ہو مدینہ مین لاش عریان | ہو دھوپ وہان کی کفن ہمارا
مزار کی جا پہ سبز گنبد | بنے یہ چرخِ کہن ہمارا
زہے مقدّر بدشتِ یثرب | غبار بنجائے تن ہمارا
بسوز ہجران مہر خوبی | ہے نالہ آتش فگن ہمارا
وہ گل کے روضے مین واہ قسمت | بنے جو ہریالی تن ہمارا
ریاضِ وحدت کے مدح خوان ہین | کہ تازہ تر ہے چمن ہمارا

دو وئی کے پتھر کو پھینکتے ہین
یہی ہے دیوانہ پن ہمارا

ہمارے آقا کا ہے دو عالم
جہان رہین ہم وطن ہمارا

دعا یہ کرتے ہین یا محمدؐ
ہو دور رنج و محن ہمارا

بکفر غالب رہین یہ مقصد
برائے شاہ زمن ہمارا

نزول موسیٰؑ پہ من و سلویٰ
ہے وصف احمدؐ کا من ہمارا

نجات کامل ہو پھر تو سنی
قبول ہو گر سخن ہمارا

یارب تو بتا تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِّ علیٰ
تا دیکھون سدا تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِّ علیٰ

چہرہ سے عیان انوارِ خدا ہے جس سے منور ہر دو سرا
ہے بدر دُجیٰ تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِّ علیٰ

رخسار منور جلوہ کنان چمکاٹ سے روشن ہر دو جہان
ہے شمس ضحیٰ تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِّ علیٰ

لب لعل فزون از لعل یمن تھا نور کا شعلہ سیب ذقن
ہے ماہ لقا تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِّ علیٰ

پیشانی سے جسکی صاف عیان بس نورِ خدا ہے ہر دو جہان
ہے نور خدا تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِّ علیٰ

بینی سے الف اللہ کا عیان پُر سِرِّ خدا سے دُرج دہان
واصلِّ علیٰ تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِّ علیٰ

ابروے مبارک مثل کمان تھا سہم غمزہ سے کفر نہان
ہے دفع بلا تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِّ علیٰ

باو اہم یہ دو آنکھونکی ہم گر دیکھو نثار اوس چشم پہ ہم
گر دیکھین ذرا تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِّ علیٰ

بے نور ہین جب دیکھینگے ہم تو مُردہ دلونپر کرکے کرم
دیوے گی جلا تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِّ علیٰ

اوس سینہ مین روشن سرِّ خدا امت کیلئے تھا پیٹ بھرا
ہے شمع ہدیٰ تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِّ علیٰ

تو نور خدا کو دیکھ ہم کیا بولون بے تجھے ہے رب کی قسم
مرآتِ صفا تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِّ علیٰ

وہ دست تھا نتھا دستِ کرم ہر راہ ہدایت پر تھا قدم
ہے راہ نما تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِّ علیٰ

ای سنی ازل مین تو نے اگر دیکھی ہے تو رکھیو اوسکی خبر
ہان بھول نہ جا تصویر نبیؐ واصلِّ علیٰ واصلِّ علیٰ

جسوقت خورِ نورِ نبیؐ دید مین چمکا
ہر ذرہ نظر آگیا اسرار قِدَم کا

جب قصد کیا وصف محمدؐ کے رقم کا
سر جھک گیا سجدہ مین ہی اکبار قلم کا

دیوان جو ہوا وصف محمدؐ کے رقم کا
شیرازہ یہ یکبار ہوا رشتۂ دم کا

ایمان ملا دین ملا ہم کو عزیزو
یہ صاف تصدق ہے محمدؐ کے قدم کا

کیا لطف ہے کیا فیض ہے کیا فضل و عنایت | باللہ کہ مالک ہے وہی فیض اتم کا
بتلائی رہِ نیک کیا وعدہ بخشش | کس مونھ سے ادا شکر ہو احمدؐ کے کرم کا
ہر صبح کو ہر شام کو ہر سمت ہر اک جا | جلوہ ہے اُسی مہر عرب ماہ عجم کا
ایمان ہے ہدایت ہے محمدؐ کی صفت مین | لو خوان کشادہ ہے یہان فضل و نعم کا
سجدے کے لئے شکر کے اے قبلۂ عالم | بس ہے مجھے محراب تری ابرو کے خم کا
کب فکر اوسے مہر قیامت کی ہو شاہا | جب سایہ ہوا مت پہ تیری دین کے علم کا
جب لگ چکی امت کی تیری سر سے شفاعت | سب خوش ہوئے جاتا رہا غم حشر کے غم کا
گمراہی مین ہم تھے کہو دی کسنے ہدایت | یہ سارا کرم ہے اُسی حامی اُمم کا
ایمان دیا دین دیا ہمکو وہ سنی | کیا فیض ہو کیا فضل اُس الطاف شیم کا

تم ہو شاہِ انبیا یا مصطفیٰ | ہو رسولِ کبریا یا مصطفیٰ
جو تمھاری راہ پر قائم رہے | ہو گئے وے اولیا یا مصطفیٰ
دین حق نے لی صفائی آپ سے | تم ہو شاہِ اصفیا یا مصطفیٰ
زیب و زینت تمسے تقویٰ کو ہوئی | تم ہو زین الاتقیا یا مصطفیٰ
سب بزرگون کو بزرگی آپ سے | تم ہو ازکی الازکیا یا مصطفیٰ
جب ہوئین ظاہر تمھاری نیکیان | چھپ گئے سب اشقیا یا مصطفیٰ
ہو ہدایت آپ کی جسکو تو پھر | راستہ سیدھا لیا یا مصطفیٰ
آپ کی الفت مین بس پیوندِ دل | خوش ہوا جسنے سیا یا مصطفیٰ
جو تمھارے قول پر ثابت رہا | نیکنامی سے جیا یا مصطفیٰ
آپ کی الفت مین جو تشنہ ہوا | ساغرِ کوثر پیا یا مصطفیٰ
فرش سے خوش ہے مدینے کا مجھے | ہو عطا اک بوریا یا مصطفیٰ
اُسکے فرمان مین جہان جو آپ کا | ہے ادا فرمان کیا یا مصطفیٰ

گر صفائی چاہتا ہے دل کی تو | روز و شب کہہ سنیا یا مصطفیٰ

آفتابِ نور ہے چہرہ رسول اللہ کا — جلوہ کوہ طور ہے چہرہ رسول اللہ کا

جبہۂ ورخ سے عرق رحمت کا ظاہر ہے سدا — رحم سے بھرپور ہے چہرہ رسول اللہ کا

قوس وابرو تیر مژگان سے بہم چلہ کشید — کفر پر منصور ہے چہرہ رسول اللہ کا

چشمِ رحمت سے گنہگارانِ امت کی طرف — روز و شب ناظور ہے چہرہ رسول اللہ کا

فتح دی حق نے شفاعت پر نگہ کے تیر کو — ناصر و منصور ہے چہرہ رسول اللہ کا

بینی و روئے جمالِ دین و دنیا بالیقین — بلکہ خالص نور ہے چہرہ رسول اللہ کا

عارضِ انور نے بخشی روشنائی مہر کو — نورِ چشم کور ہے چہرہ رسول اللہ کا

گوش عالی جوہرِ عزت کے ہر دو کان ہین — گوہر اطہور ہے چہرہ رسول اللہ کا

ہے زبان ولب سے ہر دم گفتگوئے مغفرت — غافر و مغفور ہے چہرہ رسول اللہ کا

فردِ عصیانِ اُمَم دھوئے ذقن کا ہی عرق — رکھتے یہ مقدور ہے چہرہ رسول اللہ کا

چشمِ دل سے دیکھ از روئے ترحم پاس ہے — تجھ سے کب مہجور ہے چہرہ رسول اللہ کا

ہر دو عالم ذکرِ حسن پاک سے ہین تر زبان — ہر جگہ مذکور ہے چہرہ رسول اللہ کا

آفتابِ اوجِ رحمت جلوۂ وحدت یقین — نور سے معمور ہے چہرہ رسول اللہ کا

جسنے دیکھا اُسنے نقدِ مغفرت حاصل کیا — فیض سے گنجور ہے چہرہ رسول اللہ کا

مردمک کو مرحمت نورِ بصارت کیون نہو — چشم مین مستور ہے چہرہ رسول اللہ کا

نورِ احمد دید مین موجود ہے ہر شے مین دیکھ — گو بظاہر دور ہے چہرہ رسول اللہ کا

صاف تر رومالِ رحمت سے ہوئی لوثِ حدوث — پاک ہے مبرور ہے چہرہ رسول اللہ کا

راغب و ناظر ہے ربّ العالمین سوئے حبیب — کیا اوسے منظور ہے چہرہ رسول اللہ کا

نورِ وحدت سے مجلّیٰ و منور بالیقین — حسن سے موفور ہے چہرہ رسول اللہ کا

کون سی جا ہے جہان شہرت نہین اس حسن کی — ہر طرف مشہور ہے چہرہ رسول اللہ کا

آبِ رحمت سے ہوئی ہے شُستُ وشوئے روئے پاک — طاہر و اطہور ہے چہرہ رسول اللہ کا

صفحۂ دل پر میرے حسنِ ہدایت کیون نہو — اوسپہ تو مسطور ہے چہرہ رسول اللہ کا

ماہِ تابان جب سے اے سنی فلک پہ اب تلک — دیکھکر مسرور ہے چہرہ رسول اللہ کا

دیدِ احمد کا انتظار رہا — عمر بھر قلب بیقرار رہا
آستان بوسی سے شہِ والا — ہائے محروم خاکسار رہا
خادمِ بادشاہِ دین ہون مین — مجکو کیا کیا یہ افتخار رہا
داغ عشق رخِ محمد سے — دلِ مہجور لالہ زار رہا
گھر کئے دل مین سارے عالم کے — سرورِ دین کا جان نثار رہا
دل مین کھٹکا نہ خارِ غم اپنے — عشق احمد گلے کا ہار رہا
واصفانِ نبیؐ مین اے سنی — شکر ہے اپنا بھی شمار رہا

ذکر ہر دم ہے میرا کلمہ رسول اللہ کا — وِرد کرتا ہون سدا کلمہ رسول اللہ کا
ہو تجلّی دل کو اور ایمان کامل اوسکا ہو — صدق سے جس نے پڑھا کلمہ رسول اللہ کا
ہے یہی ذکرِ جلی وِرد اسکا کر اس طرح سے — دمبدم صبح و مسا کلمہ رسول اللہ کا
لا الٰہ سے نفی کر اثبات اِلّا اللہ سے کر — تا کرے دل کو صفا کلمہ رسول اللہ کا
عاقبت کے خوف سے گر تم پڑھو گے مومنو — دیگا دوزخ سے بچا کلمہ رسول اللہ کا
ہے دمِ عیسیٰ اسی مین ذکر کر اے مُردہ دل — دے ہے مُردہ کو جلا کلمہ رسول اللہ کا
گر کرے دنیا کی خاطر وِرد اوسکا جو کوئی — برکت اوسکو دیویگا کلمہ رسول اللہ کا
جس نے وِرد اسکا کیا بہرِ خدا طلبی تو بس — حق سے دیڈا لا ملا کلمہ رسول اللہ کا
کیون نہ ہیر القلقہ ہو روز و شب ہر ایکدم — نقش دل پر ہو گیا کلمہ رسول اللہ کا
آئینے سے دل کے ہو زنگِ کدورت صاف تر — قلب کا ہے مصقلہ کلمہ رسول اللہ کا
گر خدا بینی تجھے منظور ہے یہ ذکر کر — دیگا نورِ حق بتا کلمہ رسول اللہ کا
جنت الماوٰی ہے اوسکے واسطے اے مومنو — دمبدم جس نے کہا کلمہ رسول اللہ کا
جلوۂ نورِ الٰہی اس سے دل مین ہو نمود — دیکھ لے ہے حق نما کلمہ رسول اللہ کا
کاتبِ قدرت نے چاہا مشق عالم کا کرے — لوح پر پہلے لکھا کلمہ رسول اللہ کا
تیرے ایمان کو ہو استقلال اسکے ذکر سے — روز و شب کہہ سنیا کلمہ رسول اللہ کا

جب شفیع المذنبین امت کا آقا ہو گیا — خوف کیا محشر کا جب ایسا وسیلہ ہو گیا

ہم ق

نورِ ایمان سے منور کیون نہو سارا جہان
مؤمنون کے دل کو اکباری تجلی ہوگئی
کیا بزرگی مین کرون ذات محمدؐ کی بیان
شافعِ روزِ جزا ہم عاصیون کے واسطے
لے زمین سے تا فلک ایمان کو رفعت ہوگئی
جب تولد سیدِ لولاک کے یہان ہوئے
دہشتِ دنیا نہ عقبیٰ قبر کی بھی فکر کیا
دین ملا ایمان ملا رحمت ہوئی ہمپر نزول
منزلِ رحمت ہوا یہ سطحِ روئے زمین
بے مثال و بے چگون ذاتِ محمدؐ کو کہو
جب نبیؐ پیدا ہوئے دنیا و دین دونون ہوئے
کیون نہ امت کو شرف بخشے رسولِ کبریا

دین احمدؐ کا دو عالم مین جو شہرا ہوگیا
نورِ پاکِ مصطفیٰؐ کا جبکہ جلوہ ہوگیا
جسکے باعث اطہر و اشرف یہ کعبہ ہوگیا
جز رسولؐ کبریا پھر کون ایسا ہوگیا
رایتِ دینِ محمدؐ جبکہ برپا ہوگیا
مؤمنون کا کیا کہون اُس سمت قبلہ ہوگیا
شافعِ روزِ جزا جسوقت اپنا ہوگیا
باعثِ رحمت یقین حضرت کا آنا ہوگیا
جب شفیع المذنبین دنیا مین پیدا ہوگیا
ورنہ بتلا دو نبیؐ کا کون ہمتا ہوگیا
دو جہان کا الغرض اسباب سارا ہوگیا
جسکے قدمون سے مشرف عرشِ اعلیٰ ہوگیا

وادیٔ یثرب خدا دکھلائے ای سنی مجھے
عشق احمدؐ کا یہ میرے سر مین سودا ہوگیا

بڑا مشتاق ہے مدت سے دل میرا محمدؐ کا
نحوست اوٹھ گئی دنیا سے اک لخت ای مسلمانو
چراغِ نورِ ایمان سے ہوا ہے دلکا گھر روشن
ہمین کیا خوف ہے یارو کہو روزِ قیامت سے
نہین ہے فکر ہمکو گرمیٔ خورشیدِ محشر کی
مہم بخشش امت نہووے فتح کیونکر اب
ادا ہو شکر کیون اوسکا پڑے تھے ہم ضلالت مین
تجلی دینِ اعظم کی ہوئی مشرق سے مغرب تک
ازل سے دل میرا آشفتہ نورِ مجسم ہے
خیالِ زلفِ عنبر بوئے احمدؐ سر سے کب جاوے

بتادے جلد تر یا رب مجھے روضا محمدؐ کا
دو عالم مین ہوا جسوقت سے شہرا محمدؐ کا
مہِ نورِ ہدایت دل پہ جب چمکا محمدؐ کا
گنہگارون کے چھٹوانیکو ہو وعدہ محمدؐ کا
ہمارے سر پہ ہے اے مؤمنو سایہ محمدؐ کا
کہ شمشیرِ شفاعت پر تو ہے قبضہ محمدؐ کا
ہدایت حق نے دی ہمکو یہ ہے صدقہ محمدؐ کا
جو نورِ حق سے کثرت مین ہوا جلوہ محمدؐ کا
کہ خوش آتا ہے جنت سے مجھے صحرا محمدؐ کا
ہوا ہے روزِ اول سے مجھے سودا محمدؐ کا

خدا کا نورِ اقدس لاشریک و وحدہٗ برحق
جمالِ ذاتِ اظہر ہے تو ہے یکتا محمد کا

خدا نے نورِ احمد کو کیا خلقت مین لاثانی
نہین تھا اور نہ ہو ویگا کوئی ہمتا محمد کا

کہان ہم اور کہان یہ دین نزولِ رحم حق کب تھا
یہ جانو موجبِ رحمت ہوا آنا محمد کا

چھوڑائی راہِ بد ہمسے عطا کی نعمتِ ایمان
بیان فضل و احسانین کرون کیا کیا محمد کا

ہین سب خواہندہٗ افضالِ ذاتِ احمدا ی سنی
یقین جانو کہ سب پر دست ہے بالا محمد کا

اے مصدرِ رحمتِ خدائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
وے منزلِ فضلِ کبریائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

اے معدنِ فیض و السخائی وے مخزنِ جود و العطائی
اے صاحبِ صادق الوفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

بینی تو ئی حالِ مومنان را دانی توئی راز عاصیان را
اے واقفِ سرِ اختفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

پوشیدہ نماند بر تو ہر سر ہستی توئی ذرہ ذرہ مخبر
اے باعث ارض و السمائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

بکشادی بجا تو راز اعظم ہستی تو ئی سید دو عالم
اے سرور و خیل انبیائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

دانستہ خبر ز حالِ امت دادی تو امید از شفاعت
اے غافر ذنب و الخطائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

بکشادی تو عقدہائے دین را دادی تو صفائی مومنان را
اے گوہر تاج اصطفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

بنمودی تو راہ دین بگمرہ کردی تو ز راہ دین آگہہ
اے ہادی صدق و الصفائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

ہستی توئی مقتدائے پاکان اسرار ازل بتو نمایان
اے جوہر کان اجتبائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

ہر ذرہ راز حق تو دانی رخشاں ز تو مہر آسمانی
اے صورت شمس والضحائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
کردی چہ مجال ماعنایت بخشیدی تو گنج راز وحدت
اے مالک جود والعطائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
ظاہر نشود سخاوت تو عام ست بجا کرامت تو
اے صاحب فیض السخائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا
وصفت چہ کند زبان سنی ہستی توئی راز دان سنی
اے احمد احسن الثنائی ہر راز و نیاز بر تو زیبا

عشق احمدؐ کا ہے عجب چٹ کا
مار بھی کھا کے زلف کی لٹ کا
یار اپنا شفیع محشر ہے
پاس نفس و قدم سے رہ شاغل
وسوسہ ڈال دے اگر خناس
راہ مولا میں ہے وہی ہشیار
نام عقبیٰ ہے مسکن و آرام
سر پہ لے لا الٰہ کی گٹھری
کرکے اثبات ذکر اِلّا اللہ
نام احمدؐ سے کھل گئے اسرار
در نور یقین جو باز ہوا
یا نبیؐ آپ کا یہ رتبہ ہے
احمدؐ اپ گرے نگون سر سب
میم احمدؐ سے کھل گیا اسرار
جام کوثر سے کرا سے سیراب

دل کو سودا ہے زلف کی لٹ کا
پھر نہ چھوٹا وہ جا کے جو لٹکا
عاقبت کا کہاں رہا کھٹکا
اور جانب خیال مت بھٹکا
اوسکو لاحول کا لگا سٹکا
گرد غفلت کو جو کہ ہے جھٹکا
ہے یہ دنیا مقام کھٹ کھٹ کا
جبکہ ہمت کا باندھکر پٹکا
قلب آشفتہ پر اوسے ٹپکا
اُٹھا پردہ احد کی چوکھٹ کا
نہ رہا پھر تو آسرا پٹ کا
عرش تکیہ بنا چھپر کھٹ کا
سن کے آوازہ تیری آہٹ کا
راز ہے اور کچھ یہ گھونگٹ کا
سنی عاشق ہے تیری پن گھٹ کا

رخ سرورِ دو عالم کہین بے نقاب ہوتا
تو نہ حشر تک طلوعِ مہ و آفتاب ہوتا

کبھی ہوتا یا الٰہی تو یہ انقلاب ہوتا
سوئے روضۂ محمدؐ مین روان شتاب ہوتا

جو ٹھہرتی امتحان کی غمِ عشقِ مصطفےٰ مین
تو میری پکار ہوتی تو مین انتخاب ہوتا

دلِ داغدار کی گر کبھی دیکھ پاتا تابش
سرِ آسمان یقین ہے خجل آفتاب ہوتا

جو دکھاتے سرورِ دین رخِ رشکِ برقِ امین
نہ یہ بیقراری ہوتی نہ یہ اضطراب ہوتا

ہوا روبروئے دندان تو سب آبرو ڈبوئی
نہ مقابل آتا گوہر نہ یون آب آب ہوتا

جو قبول خلق ہوتا نہ کلام اپنا ہر سو
تو نہ شاد آتنا سنی دلِ کامیاب ہوتا

تم ہو نورِ خدا یا رسولِ خدا
نورِ اطہر سے روشن ہوئے دو جہان
بحرِ عصیان سے تم پار کردو مجھے
مجھکو طاقت و قوت عطا کیجئے
مجھپہ اپنا کرم آپ رکھیئے سدا
ایسی ہووے عنایات کچھ آپ کی
شکل اطہر مجھے کیون بتاتے نہین
رحم کر کر یہ فدوی پہ بہر خدا
نقد بخشش سے مجھکو کرو تم غنی
تمسے امید بخشش کی رکھتا ہون مین
رکھیئے دنیا و عقبےٰ مین عزت میری
موت آوے تو بالخیر و ایمان ہم
جبکہ اُس سے بچون یہ کرم کیجیئے
مجھکو امید ہے آپ کے فضل سے
جان کندن کی سختی سے دیجے بچا
اور تنگی سے قبر کی دیجے رہا

تم ہو شمس الضحیٰ یا رسول خدا
تم ہو قمر الضیا یا رسول خدا
ڈوب جاؤن مین نا یا رسول خدا
ہو نمین بدست و پا یا رسول خدا
حال بد ہے میرا یا رسول خدا
میری رد ہو بلا یا رسول خدا
کیون ہو مجھسے خفا یا رسول خدا
دیجے صورت بتا یا رسول خدا
ہون مین مثلِ گدا یا رسول خدا
دو نہ دل سے بھلا یا رسول خدا
اور کردو بھلا یا رسول خدا
خاتمہ ہو میرا یا رسول خدا
یا نبی مصطفےٰ یا رسول خدا
بر لے آؤ ذرا یا رسول خدا
تم ہو لطف و عطا یا رسول خدا
جب مین گھبراؤنگا یا رسول خدا

جبکہ آسانی ہووے وہانسے مجھے
اور ہے اک بلا یارسول خدا

اوسکو بھی کردو آسان بعزتِ خود
یا امینِ خدا یارسول خدا

اب یہ عاجز وبیکس و ناچار کی
ہے یہ تم سے دعا یارسول خدا

مجھکو دوزخ سے آپ بچا لیجئے
ازبرائے خدا یارسول خدا

جبکہ دوزخ سے مین بچ رہون باکرم
اور ہے اک دعا یارسول خدا

ٹال دیجیئے اُسکو بھی بہر خدا
آپ خیر الورا یارسول خدا

روز محشر مین زیر لوا دو جگہہ
ہے یہی التجا یارسول خدا

گرم خورشید ہوگا قیامت مین جب
دیجے دامن اوڑھا یارسول خدا

جبکہ محشر کی تنگی سے بچ جاؤنگا
پھر یہ ہے مدعا یارسول خدا

اوسکو بھی تم کرم سے دلانا مجھے
یا شفیع الورا یارسول خدا

جبکہ میزان مین تولینگے میری بدی
کیجے ایسی عطا یارسول خدا

میرے پلہ مین جب ہاتھ رکھدیجئے
تم بلطفِ علےٰ یارسول خدا

جبکہ اُس سے بھی بچ جاؤن گا مین بھم
اور ایک ہے رجا یارسول خدا

یہ بھی امید برلاؤ میری بھلا
یا امام الہدیٰ یارسول خدا

پُل کا رستہ جو تلوار سے تیز ہے
جب وہان جاؤن گا یارسول خدا

آپ ایسا گذاریجے اُس راہ سے
مجھکو مثلِ ہوا یارسول خدا

جبکہ جنت مین جاؤگے مت کیجئے
مجھکو یکدم جدا یارسول خدا

مین گنہگار ہون تم بفضل وکرم
کیجے عفوِ خطا یارسول خدا

جب مدینے مین ہوویگا تیرا گذر
کہنا بادِ صبا یارسول خدا

وہ جو سنی ہے عاصی مریضِ گنہ
اوسکو دیجے شفا یارسول خدا

جو غوثِ مکرّم پر دنیا مین فدا ہوگا
وہ عرش کے سایہ مین محشر کو کھڑا ہوگا

جو غوثؓ کا وصف ہے رتبے مین وہ کیا ہوگا
مقبولِ رسول اللہ مرغوبِ خدا ہوگا

ہو کیون نہ قدم اوسکا کاندھے پہ ولیّون کے
احمدؐ کا قدم جسنے کاندھے پہ لیا ہوگا

ایک روز کہا دل نے کیون فکر کرے ہی تو — کیا فکر مین گھُل گھُل کر کیون مفت فدا ہوگا
اے سنی تو رکھہ حاجت اوس ذاتِ مقدس سے — بے برگ اگر ہے تو با برگ و نوا ہوگا
دنیا مین تو خوش ہوگا عقبیٰ مین یہ ہے رتبہ — اوس غوثِ معظم کے تو تحتِ لوا ہوگا
کر عرض مجھے لینا اُسوقت کرامت سے — جب غوث نشان تیرا محشر مین کھڑا ہوگا
پروا یہ ہمین کب ہے وہ شاہ دو عالم ہے — یا غوث تیرا سایہ جسپر کہ پڑا ہوگا
یا غوث دعا کیجے ہے حال یہ تنگ میرا — کیونکر نہ فراغت ہو گر فضل تیرا ہوگا
مُردون کو کئے زندہ بس تمنے کرامت سے — دل مُردہ میرا زندہ اب تم سے نکیا ہوگا
کب کار میرا ہونے کچھ دیر بھی لگتی ہے — جب قدرت تیرے ہاتھون اور حکم قضا ہوگا
کر فضل و عنایت کچھ تا میری مدد ہووے — رتبہ میرا اے آقا کیونکر نہ بڑا ہوگا

یا غوث یہ سنی کا ہو ویگا دگر رتبہ — جب ہاتھ تیرا سر پر با فضل و عطا ہوگا

کیا خوف حشر مین ہے گناہِ کبیر کا — فدوی ہون مین غلام ہون مین دستگیر کا
بلبل مین تیرے گلشنِ مدح و ثنا کا ہون — صدقہ علی کا ہے نالہ میرے ہر صفیر کا
پوچھین فرشتے قبر مین بندہ تو کسکا ہے — اُمت ہے کسکی نام ہے کیا تیرے پیر کا
دون گا جواب بندہ حق امتِ نبیؐ — بے شبہہ مین مرید ہون پیرانِ پیر کا
پروائے جاہ و دولتِ دنیا ہے کب اوسے — ہووے گدا اگر کوئی پیرانِ پیر کا
بغداد کی نصیب سے گر خاک کچھ سلے — پھر دل ہو میرا کاہیکو خواہان عبیر کا
کیونکر نہ ہو تجلی میرے دل کو مُو بمُو — مداح ہون مین اوس شہ روشن ضمیر کا
محشر مین اوسکے نیچے خدایا بٹھا مجھے — جسدم نشان کھڑا رہے غوثِ کبیر کا
یا غوث ایسے وقت مین کچھ مرحمت کرو — از بس شکستہ حال ہے اب اس فقیر کا
منظور تیرے در کی گدائی ہے اب مجھے — خواہان نہین ہون دولت و جاہِ کبیر کا
کچھ فضل ایسا ہو کہ ہو حاصل میری مراد — امیدوار بیٹھا ہون فضلِ خطیر کا
یا غوث مجھکو اپنے غلامون مین کر قبول — مین ہون غلام تیرے غلامِ حقیر کا

ای سنی میرے حق مین ہی جنت سی خوبتر — روضہ اگر مین دیکھون غوثِ منیر کا

ذرا سا غم نہین روزِ جزا کا — سہارا ہے محمد مصطفیٰ کا
نہین آتے نظر گیسوئے احمدؐ — مقدّر مین یہ بل ہے کس بلا کا
نکیونکر سارے عالم کو ہو الفت — محمدؐ ہے دولارا کبریا کا
نکیونکر رحمتِ خالق ہو نازل — جہان ہو ذکر سلطانِ ہُدا کا
مدینے شوق لیجائے گا دل کا — نہین محتاج ہون مین رہنما کا
خدا کر دیتا ہے مقصود پورے — ولاتے ہین جو صدقہ مصطفیٰ کا
محبّو ہو مدینہ کو روانہ — بھروسہ کیا ہے عمرِ بیوفا کا
زبان پر آیا اور دل ہوگیا خوش — عجب ہے نام محبوبِ خدا کا

میری مداحی کا عالم ہے قائل — ثناخوان ہو نہین سُنی مصطفیٰ کا

تو صاف تر دل کو بنا دُنیا سمجھ جائے فنا — ہان اپنے حق کی کر ثنا دنیا سمجھ جائے فنا
اسباب کر کچھ کوچ کا جانا ہے پھر سوئے بقا — غفلت سے کبتک سوویگا دنیا سمجھ جائے فنا
سونیسے کر توبہ یہان سونا ہے پھر تجھکو وہان — سونے سے وہ سونا کہان دنیا سمجھ جائے فنا
میثاق مین قالوا بلیٰ اللہ سے تو نے کہا — وہ قول اپنا لا بجا دنیا سمجھ جائے فنا
یادِ خدا کر جان سے بچ پنجۂ شیطان سے — کر زندگی ایمان سے دنیا سمجھ جائے فنا
سُن بات میری اے جوان یہ وقت پھر تجھکو کہان — قائم نہین کچھ در جہان دنیا سمجھ جائے فنا
جب موت تیری آویگی بیشک تجھے لیجاویگی — پھر تجھ سے کیا بن آویگی دنیا سمجھ جائے فنا
اب قبر کی کچھ فکر کر اپنا بھلا چاہے اگر — قائم وہی ہے تیرا گھر دنیا سمجھ جائے فنا
ہان قبر کا یہ حال ہے غافل وہان منھ لال ہے — غافل کا بد احوال ہے دنیا سمجھ جائے فنا
بس قبر ہے اک اژدہا منھ کھولکر بیٹھا ہوا — کچھ دھیان کر کُو گور کا دنیا سمجھ جائے فنا
جب قبر مین تجھکو لیجا داخل کرینگے اقربا — اُسجائے کیسا ہوویگا دنیا سمجھ جائے فنا
تو گور مین جب جاویگا کہہ یہانسے کیا لیجاویگا — مونھ حق کو کیا تبلاویگا دنیا سمجھ جائے فنا
بس قبر ہے تاریک تر ہوگا عذاب اُسجائے پر — کر لے عبادت اے پسر دنیا سمجھ جائے فنا
ہان قبر تیرا خانہ ہے وہان اپنا نا بیگانہ ہے — دنیا پہ کیون دیوانہ ہے دنیا سمجھ جائے فنا

ردیف بائے موحدہ

یہ مال اور رتبہ تیرا کب ساتھ تیرے آویگا
ہے آخرش سب کو فنا دنیا سمجھ جائے فنا

دن حشر کا ہوگا عجب اوس روز تجھپر ہے غضب
دنیا نہ کام آویگی تب دنیا سمجھ جائے فنا

ڈالیگی تجھکو نار مین رہجاویگا آزار مین
مت پڑ جہانکے کار مین دنیا سمجھ جائے فنا

پھنسکر تو مکرِ دہر مین گر کر گنہ کے بحر مین
مت پڑ خدا کے قہر مین دنیا سمجھ جائے فنا

کر دل سے تو یادِ صمد مت کر کسی سے ضد و کد
سب چھوڑ دے اعمال بد دنیا سمجھ جائے فنا

حق کی عبادت سنّیا ہو پُر سعادت سنّیا
کر دل سے طاعت سنّیا دنیا سمجھ جائے فنا

کیون جلوہ دکھاتے نہین اللہ کے محبوب
کیون سامنے آتے نہین اللہ کے محبوب

گر قرب سے محروم رہے طالب مضطر
پر دل سے بھلاتے نہین اللہ کے محبوب

اللہ کا نازل ہو غضب جان پر اوسکی
جس شخص کو بھاتے نہین اللہ کے محبوب

کیا نکلے میرے قلب سے دیدار کی حسرت
رویا مین بھی آتے نہین اللہ کے محبوب

ہر محفلِ میلاد مین تشریف ہین لاتے
کس بزم مین آتے نہین اللہ کے محبوب

دیکھو تو ہین کس دامِ الم مین ہون گرفتار
کیون غمسے چھڑاتے نہین اللہ کے محبوب

کیا اخترِ تقدیر مِرا اوج پر آئے
در پر تو بلاتے نہین اللہ کے محبوب

پھر کون قیامت مین شفاعت کی خبر دے
جب مژدہ سناتے نہین اللہ کے محبوب

آنکھین تو بچھائے ہوئے کب سے ہون مین سنی
اس راہ سے آتے نہین اللہ کے محبوب

پڑی نبیؐ کے جو دندان کی آب درتہِ آب
صدف مین ہوگیا دُرِّ خوش آب درتہِ آب

فقط نہ خشکی پہ بل اہل آب درتہِ آب
نبیؐ کا کرتے ہین ذکرِ ثواب درتہِ آب

نبیؐ کا فیض جو پہونچا شتاب درتہِ آب
صدف بھی ہوگئی اہل نصاب درتہِ آب

اثر کیا نہ وہ ماہی پہ آب نے ہرگز
سُنا تھا وصف رسالت مآب درتہِ آب

کسی کو شک کہین معراج پر نبیؐ کی ہوا
تو وہ یقین پہ ہوا فتحیاب درتہِ آب

نبیؐ ندیتے اثر گر دعائے موسیٰؑ کو
سفر کیا کُھلتا نہ فرعون پہ باب درتہِ آب

تمھارا فیض جو ہوتا تو شاہ دانا یان
نہوتا اخترِ یونان خراب درتہِ آب

عرق نبیؐ کے جو وصف کا بحر مین گر جائے
گلاب آب ہو بوئے گلاب درتہِ آب

عرق مین ڈوبی نہ تھی آپ کی وہ زلف سیاہ | اگر یہ معجزہ اک تھا سحاب در تہِ آب
غریق ہو کے محمدؐ کے آبِ رحمت مین | کہو تو کرتے ہو کیون آب آب در تہِ آب
نزولِ آبِ کرامت نبیؐ کا ہے کہ اُٹھو | کوئی بھی کرتا ہے اے لوگو خواب در تہِ آب
یہ ذکرِ آتش و خاک و ہوا پہ کیا موقوف | ہے بلکہ ذکرِ آن عالیجناب در تہِ آب
عرق مین غرق ہو گھلتا ہون ہجرِ احمدؐ سے | کلوخ کیون نہ ہو گھُل گھُل کے آب در تہِ آب
جگر پہ آبلہ اوسپر ہے موج آبِ سرشک | میانِ بحرِ الم ہے حباب در تہِ آب
سیاہی چشم کی ڈوبی ہے اشک مین میرے | عجب یہ مینہہ ہے کہ آیا سحاب در تہِ آب
ہون آبِ اشک مین ڈوبا بصر کو کیون نہو فرق | نظر کو ہوتا ہے اکثر حجاب در تہِ آب
مدام بارشِ رحمِ نبیؐ ہے امت پر | کہ رحم لوٹے ہے یہ بیحساب در تہِ آب
نہ مانگا پانی چلی جس کے سر پہ تیغِ نبیؐ | کہو تو کوئی بھی مانگے ہے آب در تہِ آب
نبیؐ کا قہر تھا طوفان نوحؑ اے سنی | کہ جس سے آگئی دنیا شتاب در تہِ آب

دیکھکر ہم رفعتِ دینِ پیمبرؐ روز و شب | سر اوٹھا کر کہتے ہین اللہ اکبر روز و شب
نورِ احمدؐ کی صفت مین کیا مین بالایش کرون | نور سے جسکے ہین مہر و ماہ انور روز و شب
یا نبیؐ کیا مرتبہ اعلیٰ کیا اللہ نے | تھا وکالت مین تمھاری روحِ اکبر[۴] روز و شب
ذکرِ دنیائے دغل مین کہئے کیا پھل پاؤگے | وصفِ احمدؐ کا کرو ہے ذکر بہتر روز و شب
طاعتِ حق کیجئے تا عاقبت بالخیر ہو | یہ دعا مانگو خدا سے سر جھکا کر روز و شب
یا الٰہ العالمین بہرِ جنابِ مصطفیٰؐ | از رہِ رحمت ہو رحمت بار ہمپر روز و شب
مؤمنو ہر دم تمھاری عاقبت کے واسطے | مصطفیٰؐ دل سے دعا کرتے تھے اکثر روز و شب
گرمیِ خورشیدِ محشر سے بچین گے کیون نہ ہم | سایۂ رحمِ نبیؐ ہے اپنے سر پر روز و شب
فضل سے پھونچا خدایا تاکہ ہم رگڑتے رہین | روضۂ اطہار کی دہلیز پر سر روز و شب
ایسی بھی قسمت ہماری ہے کہ جسکے زور سے | دیکھین تا احمدؐ کا ہم روئے منور روز و شب
اپنی آنکھون پر رکھونگا اوسکے قدمونکو ہم | رہ مدینے کی چلے گر میرا اشتر روز و شب
یا رسول اللہ جدائی مین تمھاری ہین مدام | ہوگیا لاغر نہایت آہ بھر بھر روز و شب

[۴] یعنی جبرئیل علیہ السلام

عرض یہ کرتا ہے سنی یا رسول اللہ سدا ہو زیارت آپکی مجھکو میسر روز و شب

زیب آرائے مسجد و محراب دشمنِ شرک و قاتلِ مرتاب
رہنمائے طریقۂ اسلام جادہ پیمائے سوئے راہ صواب
اعتضادِ گروہِ اہل یقین حامیِ عاصیان بروز حساب
دافعِ فتنہائے دیو مرید مقبلِ خاص درگہِ وہاب
رونقِ شمع بزمِ دو عالم مہر چرخِ کمال و عالی جناب
خسرِ احمد خلیفۂ دویم صاحبِ عدل و داد و زہد مآب

یعنے حضرت عمرؓ شہ سنی حامیِ روزِ حشر بن خطابؓ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آیا جب عدل پر عمرؓ خطاب مار ڈالا سپر عمرؓ خطاب
سرورِ دین و رونقِ ایمان شاہِ عالی گہر عمرؓ خطاب
راز دانِ خدائے عزّ و جل سیّدِ با خبر عمرؓ خطاب
تربیت گر ہون کی کی دین سے شاہِ فضل و ہنر عمرؓ خطاب
دشمنِ فتنہ و فساد و کفر دافعِ شرک و شر عمرؓ خطاب
توڑ ہی ڈالی ظالمون کی کمر عادلِ نیک تر عمرؓ خطاب
عدل و انصاف سے خلافت کی سرورِ معتبر عمرؓ خطاب

خوف کیا حشر کا تجھے سنی تجھپہ ہے سایہ ور عمرؓ خطاب

شاہِ کونین ابنِ بوطالب شیرِ حق غالب علیؓ غالب
راز دانِ خدائے عزّ و جل واقف دین بدین حق راغب
ہمت افزائے ناتوان ضعیف قوت روح و طاقتِ قالب
جِسْمُكَ جِسْمِي رُوحُكَ رُوحِي دَمُكَ دَمِي ابن بو طالب
نور بخشائے شمع بزم ہدا رونق افزائے نیّرِ ثاقب
ذاکرِ حق خلیفۂ چہارم عاملِ فرض و سنت و واجب

رضی اللہ عنہ

بہر سنی وسیلۂ کامل شاہ مردان ابنِ ابوطالبؓ

جب

جب ہوا مرتضیٰؓ علی غالب — مقتدی مرتضیٰ علی غالبؓ

تھے عرب مین ہزارون زور آور — سب پہ تھا مرتضیٰ علی غالبؓ

ہر جگہ کافرون کے زمرے پر — ہو گیا مرتضیٰ علی غالبؓ

زندگی تک تمام عالم پر — تھا سدا مرتضیٰ علی غالبؓ

درِ خیبر اوکھاڑ کر پھینکا — تھا بڑا مرتضیٰ علی غالبؓ

ہو گیا مشرکون کے لشکر پر — ہر جگہہ مرتضیٰ علی غالبؓ

اہل اسلام کے معاون تھے — بارہا مرتضیٰ علی غالبؓ

تیغ اسلام سے اوڑایا سر — کفر کا مرتضیٰ علی غالبؓ

جو تھے کعبے مین بُت رگڑ ڈالا — زیر پا مرتضیٰ علی غالبؓ

پہلوانون پہ سارے عالم کے — ہو رہا مرتضیٰ علی غالبؓ

اپنے سنی کی کچھ مدد کیجے — آج یا مرتضیٰ علی غالبؓ

ختم ردیف ب

ردیف تائے فوقانی

اے سنی یہ دنیا کی کبھو تو نہ اوٹھا بات — احمدؐ کی صفت جسمین ہو کچھ ایسی سُنا بات

ذکر اوس شہِ کونین کا کیجے تو بجا ہے — بیجا ہے محض کہئے نہ کچھ اوسکے سوا بات

بندہ مین خدا کا ہون محمدؐ کا پرستار — دنیا کو سمجھتا ہون کہ ہے دیر خرابات

اس عالمِ فانی کا فقط ذکر ہے بیجا — احمدؐ کی صفت کیجے کہ ہے کیسی بجا بات

ق

اے مومنو کیا کہتا ہون چُپ کان کو دھر کر — اب غور سے سُن لیجئے یہ میری ذرا بات

جس بات مین احمدؐ کی صفت ہووے تو وہ بات — کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات

اے مومنو یہ نعتِ نبیؐ صلِّ علیٰ ہے — چپ رہ کے سنو تم نہ کرو بہر خدا بات

لازم ہے مسلمانون کو ہر حال مین واللہ — ہر چند نہین کیجے بجز حمد و ثنا بات

باتین تو ہزارون ہین مگر غور سے سنئیے — جو بات محمدؐ کی ہے کیسی ہے رسا بات

جس جاے پہ موسیٰ کا گذر ہونے نہ پایا — اللہ سے احمدؐ نے کی اوس جاے پہ جا بات

سکرات کے عالم مین مجھے فضل سے یارب — جس بات مین کچھ نعت نبیؐ ہو وہ سکھا بات

اے رب مین تجھے سونپ دیا ناطقہ اپنا — جز حمد و ثنا نکلے نہ کچھ مُنھ سے بھلا بات

اے سنی تو نازان نہو احمدؐ کی صفت سے
کچھ منھ بھی تجھے ہے کہ کہی مان نہ بنا بات

اب مجھکو کسی کی نہین پروائے شفاعت
رکھتا ہون محمدؐ کی تمنائے شفاعت

برآئے خدایا کہ مین اب تیرے نبیؐ کی
یک عمر سے رکھتا ہون تمنائے شفاعت

پھر کون سی نعمت کی مرے دل کو ہو پروا
ملجائے اگر نعمتِ عظمائے شفاعت

ہے اذن شفاعت کا کہو کسکو عزیزو
واللہ محمدؐ ہی ہے آقائے شفاعت

کچھ ایسا سبب ہو کہ مدینے مین پہونچ جاؤن
مین خوب سمجھتا ہون وہ ہے جائے شفاعت

رحمت سے کرامت سے عنایات سے ہمکو
چھڑوا دیگا احسن و تقاضائے شفاعت

سائے مین گنہگارونکو لے لیوے گا واللہ
محشر مین شہِ چتر معلائے شفاعت

ہے ذات محمدؐ کی یقین کہفِ غریبان
اللہ نے کیا ہے اوسے ماوائے شفاعت

ہو آشنا احمدؐ کے دل وجان سے عزیزو
پھر خوف نہین تیروگے دریائے شفاعت

اللہ نے اوسے اذن شفاعت کا دیا ہے
کیا شبہ ہے امت کی جو فرمائے شفاعت

قرآن سے ثابت ہے شفیع احمدؐ مرسل
کافر ہے جو ہے منکرِ والائے شفاعت

جلوے مین پھر اس امت احمدؐ کے عزیزو
کھل جائیگا جب نورِ مجلائے شفاعت

پھر چین ہے آرام ہے راحت ہے فراغت
تقدیر سے سنی کی جو ہو جائے شفاعت

در شان معراج

واہ قسمت کہ ملی آج یہ رات
مصطفیٰ کو ہوئی معراج یہ رات

اور راتین بھی بڑی ہین لیکن
ساری راتونکی ہو سرتاج یہ رات

کیسی رحمت ہے کہ لیوین آرام
ایک جا جرّہ و دُرّاج یہ رات

نور باطن سے لے ہر مہ سے خراج
ظاہرا دیکھو تو ہے داج یہ رات

لیلۃ البدر اگر ہے روشن
پر وہ سو راتسے لے باج یہ رات

کیا سعادت کا ستارہ چمکا
نحس عالم کرے اخراج یہ رات

فضل خالق سے ہوا وسوقت روا
مانگیے حاجت کوئی محتاج یہ رات

جاگتے آنکھون کی شمعین کر کر
روز ملتی نہین اے کاج یہ رات

ہو روا فضل سے اللہ کے سب
چاہ ہو حاجت جو ہو باُلحاج یہ رات

جلد پڑ تاب کرو تیر دعا
اے کماندار وہ ہے آج یہ رات

فوج بخشش کو لے شبخون کرکر
ملک عصیان کرے تاراج یہ رات

آج تھا وصل حبیب و محبوب
کیا سعادات کی ہے تاج یہ رات

کی ہے امت کی شفاعت حق سے
مصطفےٰ نے بصد الحاج یہ رات

آج کے جاگے سے دل ہو روشن
کرے تاریکی کو اخراج یہ رات

زہے قسمت کہ اگر ہو سخنی
راہ حق مین تیرا ہو راج یہ رات

ادب سے جاگیو اے دل کہ ہو نجات کی رات
تمام راتون مین یہ رات ہے برات کی رات

تمام راتین تو غفلت مین کھوئین صد افسوس
گذار ذکر حق مین بھلا یہ رات کی رات

خدا کی یاد مین تا صبح جاگ اے ہشیار
یقین سمجھ یہ ہے تسبیح اور صلوات کی رات

جو شب کے جاگے سے دل ہووے روشنائی پذیر
خدا نے اوسکو بنائی ہے کیا نجات کی رات

خدا کے فضل سے اِس رات کی فضیلت سے
نجات نزع سے پاوینگے ہم نجات کی رات

خدا کی راہ مین دینا ہے کچھ فقیرون کو
غرض یہ رات بھی ہے ہدیہ و زکوٰۃ کی رات

خدا کی یاد مین بیدار جو رہا امشب
تو اوس نے نعمت کونین ساری ہات کی رات

صفات اور بھی راتون مین ہین ہزارون ہی
خدا کے رحم سے اک یہ بھی ہو صفات کی رات

نکاتِ رحمت و افضال حق ہون سارے کشود
جو جاگتے ہین سمجھتے ہین یہ نکات کی رات

جو راتین خواب مین کھوئین نہ آئینگین ہمراہ
مگر یہ رات جو جاگو تو ہو گی سات کی رات

درود و ذکر و صلوٰۃ و تلاوتِ قرآن
کرو یہ رات کہ ایمان کے ہو ثبات کی رات

ہوا و سپہ بارش رحیم خدائے عزّ و جل
کہ جس سعید کی ہو جائے یہ حمات کی رات

برات و رحم و سعادات ہو عطا رب سے
نہ سے تو ہاتھ سے اے سخنی یہ نجات کی رات

رحم سے پُر ہے زمین اور فلک آج کی رات
رحمتِ حق کے اوترے ہین ملک آجکی رات

اور راتین بھی مراتب مین اگر بہتر ہین
قدر رکھتی ہے یہ کچھ اور الگ آجکی رات

لیلۃ القدر کہا حق نے یہ از ماہ ھزار
کیونکہ آتی ہین یہان روح ملک آجکی رات

جلوۂ شمع تجلّیِ خدا سے ہر بار
نور باران ہے فلک تا بسمک آجکی رات

ہوگئی عالمِ ارواح سے آباد زمین
گر رکھو مؤمنو خوشبو سے مہک آچکی رات

لیلۃ القدر کو ۳۰ بار کیا یاد خدا
بگمان قدر مین رکھنی نہین شک آچکی رات

لیلۃ القدر کو کرلیوین جو ۳۰ بار شمار
بیس پر ۲ ساتوین ہوتی ہے الگ آچکی رات

لیلۃ القدر کے ملنے کی نشانی ہے یہی
چشم سے جائے اگر اشک ڈھلک آچکی رات

شغل تسبیح وصلوٰۃ اور سلام وقرآن
رہئے بیدار کرو صبح تلک آچکی رات

طاعتِ خالقِ اکبر مین رہو تم بیدار
دیکھو لگ جائے پلک سے نہ پلک آچکی رات

اَنی راتین تو فراموشی مین کھوئین افسوس
گردِ غفلت کو تو دامن سے جھٹک آچکی رات

بیٹھتے اوٹھتے اگر ہووین کمر کے ٹکڑے
غیب کی لوٹ ہے طاعت سے نہ تھک آچکی رات

لوٹ ہے رحمتِ اللہ کی بیداری مین
چشم سنی نہ کہین جائے جھپک آچکی رات

روضۂ نبیؐ سے محبت

یہ شوکت ہے اپنے پیمبرؐ کے باعث
ملا دامن اچھے مقدّر کے باعث

ہے جنت ہماری ہے کوثر ہمارا
ثنائے شہِ روزِ محشر کے باعث

اوڑاتے ہین خاک آہِ مظلوم کیا کیا
نہین چین چرخِ ستمگر کے باعث

زمین آسمان عرش اور لوح وکرسی
ہوئے خلق اپنے پیمبرؐ کے باعث

مہ ومہر کی ہے چمک پھیکی پھیکی
ضیائے رخِ شاہِ اطہر کے باعث

غنی لاکھون محتاج ہو ہوگئے ہین
عطائے جنابِ پیمبرؐ کے باعث

ہین مشہور سنی ہین مقبول سنی
زمانہ مین ہم مدحِ سرور کے باعث

دنیائے دون کا ذکر نہ سنی تو کر عبث
نعتِ نبیؐ سوائے ہے وصفِ دگر عبث

بعد از طواف کعبہ مدینے کو جائیے
جز اس سفر کے مؤمنو دیگر سفر عبث

خوفِ خدا ، خوف محمدؐ ضرور ہے
دنیا کا اے محبّو ہے خوف وخطر عبث

بخشش تو میری سر سے محمدؐ کے لگ چکی
کیون فکرمند بیٹھون پکڑ کر مین سر عبث

روضہ نبیؐ کا دیکھو تو ہے وہ نظر بجا
گر وہ نہین تو آنکھو نہین ہے وہ نظر عبث

ہوتی نہین ہے ہمسے اطاعت نبیؐ کی کچھ
چپ ہو رہے ہین عمر کے اب دن بسر عبث

تیرے سوا نہ پائی پنہ مین نے یا نبیؐ
پھر تار ہا جہان مین مین یک عمر بھر عبث

مجھکو نبیؐ کے در کی گدائی قبول ہے — دنیائے بیوفا کا ہے سب مال و زر عبث
کچھ کام ایسا کیجے کہ عقبےٰ مین گھر ملے — پیدا کیا جہان مین اگر گھر یہ گھر عبث
باندھا ہون سر مین ذکر محمدؐ سے روز و شب — دیگر ہے ذکر اوسکے سوا سر بسر عبث
ہجر نبیؐ مین اشک بہاؤ ہے دُر سے خوب — اسکے سوا ہے مؤمنو گنج گہر عبث
بے یاد دم نہ مار کہ حاصل اسی مین ہے — خالی جو تو نے چھوڑا کوئی دم مگر عبث
اے سنی جا کے اب در احمدؐ پکڑ کے بیٹھ — چپ کا ہیکو تو پھرتا ہے کہہ دربدر عبث

ہم نہین اور زمانہ مین کسی کے محتاج — ہین مگر فیض رسولِ عربی کے محتاج
جسکے در پر ہین ملائک بھی طلبگار کرم — خوش نصیبی ہی ہین ہم ایسے سخی کے محتاج
اور پرواہ کسی کی نہین ایسے ہین غنی — ہین تو عالم مین ہین اللہ و نبیؐ کے محتاج
فیض پہونچاتے ہین شاہونکو گدا خود ہو کر — ایسے ہوتے ہین شہ مطلبی کے محتاج
اودھر آئین کہ دکھاتے ہین وہ جلوہ سر حشر — ہین کہان دولت دیدار نبیؐ کے محتاج
جب خبر لیتے نہین سرورِ عالی نسبی — پائین پھر کیا چمن دہر مین جی کے محتاج
ہا ہمپہ اللہ و نبیؐ کی ہے عنایت ایسی — ہم ہین سنی زمانہ مین کسیکی محتاج

کیسی بنی ہے محفل نعت رسولؐ آج — کیونکر خدا کی ہو وے نہ رحمت نزول آج
احمدؐ کو کر وسیلہ خدا سے دعا کرو — ہوتی ہے لو مراد تمھاری حصول آج
اے مؤمنو وسیلہ ہے اپنا شفیع حشر — غمگین ہو کے بیٹھو نہ تم دل ملول آج
سجدے مین جا کے حق سے دعا یہ کرو بدل — صدقے سے مصطفےٰ کے ہو شاید قبول آج
یارب بفضل ذات محمدؐ و آلہٖ — ہو وے ہمین سعادت عقبیٰ حصول آج
یارب نصیب مجھکو کچھ ایسے نصیب ہون — درگاہ مصطفےٰ پہ چڑھاؤن مین پھول آج
اسدم کا کیا بھروسہ ہے تکیہ نہ کل پہ رکھ — اپنے نبیؐ کی یاد کو اے دل نہ بھول آج
کل کل تو اوسکی یاد مین ہرگز نہ کر کبھو — شاید وہ وعدہ کل کا جو ہو تو وصول آج
ذکر نبیؐ مین دولت عقبیٰ کماوینگے — دنیا مین کیا کمائینگے ہم خاک دھول آج
میرے سخن کو لطف سے شہرت دو یا نبیؐ — بیٹھا ہون مین پکڑ کے مکان خمول آج

محشر مین مجھکو پوچھیگا حق اپنے روبرو — کیا نیکی تونے لائی ہے اے بو الفضول آج
دونگا جواب کچھ نہین پر تیری نذر کو — لایا ہون اک قصیدۂ نعتِ رسولؐ آج

ای سنی پڑھ تو آل محمدؐ پہ فاتحہ — خوش ہوگی تجھ سے روح جنابِ بتولؓ آج

ردیف حائے حطی

وہ گل نبیؐ کی یاد ہے قوت برائے روح — ہان بوئے گل ہی ہوتی ہے اکثر غذائے روح
ذکر رسولؐ تن مین ہے میرے بجائے روح — فرماؤ جسم جاے ہے کس کی برائے روح
جبتک ہے روح جسم مین ذکرِ نبیؐ کرو — اے مومنو ہے جسم مین جبتک بقائے روح
ہے من عرفؐ سے دیکھ لو اسرار منکشف — پہچانا رب کو وہ جو ہوا آشنائے روح
ہشیار اپنی روح سے غافل ذرہ کبھو — جز یادِ مصطفےٰؐ کے کہین اوڑ نہ جائے روح
محشر مین دیکھ صورتِ پاکیزۂ نبیؐ — گر تونے عمر مین نہین دیکھا لقائے روح
ہے دو جہان جسم مگر روح ہے نبیؐ — ہان جسم کے سوا نہین ہوتی ہے جائے روح
ذکرِ خدا و یادِ رسولِ خدا بجز — دیگر خیال سے نہین ہوتی صفائے روح
احمدؐ ہے روح روح کی سب کچھ ہین خوبیان — جسدم نہووے روح تو کیا ہو سوائے روح
تا زندگی نہ بھولو کسی وقت مومنو — ذکرِ رسولؐ جانو ہے ردِ بلائے روح
روح الامین تھا عاشق روئے محمدیؐ — مشہور ہے کہ روح ہی ہو مبتلائے روح
احمدؐ کی روح سے ہے مسیحا کو ہمدمی — ہے منتظر کہ امتِ احمدؐ مین آئے روح
جبتک ہے روح کلمۂ طیب کو پڑھ مدام — ورنہ کہیگی وقتِ فنا ہائے ہائے روح
روحین تو ہین مگر ابو الارواح کون ہے — احمدؐ کی روح جس سے کہ ہے ابتدائے روح

ای سنی ہے بقا و فنا جز نبیؐ کے کب — ہے ابتدائے روح وہی انتہائے روح

ردیف خائے معجمہ

یہ تماشا گلشنِ عالم مین دیکھا شاخ شاخ — تھا جمالِ سیدِ عالمؐ کا جلوا شاخ شاخ
نغمۂ نعتِ نبیؐ آتا ہے جب لب پر میرے — جھومنے لگتی ہے او سدم باغ مین کیا شاخ شاخ
کہتے ہین روح الامین ہے نخلِ طوبیٰ نور بار — جلوۂ نورِ نبیؐ سے ہے پتا پتا شاخ شاخ
دیدۂ ادراک سے دیکھو اگر گلزار مین — ہے منقش نامِ محبوبِ خدا کا شاخ شاخ
باغ عالم مین جو ہے دیدۂ گلِ خوبی کا دھیان — بلبلِ دل ہے میرا محوِ تماشا شاخ شاخ

قامتِ رعنائے احمدؐ کا کیا مین نے جو وصف / خم ہوئی بہرِ ادب اوسوقت کیا کیا شاخ شاخ
کیون نہ وقتِ سیرِ گلشن ہم پڑھین صلّی علیہ / دیکھتے ہین سخنؔ نورِ شاہِ والا شاخ شاخ

تبلادین ہم کو جب کہ رسالت مآب رخ / کیونکر نہ ڈھانکے حشر کے دن آفتاب رخ
مشتاق دیکھنے کا ازل سے ہون یا نبیؐ / تبلا دو اس غریب کو اپنا شتاب رخ
رخ تو بہت جہان مین ہین اک سے ایک خوب / لیکن نبیؐ کا سب مین ہے بس انتخاب رخ
حسنات بیشمار سے ہوجاؤن بہرہ یاب / گر دیکھ لون نبیؐ کا بروزِ حساب رخ
رحمت خدا کی دیکھینگے پھر کیا حجاب ہے / اپنے نبیؐ کا دیکھینگے جب بے حجاب رخ
گر فیض نور پاک محمدؐ نہ ہوا وسے / روشن کرے نہ اپنا کبھو ماہتاب رخ
روئے نبیؐ کو دیکھنے پھر کیا حجاب ہے / اک روز دیکھ لیوینگے ہم بے نقاب رخ
ہو آشنائے بحرِ فنائے محمدی / یکدم ہے عمر جیسے دکھاوے حُباب رخ
امید مستقل ہے شفاعت کے واسطے / اپنی طرف کریگا وہ عالی جناب رخ
یا مصطفٰےؐ نبیؐ رخ دنیا سے باز ہون / بہتر ہے مجھسے پھیرے یہ خانہ خراب رخ
نورِ نبیؐ کے فیض سے محشر مین مثلِ ماہ / چمکیگا مومنون کا بہ حسنِ شباب رخ
سوتا ہون رات دن مین یہ امید سے مدام / اک دن تو دیکھ لون گا نبیؐ کا بخواب رخ
رخ گر تو سخنؔ سوئے محمدؐ کہ روز حشر / پھیرین فرشتے تجھسے زروئے عذاب رخ

بھیجئے ذات مصطفٰےؐ پہ درود / اپنے سالارِ انبیا پہ درود
پاک نیت سے روز و شب پڑھیے / احمدِ پاک مجتبیٰ پہ درود
بھیجئے مومنو بہ حسنِ دل / سیّد خیلِ اصفیا پہ درود
با وضو رہکے بار بار پڑھو / مقبلِ درگہِ خدا پہ درود
بھیجتا ہے خدائے عزّ و جل / مُہبطِ وحی دمرحبا پہ درود
قدسیان بھیجتے ہین روز و شب / رونقِ بزمِ ازکیا پہ درود
کیون نہین بھیجتے ہمیشہ تم / سیّد مقبلِ خدا پہ درود
بھیجتے ہین مدام جنّ و ملک / مقبلِ خاصِ کبریا پہ درود

بے عدد بے شمار پڑھ لیجے — خاص اللہ کے آشنا پہ درود
با طہارت سدا پڑھا کیجے — رونق دین شہ ہدا پہ درود
صدق دل سے مدام اے سنّی — با ادب بھیج مصطفیٰ پہ درود

مدینے سے تشریف لاؤ محمد — جمال مبارک بتاؤ محمد
بہت دن جدا تھے اب آؤ محمد — اب آؤ تو ہرگز نہ جاؤ محمد
جدائی سے دل کو ہوئی بیقراری — ذرا تو ہمیں مونھ دکھاؤ محمد
میں چھڑکاؤ آنسو کا کرتا ہون رہ میں — اگر آپ تشریف لاؤ محمد
میں رستے کو پلکون سے اب جھاڑتا ہون — کرم کرکے گر آپ آؤ محمد
جگر پھاڑ کر فرش کرتا ہون اپنا — تم آنے کا مژدہ سناؤ محمد
بناتا ہون نعلین چمڑے کی اپنے — قدم ہمیں رکھکر اوٹھاؤ محمد
اب آگے نہیں مجھکو رونیکی طاقت — رولائے بہت مت رولاؤ محمد
قرار و دئے خندان بناکر کرم سے — الم میرے دل سے بھلاؤ محمد
جدائی نے غمگین بنایا تمھاری — میں روتا ہون مجھکو ہنساؤ محمد
بہ تنگ آگیا دل یہ دنیا سے میرا — مجھے پاس اپنے بلاؤ محمد
رخ پاک بتلا کے روتون کو اپنا — غم و رنج دل سے اوٹھاؤ محمد
قیامت میں جنت و دنیا میں راحت — یہ سب حاجتیں برلے آؤ محمد
قیامت میں جب گرم خورشید ہوگا — مجھے زیر دامن چھپاؤ محمد
رہ پل ہے باریک تیغ دو دم سے — بہ آسانی اوسپر چلاؤ محمد
نشان حشر کو جب کھڑا ہو تمھارا — مجھے اوسکے نیچے بٹھاؤ محمد
رہے نسل میری بہ علم و بزرگی — یہان اور وہان خوش اوٹھاؤ محمد
ہیں وصف تمھارے یہ اہل جماعت — اب ان سب کو یکدل بناؤ محمد
بفضل و کرم اونکے دل میں ہمیشہ — تم اپنی محبت بساؤ محمد
سبھی مومنون کو بفضل و عنایت — دو عالم میں خوشدل بناؤ محمد

جو صاحب کہ مولود پڑھوائے اوسکی — مرادین خدا سے دلا و محمد
اوسے دو جہان مین رکھو خرّم و خوش — اور ایمان پہ محکم بنا و محمد
یہ سنی کے دل سے کبھی ذکر اپنا — خدا کے لئے مت بھلا و محمد

رحم حق ہے ثنائے محمد — نور دین ہے لقائے محمد
کیسا رتبہ یہ عزت ہے کیسی — عرش اعظم ہے جائے محمد
مال دنیا کی خواہش اوسے کب — بادشہ ہے گدائے محمد
صبح رحمت ہے عصیاں کی شبکو — نور روئے صفائے محمد
جان سے ہون تصدق ہمیشہ — دل سے ہونین فدائے محمد
جو رضائے خدائے جہان ہے — بس وہی ہے رضائے محمد
سرمہ آنکھون کا کرون الہی — گر ملے خاک پائے محمد
ہمکو تدبیر تبلائی دین کی — رحم امت ہے رائے محمد
عین عینی سے کیجے نظر گر — کچھ نہین ہے سوائے محمد
لیلۃ القدر سے بھی ہے بڑھکر — کاکل مشکسائے محمد
ابتدا دو جہان کا یقین ہے — کیا کہون ابتدائے محمد
نور حق ہے وہ حق سے جدا کب — لامکان ہے سرائے محمد
میری مشکل کو اے ربّ اکبر — کردے آسان برائے محمد
اوسکے نیچے بٹھا حشر کے دن — جب کھڑا ہو لوائے محمد
باغ دلکو یہ سنی کے یارب — ہو ہمیشہ ہوائے محمد

صلی اللہ علی نبینا محمد و آلہ و صحبہ و سلم

ہوا کرم یا محمد یا محمد — معظم یا محمد یا محمد
صف پیشینیا نین تم ہو بیشک — مقدم یا محمد یا محمد
کیا خالق نے تم کو دو جہانین — مکرم یا محمد یا محمد
تمہارے واسطے حق نے بنائے — دو عالم یا محمد یا محمد
شفاعت اور رحمت ہے تمہین کو — مسلّم یا محمد یا محمد

تمامی مرسلون مین تم بعزت
ہو اعظم یا محمد یا محمد

فرو ہوتا ہے یاد پاک سے بس
میر اغم یا محمد یا محمد

جدائی مین تمھاری چشم میری
ہے پُر نم یا محمد یا محمد

تم اپنی یاد مین رکھئے مجھے اب
ہر اکدم یا محمد یا محمد

تمھارے فضل کی خواہان ہر اکدم
ہین سب ہم یا محمد یا محمد

دلِ سنی محبت مین تمھاری
ہو محکم یا محمد یا محمد

صلی اللہ علیہ وسلم

الٰہی دکھلا الٰہی دکھلا جمال احمد جمال احمد
بھرا ہے دل مین بھرا ہے دل مین ہماری شوقِ وصالِ احمد

خدا سے ملنے آئے اکدم مین کر آئے وہ سیر لامکان کی
کسی نبی کو کہان ہے حاصل عروج احمد کمالِ احمد

نظر نہ آئے اگر کسیکو قصور آنکھون کا ہے سراسر
چمکتا ہے مثل مہر تابان جہان مین نورِ جمالِ احمد

نظر مین پھرتی ہے شکل ہر دم ہے آنکھ مین جلوۂ مکرم
نہین ہے جاتا ہماری دل سے کسی گھڑی بھی خیال احمد

الٰہی امت کو بخشدے تو الٰہی امت کو بخشدے تو
یہ ہے خدا سے سوال احمد یہ ہے خدا سے سوال احمد

حلال ہون منکران احمد ہون قتل سب دشمنان احمد
دکھانا چاہے جہان مین جوہر جو اپنا تیغ جلال احمد

یہی دعا تجھسے ہے الٰہی نہ مجکو حاصل ہو روسیاہی
بخیر سنی کا خاتمہ ہو جہان سے بہر آلِ احمد

مکین عرش خدا محمد صلوٰۃ صلِّ علےٰ محمد
صلوٰۃ صلِّ علےٰ محمد صلوٰۃ صلِّ علےٰ محمد

شہِ مکرم نبی اعظم خطیبِ آدم امین عالم
امام ہر دو سرا محمد صلوٰۃ صلِّ علےٰ محمد

ظہور قدرت شفیع امت نزول رحمت قبول عزت
حبیب حق جلّ و علےٰ محمد صلوٰۃ صلِّ علےٰ محمد

حبیب رحمان رسول سبحان قبول یزدان سخی دوران
کریم و بحر عطا محمد صلوٰۃ صلِّ علےٰ محمد

شہِ معلےٰ جناب والا امیر بطحیٰ ضیائے اعلےٰ
جناب روشن لقا محمد صلوٰۃ صلِّ علےٰ محمد

شہِ شفاعت مہِ کرامت بصد عنایت بدی ضلالت
نمودہ راہِ صفا محمد صلوٰۃ صلِّ علے محمد

نبیٔ اکبر رسول اطہر زجملہ برتر بہ خلق اظہر
جمیع حاجت روا محمد صلوٰۃ صلِّ علے محمد

شفیق و اشفق بزرگ الحق سخی مطلق کریم برحق
امام فخر سخا محمد صلوٰۃ صلِّ علے محمد

ظہیر دوران خطیر ارمان کبیر انسان امیر رحمان
غفور ذنب و خطا محمد صلوٰۃ صلِّ علے محمد

ثنائے امجد بہ خلق بحید بوصف احمد حصول مقصد
مجیب ہر ایک دعا محمد صلوٰۃ صلِّ علے محمد

بلند درجہ بلا شبہ دلیل گمرہ بدین چون مہ
سراج بزم ہدیٰ محمد صلوٰۃ صلِّ علے محمد

کریم امت رحیم خلقت عمیم الفت عظیم عظمت
بشیر و رحم خدا محمد صلوٰۃ صلِّ علے محمد

خلیل سنی جلیل سنی کفیل سنی جبرئیل سنی
دلیل سنی بجا محمد صلوٰۃ صلِّ علے محمد

دو عالم کے ہو رہبر یا محمد
ہو ہادی تم مقرر یا محمد

تمہاری دل سے کرتا تھا وکالت
ہمیشہ روح الاکبر یا محمد

نکل جاوے میری جان تن ہی میرے
تمہارا کلمہ پڑھکر یا محمد

تمہارا آستان پلکون سے جھاڑون
مدینے کو مین آکر یا محمد

تمہارے دیکھنے کا مین ہون مشتاق
دکھا دو روئے اطہر یا محمد

ہمین کیا خوف ہے رنج و بلا سے
ہمارے تم ہو سر پر یا محمد

خدا کے واسطے کر دیجیٔے اب
میرے دل کو منور یا محمد

[illegible]

تمھین ہو باعث ایجاد تکوین — دو عالم کے ہو سرور یا محمدؐ
تمھارا روئے اطہر دیکھہ لیوین — کچھ ایسے ہون مقدر یا محمدؐ
مدینے مین میرا ہو جائے مدفن — یہی خواہش ہے اکثر یا محمدؐ
تمھارے جسم کا سایہ نہین تھا — مطہر ہو مطہر یا محمدؐ
تمھین دی فتح حق نے کافرون پر — مظفر ہو مظفر یا محمدؐ
ہمیشہ ہی یہ سنی کو تمھاری — زیارت ہو میسر یا محمدؐ

امت کا رہنما ہے صلِّ علیٰ محمدؐ — عالم کا پیشوا ہے صلِّ علیٰ محمدؐ
وہ رونقِ نبوت وہ جلوۂ رسالت — وہ نور حق بجا ہے صلِّ علیٰ محمدؐ
وہ معدنِ شریعت وہ منبعِ طریقت — وہ عارفِ خدا ہے صلِّ علیٰ محمدؐ
آدم سے ہے مقدم عالم مین ہی مکرم — مخدوم دوسرا ہے صلِّ علیٰ محمدؐ
ہے سیّد برایا ہے صاحب ورایا — محبوب کبریا ہے صلِّ علیٰ محمدؐ
جسوقت وہ ہو رہبر پھر ہمکو پل ہی کیا ڈر — وہ دافع بلا ہے صلِّ علیٰ محمدؐ
گو ہم گرے خطا مین دنیا کی ہر بلا مین — وہ غافر خطا ہے صلِّ علیٰ محمدؐ
مقبول ہر دعا کا کیونکر نہو بھروسا — وہ سامع الدعا ہے صلِّ علیٰ محمدؐ
وہ شافی مریضان مین ہون مریض عصیان — وہ صاحب شفا ہے صلِّ علیٰ محمدؐ
ہیں ہیچ بے اونھون کے عالم کی کام سارے — گر وہ نہو تو کیا ہے صلِّ علیٰ محمدؐ
عالم تمام اُنسے رکھتا ہی کام اون سے — وہ شافع الورا ہے صلِّ علیٰ محمدؐ
وہ عاشقِ خدا ہے مقبول دوسرا ہے — اونپر جو مبتلا ہے صلِّ علیٰ محمدؐ
رکھتا ہی عرض سنی کرتا ہو عرض سنی — اونپر یہ جان فدا ہی صلِّ علیٰ محمدؐ

ردیف ذال المعجمہ

مقبول دو جہان ہو یا مصطفےٰ محمدؐ — تم باعث امان ہو یا مصطفےٰ محمدؐ
مشکل مین مین پڑا ہون بیتاب ہو رہا ہون — اس وقت تم کہان ہو یا مصطفےٰ محمدؐ
اب حال میرا دیکھو میری کمک کو پہونچو — رخصت نہ میری جان ہو یا مصطفےٰ محمدؐ
نقش دل پر ہون کیا نام نبیؐ کا تعویذ — خوف کس بات کا ہے رکھتا ہون ایسا تعویذ

بہر دنیا نہ لکھو تم کوئی اولٹا تعویذ
نام احمدؐ کا کرو نقش ہے سیدھا تعویذ

چار ہین حرف محمدؐ کے رباعی کر کر
لوحِ مرقد پہ میری تم یہی لکھنا تعویذ

میمِ اول سے میسر ہو مقامِ محمود
خانۂ دل مین بھرو تم یہ ہمیشا تعویذ

حا کی برکت سے نبیؐ حشر مین حامی ہونگے
بلکہ ہر وقت حفاظت سے رکھیگا تعویذ

میمِ دوم سے محمدؐ کی مدد ہووے گی
دال سے دین ملے دیکھو ہے کیسا تعویذ

گر ثمن لکھو اسکو تو ملین ہشت بہشت
صیدِ عقبےٰ کا ہو تسخیر یہ حاشا تعویذ

مجھکو آسیب قیامت سے کہو ڈر ہے کیا
ہو گیا نامِ نبیؐ میرے گلے کا تعویذ

نقش بدوح کا ہے اسم معظم مین اثر
بست در بست لکھو تم یہ ہمیشا تعویذ

کیا عجب ہوئے اگر رو بلائے عصیان
نامِ احمدؐ کا میرے دل پہ ہے کندا تعویذ

آتشی نقش کرے اسکو تو دوزخ سے بچے
نارِ دوزخ کو مقرر کرے اطفا تعویذ

گر ہوائی یہ لکھے صور کی دہشت سے بچے
اور ہوا اول کی مٹادیگا ہے ایسا تعویذ

نقش آبی جو بھرے بحر گنہ سے بچ جائے
موج در موج یہ ہے فیض کا دریا تعویذ

نقش خاکی جو بھرے قبر کی تنگی سے بچے
دیکھو تاثیر مین رکھے ہے یہ کیا کیا تعویذ

نفس سے باز محبت ہو خدا سے سُنّی
نقش صد ہا ہین محمدؐ کا ہے یکتا تعویذ

ردیف راے مہملہ

سرورِ کونین کا جسدم دیار آیا نظر
خلد کا آنکھون کو باغ پر بہار آیا نظر

کب سے بیٹھا ہون بچھا کر آنکھ اپنی راہ مین
کیون نہ یارب میرا ترک شہسوار آیا نظر

گر گئی آنکھون سے میرے سب فلاکت چرخکی
آستانِ شاہِ دین کا جب وقار آیا نظر

غنچۂ عشاق احمدؐ مین جو آ بیٹھا کبھی
منکرِ دین آنکھ کو مانند خار آیا نظر

کیون نہ قربان ہون نگاہین کیون نہ دل ہو شادمان
جلوۂ شہ بعدِ بیحد انتظار آیا نظر

خادمانِ سرورِ کون و مکانسے خلق مین
جو نظر آیا ہمین عالی وقار آیا نظر

گر پڑی بیتاب ہو کر آسمانسے دفعتاً
برق کو میرا جو قلبِ بیقرار آیا نظر

عرصہ گاہ حشر مین سب کی حمایت آپنے
کوئی بھی اپنا نہ یاور غمگسار آیا نظر

دیدۂ ادراک سے دیکھا جو اے سُنّی کبھی
نورِ احمدؐ کا جہانمین آشکار آیا نظر

صفت ہین اوسکی رہین نہ کیونکر زمین پہ آدم ملک فلک پر
کہ جسکے باعث ہوئے ہین اظہر زمین پہ آدم ملک فلک پر
ملاذ و ملجا و بندہ پرور شفیع عالم بروز محشر
ہین اوسکے خواہان فضل اکثر زمین پہ آدم ملک فلک پر
ہے اوس نبیؐ کا وہ رتبہ کامل سلام حق کا ہے اوسپہ نازل
فقط نہ جانو ہے وست برسر زمین پہ آدم ملک فلک پر
نہین کچھ انسان پہ فضل اوسکا ہے جس سے اشرف ملائے اعلےٰ
شرف سے اوسکے ہوئے مُفتخّر زمین پہ آدم ملک فلک پر
خدانے چاہا ہو آپ اظہر کیا محمدؐ کو اپنا مظہر
تو اُس سے ظاہر ہوئے مقرر زمین پہ آدم ملک فلک پر
ہمارے آقا کی یہ فضیلت ہے جس سے ظاہر خدا کی قدرت
پھر اوسکا عالم مین کون ہمسر زمین پہ آدم ملک فلک پر
جو کوئی ڈھونڈھے تمام ہستی ملائے اعلیٰ سے تابہ پستی
نبیؐ کا ثانی نہ پائے دیگر زمین پہ آدم ملک فلک پر
نہ ہوتے تم یا رسوٗل پیدا ظہور ہوتا نہ دوجہان کا
تمھین سے پیدا ہوئے سراسر زمین پہ آدم ملک فلک پر
مکین تمھین سے مکان تمھین سے زمین تمھین سے زمان تمھین سے
فقط نہین کچھ ہوئے ہین اظہر زمین پہ آدم ملک فلک پر
سمک سے لے تا سماک حضرت ہے سب پہ یکسان تمھاری رحمت
فقط نہ پائے ہین فیض اظہر زمین پہ آدم ملک فلک پر
دعا کچھ ایسی ہو مجکو حضرت مین ہر دو عالم مین پاؤن نصرت
مدد پہ میری رہین سراسر زمین پہ آدم ملک فلک پر
بتا دو صورت کو آکے یکدم تڑپ رہے ہین بہر دو عالم

تمھاری دوری مین ہوکے مضطر زمین پہ آدم ملک فلک پر

ہے سنی اپنا نبی وہ ایسا ظہور قدرت وجود جس کا
مدام ہین اوسکے شکر اندر زمین پہ آدم ملک فلک پر

شہرت گئی نبی کی کہین آسمان پر / کھایا ہے داغ ماہ مبین آسمان پر
ہم اوسکے کلمہ گو ہی زمین پر فقط نہین / قائم ہے جسکا رایت دین آسمان پر
تیرا ظہور باعث تکوین ہے یا نبی / تجھسا ہوا نہ ہوگا زمین آسمان پر
تیرا شریک ماہ نے مشرق سے تا بغرب / ڈھونڈھا بہت پہ پایا نہین آسمان پر
اشرف تھا گو کہ اور مشرف ہوا وچند / تیرے قدم سی عرش برین آسمان پر
اہل زمین تابع فرمان کیون نہون / ثابت ہی تیرا نقش نگین آسمان پر
جسجائے پر کہ روضۂ پُر نور ہے تیرا / رکھتی ہی فخر وہان کی زمین آسمان پر
شرف ملازمت سے تیری ہوکی سرفراز / کرتا ہے ناز روح الامین آسمان پر
خورشید وہ نہین ہی جو تابان ہی چرخ پر / ہے وہ نبی کا عکس جبین آسمان پر
ہو کیون نہ تیرے دین کی تجلی زمین پر / روشن ہے تیرا دین متین آسمان پر
خدمتگزار ہوگئے سب تیرے عرشیان / جب ہوگیا تو صدر نشین آسمان پر
نعمت سے تیرے فیض کے ہر دم ہے سرفراز / ہے اسلئے مسیح مکین آسمان پر
ای سنی ذکر پاک نبی جو کرین مدام / پاوین گے باغ خلد برین آسمان پر

در زبان عربی [illegible] ۱۲

بنائے دو عالم ہے محمد کے نام پر / تو ختم نبوت ہے وہ خیر الانام پر
درود و سلام ہووے نہ کیون اوسپہ خلق کا / کہ بھیجا سلام حق نے علیہ السلام پر
نبی کی بحرمت ہے سنو تم اے مومنو / جو رحمت ہے نازل حق کی بیت الحرام پر
سخاوت محمد کی ذرا تم نظر کرو / کہ نقد شفاعت وقف ہے خاص و عام پر
ختم شفاعت سر کہو کس نبی نے کی / ہے موقوف اس حق کے مدار المہام پر
بزرگی ملی ہمکو بہ محشر نبی سے ہے / کہ تکیہ ہمارا ہے اوسی ذو الاکرام پر
فقط زمین پہ نہین بزرگی رسول کی / مکان اوس نبی کا ہے لامکان کے بام پر

ازل سے پیاسا ہو بیٹھا ہون یا نبیؐ
لگا کر نظر مین تیرے رحمت کے جام پر

شفاعت کا تو ہی مہتمم ہے جزا کے دن
رکھے گا خدا بخشش کے تجھے اہتمام پر

تمھارے غلامون نے جلاے موئے ہوئے
مسیحا بھی عاجز ہے یہ محیی العظام پر

خدا سے مقابل ہو کے باتین یہ تمنے کین
تھا نازان کلیم اللہ اپنے کلام پر

درود و تحیت حق نے بھیجا ہے مومنو
سنو کس بزرگی سے وہ ذوالاحترام پر

یہ سنی ہے فدوی آپکا مرحمت کرو
تم اے رحمۃ للعالمین اس غلام پر

آفتاب مشرق رحمت ہے روئے دستگیر
نور فضل حق نما ہے چشم سوئے دستگیر

باغ جنت کی کہو پروا ہے کسکو مومنو
جنت الفردوس سے بڑھکر ہے کوئے دستگیر

ہے گل تازہ بہار رحمت حق روئے غوث
نکہت گلزار فضل حق ہے بوئے دستگیر

طاق ابرو کیون نہووے معتقد کی سجدہ گاہ
ظاہرا قبلہ نما ہے دل بسوئے دستگیر

یہ تو ممکن ہی نہین ہم تشنہ و بے فیض ہون
فیض بخشش کوثر و تسنیم جوئے دستگیر

ہے خطا گر مشک تاتار و ختن سے دون مثال
رونمائے سنبل جنت ہے موئے دستگیر

مردہ گر ہو جائے زندہ کیا عجب تلقین سے
مایۂ محیی العظامی گفتگوئے دستگیر

آبداری گہر کا تم نے جانا کچھہ سبب
یہ یقین ہے فیض سارا آبروئے دستگیر

ہے توقع میری بخشش حق سے کرواوینگے تب
حشر مین جب جاونگا مین روبروئے دستگیر

حکم حق سے او سیہ کر دیوینگے مہر مغفرت
نامہ جب میرا کھلیگا روبروئے دستگیر

ہر کوئی اپنے وسیلے کی کریگا جستجو
حشر مین سنی کو ہوگی جستجوئے دستگیر

آگیا سب سے خدا کو اپنا پیغمبر عزیز
آئی پیغمبرؐ کو اپنی امت احقر عزیز

روح ہے سردار عالم عالم کونین مین
کون سی شئے ہے کہ ہووے جان سے بڑھکر عزیز

کیا عجب ہو جو ابوالارواح امت پر شفیق
ہر قدر اولاد ہووے باپ کو اکثر عزیز

ہے سر جسم دو عالم سرور پیغمبران
جانیئے اسباب ہستی مین ہے سب سے سر عزیز

گوہر دریائے وحدت ہین رسول پاکذات
آب سے اس جوہر قابل کے ہے گوہر عزیز

زلف والا کی مہک نے یک جہان مہکا دیا
ہے اسی باعث سے بوئے مشک اور عنبر عزیز

جوہر تیغ زبان ہے نعت احمدؐ دلپسند
تیغ زن کو کیون نہو وے تیغ کا جوہر عزیز

سورۂ والشمس پڑہتا ہون مین رخ کی یاد مین
روبرو آنکھ اِن کے ہے وہ چہرۂ انور عزیز

تیغ آہن بسملِ ابرو کو کب آوے پسند
دل ہے جس خنجر کا بسمل ہے وہی خنجر عزیز

کچھ نہین بھاتا ہے جز محبوب ربِ لایزال
دل ربائیدہ ہے جسکا ہے وہی دلبر عزیز

عرش کو چاہا نہین امت کی خاطر آپنے
آئی کیا حضرت کو دیکھو امتِ ابتر عزیز

بہر امت آپ نے زیرِ زمین کی خواب گاہ
استراحت کے لئے آیا یہی بستر عزیز

نفسی کہنے والے ای سنی ہین سب مقبول حق
لیکن اونسے ہی خدا کو شافعِ محشر عزیز

نقدِ یادِ نبوی جز نہین زر میرے پاس
ہان اگر ہے تو یہ ہے گنج گہر میرے پاس

اور سر ہے نہ تصدق ہو درِ احمدؐ پر
جبہہ سائی کیلئے ایک ہے سر میرے پاس

خانۂ دل کی طرف کیون نہین آتے زوار
کیا نبیؐ صلِ علی کا نہین گھر میرے پاس

اے صبا تو تو اوڑی جاتی ہی یثرب کیطرف
مین بھی اوڑ آتا کرون کیا نہین پر میرے پاس

پر یہ عرضی ہے میری تجھسے خبردار صبا
روز پہونچانا محمدؐ کی خبر میرے پاس

دل تو خدمت مین ہی حضرت کی پڑا رہتا ہے
وہ بھی حاضر ہی جو صد پارہ جگر میرے پاس

حشر کو نامۂ اعمال رکھے گا ہر ایک
فرد نعتِ شہ اعلےٰ ہو مگر میرے پاس

فرض ہر اک کے لئے ہے سفرِ بیت اللہ
فرض ہے کوئے نبیؐ کا بھی سفر میرے پاس

زلف واللیل کی سورت ہے تمھاری حضرت
لیلۃ القدر کی رکھتی ہے قدر میرے پاس

سورۂ شمس رخ پاک ہے والنور زنخ
ساعدِ سعد سعادت کی سحر میرے پاس

روز بازارِ جزا جنس عبادت ہے پسند
ہے کہان بندگی فضل و ہنر میرے پاس

نقد رحمت سے مگر آپ خرید و حضرتؐ
جنس عصیان جو ہی پر نقص و ضرر میرے پاس

یا نبیؐ لطف و عنایات سے اِس سنی کو
حکم فرماؤ کہ رہ آٹھ پہر میرے پاس

یا محمدؐ نہین ہے اور ہوس
ہے ہوس آپ ہی کی مجکو سرس

جز خم پر آپ کے نہین بیٹھی
ہاتھ ملتی ہے اس سبب سے مگس

مین وہ سودائی ہون کہ جنت سے
تیرے صحرا کا خوش ہے خار و خس

مین وہ محمل نشین کا ہون مجنون — جسکی صلّ علے ہے بانگ جرس
یا رسولِ خدائے عزوجل — شوق دیدار دل کو ہے از بس
طائرِ جان آ نہین سکتا — جسم ہے اوسکے حق مین کنج قفس
قید دنیا مین ہوگیا پابند — مجھکو اس قید سے چھڑا بس بس
دل کو اپنے مین نذر کرتا ہون — یا محمد نہ کیجیئے واپس
ق
حشر مین ہر طرف کو ڈھونڈے گا — اپنا اپنا وسیلہ ہر اک کس
پر مین اس شعر کو پڑھونگا وہان — عاجزی سے تمھارے پیش و پس
یا حبیب آلہ خذ بیدی — اَنتَ لِي شَافِعُ النَّبِيُّ اقدس
مجھپہ رحمت سے دیکھیئے حضرت — مین ہون ناچار بے نوا بے کس
یا محمد دعا کرو ایسی — اہل اسلام کی ہو صف کو خبس
ق
اپنے سائیس کو یہ کہدینا — زین تازی پہ تو نہ آج سے کس

ناقہ حاضر ہے جان سنی کا — چشم محمل ہے اور دل ہے جرس

یا محمد اگرچہ ہون بے کس — آپ سر پر ہون میرے اتنا بس
مجھکو بتلا دو صورتِ انور — غیر اسکے نہین ہے اور ہوس
زخم عصیان کو مرہم زنگار — آپ کا ہے وہ سبزۂ نورس
ناقہ اسوار حشر مین جب ہون — ہو صلائے کرم صدائے جرس
روز محشر مین یا شفیع ورا — مجھکو نعمت دو اک سے ایک سرس
ایسا خرسند ہوکے سیر رہون — تم کہو لے تو مین کہون بس بس
مین کسیکا نہ ہو رہون محکوم — اور مجھپر چلے نہ زور عسس
اب تو تشریف لائیے آقا — ہم پہ ہے ظلم ملحد ناکس
تم عرب مین رہے ہو صدہا سال — اب عجم دیکھیئے کمر کو کس
آکے آرام یہان کرو حضرت — تلوے آنکھونسے مین کرونگا مس
یا محمد خدا سے دلوادو — دو ہین حاجت میری نہ آٹھ نہ دس

ایک تو یہ کہ روز محشر مین
آپ ہی کے پھرون مین پیش و پس
دوسری یہ رہون نہ مین محتاج
ہون خوشی ساتھ زندگی کے برس
آپ کا کلمۂ شہادت ہو
وِردِ سنی کو تا اخیر نفس

رنگ لائی ہے مدینے کے چمن کی خواہش
نہ وطن کی ہے نہ اب اہلِ وطن کی خواہش
بیکسی مین رہِ طیبہ مین میری موت آئے
نہ لحد کی ہے تمنا نہ کفن کی خواہش
آستانِ شہِ بطحیٰ پہ جبین کو رگڑے
ہے یہ خالق سے مہ چرخ کہن کی خواہش
عمر بھر سیّدِ عالم پہ پڑھا کیجیے درود
ہے یہی میری زبان اور دہن کی خواہش
نکہت زلف معنبر کا ہون مین سودائی
مشک چین کی ہے نہ کچھ مشک ختن کی خواہش
طالب حورِ بہشتی نہین ہونے والا
دل کو ہے دیدِ شہنشاہ زمن کی خواہش
نعت مین کوئی قصیدہ مین سناؤن تازہ
آج سنی ہے یہ اربابِ سخن کی خواہش

بسوز سوزان باشک ہین تر گہے آب و گہے آتش
نبیؐ کی ہجرت مین ہم ہین اکثر گہے آب و گہے آتش
بآبِ رحمِ نبیؐ شناور کبھو تو آتش سے قہر کی ہم
مثال ماہی ہین دہر اندر گہے بآب و گہے بآتش
کبھو عرق مین خوشی کے تر ہین کبھو تو آتش سو غم کی جلتے
کہ جیسے زر کو کرے ہو زرگر گہے بآب و گہے بآتش
کبھو تو ہو سرخ جل رہے ہین کبھو تو آنسو مین ڈوبتے ہین
نبیؐ کی دوری مین دیدۂ تر گہے بآب و گہے بآتش
تبا دہ صورت کو یا محمدؐ جلے ہے ڈوبے ہے دل ہمارا
نہ ڈالو اب اسکو رحم کرکر گہے بآب و گہے بآتش
امید رحمت سے ہین مُغرَق غضب کی سوزش سے سوختہ ہین
نبیؐ کی خوف و رجا مین ہو کر گہے بآب و گہے بآتش
اگر شفاعت سے ہم خُنُک ہین مگر ہین سوزِ گنہ سے جلتے

ردیف شین معجمہ

اسی طرح سے ہے دل مقرر گہے باآب و گہے باآتش

بسوز فکر خطا سے ہر بار وآب رحم نبی سے ہر دم
غریق و سوزان ہین ہم سراسر گہے باآب و گہے باآتش

ہے اشک جاری ہے آہ سوزان تمھاری فرقت مین یا محمدؐ
ہے بسکہ سنی بحال مضطر گہے باآب و گہے باآتش

ردیف صاد و خمس

لیتا ہون اُس نبیؐ کا زبان پر مین نام خاص
آتا ہے جس نبیؐ پہ خدا کا سلام خاص

امید او سکے رحم سے ہے رات دن ہمین
جاری ہے جس نبیؐ کا سدا فیض عام خاص

تشنہ گلو جب آؤنگا اوس وقت یا نبیؐ
مجھکو پلاؤ حشر مین کوثر کا جام خاص

کیا مرتبہ بلند ہے کیا شان کیا ہے فخر
عرش برین کو جس نے کیا اپنا بام خاص

اپنے نبیؐ کے رتبے کو پہونچے ہے کوئی بھی
واللہ ہے لامکان پہ جسکا مقام خاص

سُن لیجے گوش ہوش سے یہ بات مومنو
جو ہے پیام حق کا وہی ہے پیام خاص

اپنے نبیؐ کا حشر مین ہوگا یقین ہے
امت کی مغفرت کے لئے اہتمام خاص

کس مُنھ سے مین سراؤن کہو تم کو یا نبیؐ
آراستہ یہ دین ہے با انتظام خاص

ہرگز نہین زوال ترے دین کو یا نبیؐ
روز قیام تک ہے یہ دین کا قیام خاص

کیونکر سند پڑین نہ احادیث یا نبیؐ
حکم خدا کی طرح ہے تیرا کلام خاص

خدمت سے بھول جانا نہ محشر مین یا نبیؐ
ہو آپکا ازل سے یہ سنی غلام خاص

ردیف ضاد و خمس

ہمکو حشمت کی تمنا ہے نہ دولت سے غرض
ہے عنایات شہنشاہ رسالت سے غرض

ہر طرح ہمکو ہے اوس شاہ کی مدحت سے غرض
آفرین سے ہو نہ کچھ داد لیاقت سے غرض

غم کا ہو سامنا یا عیش و مسرت پا مین
پھر نیوالے نہین ہم اونکی محبت سے غرض

اہل دولت سے تعلق نہین رکھتے اصلا
ہمکو احمدؐ ہے تمھارے در دولت سے غرض

جسکے کہلاتے ہین ہمراہ او سیکے ہون گے
کچھ نہ دوزخ سے سروکار نہ جنت سے غرض

در محبوب الہی کے ہین مداحون مین
کیا ہمین اس فلک پیر کی رفعت سے غرض

چھیڑتے ہین جو سر حشر ملائک ناحق
جب ہے سنی کو محمدؐ کی شفاعت سے غرض

نہیں دیکھا کہیں ہمنے شہِ کونین سا فیاض
نبوت کا ہے شاہد یہ حشرتک اس نور کا فیاض

کہوں دولتِ دنیاے دونی کسکو پُرجوش
برائے نقدِ بخشش ہیں خدا اور مصطفےٰ فیاض

ازل سے تا ابد جاری ہی بحرِ فیض و بخشش کا
نصیبوں سے ہمارے اسقدر جو ہوگیا فیاض

کرے دو روز دوزخ یکدم میں جو دینِ دخلِ جنت
کریگا حشر میں جبکہ وقتِ دولتِ عطا فیاض

بنا نامِ مبارک کی فرشتے نے ہوا مقبول
قسم رب کی ہے کیا نامِ نبی صلِ علیٰ فیاض

کیا ہے نقدِ ایمان سرِ غیبی خلقت کو توشا یا
ازل سے تابتک تجھسا نہیں ہرگز نہ فیاض

برابی گنہگاران مجھ ہوئی خدا سخی
نہ ہوئے گر یہ امت کے محمد مصطفےٰ فیاض

ہوا رسول کے عارض پہ خوش جو پیدا خط
خدا نے بھیجا تھا امت کی مغفرت کا خط

ادھر کو مہرِ نبوت ادھر کو خط کا ظہور
خدائے ختمِ رسالت کا درسدہ تھا خط

عذارِ پاک پہ تھا آپ کے خطِ ریحان
خدا نے لکھا تھا یا زلفی باشکستہ خط

خطوطِ دستِ مبارک سے یہ تصور تھا
ہمارے جرم کی قینچی کا ہے نمونہ خط

یہ خوش نصیب کہ امت ہیں ہم محمد کی
رکھے ہے اپنی سعادت کا لوحِ سیما خط

لکھا رسول کی امت کو امتِ مرحوم
قلم نے لوحِ زبرجد پہ جبکہ کھینچا خط

دو پارہ ہوگیا انگشت کے اشارے سے
جو کھینچا ماہ پہ حضرت نے معجزے کا خط

محقق ایسے ثلاثہ پہ کھینچے خطِ نسخ
شکستہ ہوگیا کیسا عدو کے دین کا خط

پیامِ دعوتِ اسلام جس جگہ پہونچے
بدل قبول کیا جس نے کھول دیکھا خط

غبار بنگیا جیسے بت سے مذہبِ کفار
جو دیکھا آئینۂ حق نما تھا ان کا خط

سیاہ کاری امت تراشی جاتی تھی
نبی کے چہرے کا رنگ جب بنا تھا خط

میرے رسول کا روح القدس ہو نامہ رسان
کہ لاکے دیتا تھا ہر بادہ آشنا کا خط

جو قتل نامۂ شبیر حق نے بھجوایا
برائے عاصیان کی مہر جب دیکھا خط

صبا میں دیتا ہوں تجکو نقدِ جان محصول
ذرا تو مژدۂ یثرب کا لاکے پہونچا خط

خطوطِ ناجی و ناری کے کھینچے حضرت نے
تھا ناجی فرقۂ سنی وہ جو تھا پہلا خط

زیادہ حدِ ادب سے غرض ہے یہی آقا
گنہ پہ بخششِ سنی کے کھینچدیا خط

ردیف ظاے معجمہ

داغ الفت سے اگر میرا جگر ہے محظوظ
دولتِ دیدِ محمدؐ سے نظر ہے محظوظ

آپ کے لطف و عنایات سے واللہ باللہ
ہر گھڑی دل یہ شہِ جن و بشر ہے محظوظ

دُرِ دندان کی محبت مین ہون مین مالامال
کوئی عالم مین اگر یاکے گُہر ہے محظوظ

شہسوارِ عربی ہو نہ کہین آنے کو
کوئی استادہ سرِ راہگذر ہے محظوظ

عشقِ شہ مین ہے جگر سے جو زیادہ دل خوش
تو کہین دل سے بھی بڑھ چڑھ کے جگر ہے محظوظ

واصفِ گیسو و رخسارِ محمدؐ ہون مین
قلب اطہر جو میرا شام و سحر ہے محظوظ

ہر گھڑی کرتا ہے نظارہ روئے احمدؐ
دمبدم اسلئے سنی کی نظر ہے محظوظ

میرے ایمان اور جانکا ازل سے ہی خدا حافظ
نبیؐ حافظ علیؓ حافظ جناب فاطمہؓ حافظ

بڑی ہے آرزو مجھکو کہ دیکھون روضۂ احمدؐ
حفاظت سے مدینے کو مجھے پہونچادے یا حافظ

ڈرو مت مومنو ہرگز تمھارا روز محشر کو
معاون ہوکے ہوویگا رسولِ کبریا حافظ

بلائے ہر دو عالم سے نہین کچھ خوف ہی ہمکو
ازل سے اپنی جانکا ہے محمدؐ مصطفےٰ حافظ

رہین کس واسطے غمگین مدد ہے ہمکو دوطرفہ
خدا حافظ تو ہے اپنا محمدؐ ایک جدا حافظ

قیامت ہوگی جب برپا تو اُسدم اپنی امت کا
محمدؐ مصطفےٰ ہوویگا از روئے عطا حافظ

کہ لوگو قبر مین اپنا یہ بولو کون ہووے گا
جناب کبریا کے اور محمدؐ کے سوا حافظ

عنایت اپنے خالق کی ذرا دیکھو مسلمانو
ہمارا آپ ہو حافظ نبیؐ کو بھی کیا حافظ

حفاظت اپنی امت کی ہے کیا منظور احمدؐ کو
کہ ہر رنج و مصیبت مین ہمارا ہو گیا حافظ

بلا اور غم کے آتے ہی نبیؐ کو یاد کرتے ہین
وہی ہے اپنا اے لوگو بہر رنج و بلا حافظ

نگہبان پُل صراط اوپر ہمارا کون ہوویگا
مگر ایک احمدؐ مرسل ہی اوسجا ہوویگا حافظ

نگہبان جیسا دنیا مین ہے عقبےٰ مین بھی ہوویگا
صلوٰۃ اللہ سلام اللہ یہ کیا پیدا ہوا حافظ

پڑھا کر فاتحہ ہردم نہ کر کچھ خوف اے سنی
کہ ہر حالتمین ہین تیرے نبیؐ صلِّ علےٰ حافظ

ردیف عین مہملہ

ہم سے جدائی کر گئے تم وا محمدؐ الوداع
اک داغ دلپر دھر گئے تم وا محمدؐ الوداع

دیدے ہمارے نم ہوئے ازبسکہ ہم پُرغم ہوئے
ہم سے جدا جسدم ہوئے تم وا محمدؐ الوداع

غم دل کے اندر بھر چکے جیتے ہی جی ہم مر چکے
جسدم جدائی کر چلے تم وا محمدؐ الوداع

کرتے ہین ماتم بارہا پڑ کر بلا مین ہم سدا
جسدم ہوئے ہمسے جدا تم وا محمدا الوداع

پھر کر نہ آئے جو گئے تخم جدائی بو گئے
کیون ہمسے رخصت ہو گئے تم وا محمدا الوداع

دیدار بھی دیکھے نہین آنکھونسے ہم ای شاہ دین
اب جا چکے زیر زمین تم وا محمدا الوداع

روتے ہین ہم ہر ایکدم ہر روز و شب ہی چشم نم
جا کر دئیے یہ ہمکو غم تم وا محمدا الوداع

یک در دین شام و سحر اسجائے ہمکو چھوڑ کر
باندھے ہو اپنا دور گھر تم وا محمدا الوداع

تڑپے ہی دل ہر روز و شب ہی ہای کیسا یہ غضب
ہمسے ہوئے ہو دور اب تم وا محمدا الوداع

اسوقت تک رہنا تو تھا تا دیکھتے موںھ آپکا
ہم آئے ٹھہرے بھی نہ اب تم وا محمدا الوداع

غمگین کر کر خلق کو رخصت ہوئے ہو یہانسے جو
تھی ایسی کیا جلدی کہو تم وا محمدا الوداع

روتے ہین کس ایام سے ہم نیچے پڑ کر بام سے
سوتے ہو اک آرام سے تم وا محمدا الوداع

اب ہمکو ایسے دہر مین ڈالے ہو غم کے بحر مین
خیر اب ملو گے حشر مین تم وا محمدا الوداع

دنیا مین بس بیچارگی دے ہمکو اک آوارگی
رخصت ہوئے یکبارگی تم وا محمدا الوداع

دنیا سے الفت توڑ کر سنی کو تنہا چھوڑ کر
رخصت ہوئے موںھ موڑ کر تم وا محمدا الوداع

ہمسے جدا تم ہو چلے ایماہ رمضان الوداع
تخم جدائی بو چلے ایماہ رمضان الوداع

تشریف لائی تمنے جب تھا ہمپہ رحمت کا سبب
ہیہات اک ماتم ہے اب ایماہ رمضان الوداع

تھی کیا ہی برکت آپکی تھی ہمپہ رحمت آپکی
ہے شاق رخصت آپکی ایماہ رمضان الوداع

صائم تھے ساری مومنین تھے خوش تمامی مسلمین
غمگین ہے اب عالمین ایماہ رمضان الوداع

تم تھے تو تھی اک روشنی سب کے لیے تھی شادی غنی
اب سبکو ہے سینہ زنی ایماہ رمضان الوداع

ہر ایک کا دم سرد ہی اس غم سے بس موںھ زرد ہے
رخصت کا سبکو درد ہی ایماہ رمضان الوداع

کیسی برائی ہو گئی تمسے جدائی ہو گئی
غمگین خدائی ہو گئی ایماہ رمضان الوداع

جب تم تھے تھا ہمپر کرم کیسا تھا کچھ فیض اتم
اب ہمپہ ہے اک کوہ غم ایماہ رمضان الوداع

تھین مسجدین آراستہ ہر اک طرح پیراستہ
اب تم ہوئے برخاستہ ایماہ رمضان الوداع

کچھ بھی عبادت پر نظر ہمنے نہ کی اک لمحہ بھر
بس تمسے ہین شرمندہ تر ایماہ رمضان الوداع

اب زندگی برباد ہے ہردم تمھاری یاد ہے
فریاد ہے فریاد ہے ایماہ رمضان الوداع

ماتم ہے دلپر بیشتر ہے سوختہ میرا جگر ہے یہ جدائی کا ثمر ایاه رمضان الوداع
ہمسے جدائی کرچلے داغ جدائی دھر چلے ہم غم کے مارے مرچلے ایاه رمضان الوداع
جیوینگے جب ہم سال بھر آوگے جب تم پھر نظر اب تو چلے مونھ موڑکر ایاه رمضان الوداع
جانے کو تم تیار ہین ہم چشم سے خونبار ہین افسوس سب ناچار ہین ایاه رمضان الوداع
جاتے ہو تم مونھ موڑکر دنیا سے الفت توڑکر ہم سبکو غم مین چھوڑکر ایاه رمضان الوداع
اس غم سے بس روتے ہین ہم بہتے ہین آنسو دمبدم جاتے ہو پھر رکھیے کرم ایاه رمضان الوداع
تھی آپسے ہردم عیان یک رونق روئے جہان اب ہم کہان اور تم کہان ایاه رمضان الوداع
کیا ہمپہ ہے لاچارگی کیسی ہوئی آوارگی کبتک کرین غمخوارگی ایاه رمضان الوداع
بہر جناب کبریا بہر محمدؐ مصطفےٰ شفقت رکھو ہمپر بھلا ایاه رمضان الوداع
افسوس تم جاتے ہو اب ہے غمسے سنی جان بلب جانا تمھارا ہی غضب ایاه رمضان الوداع

ردیف غین

دل مین ہے عشق مصطفےٰ کا داغ کعبۃ اللہ مین کیا لگا ہے چراغ
ہر کوئی ڈھونڈھتا پھرے والی حشر مین مجھکو ہو نبیؐ کا سراغ
نور دین سے جو کوئی ہو محروم روسیہ کیون نہو وہ مثل کلاغ
دنیا جنت ہے کافرون کے لئے باغ فردوس مین ہے ہمکو فراغ
باغ دین سے نہو جسے رغبت کیون نہ ویرانے کا وہ ہووے زاغ
کب تمنا ہے بوئے جنت کی نعت احمدؐ کے گل سے خوش ہے دماغ
یا نبیؐ تم سے ہے بڑی امید تحفۂ رحم مجھکو ہو ابلاغ
تیرا زندہ جو ہے پھرے ایسا جیسا ویرانے مین پھرے ہی الاغ
تشنہ لب ہون مین روز اول سے شربت وصل دیجے بھر کے ایاغ
مین جنون زدہ ہون تیرے کاکل کا مجھکو بستی سے خوش ہی کوہ و راغ
بسکہ ہجر نبیؐ کے داغون سے دلمین سنی کے لگ گیا ہے باغ

ہے محمدؐ خانۂ دین کا چراغ بزم عالم مین نہین ایسا چراغ
بزم عالم مین ہے جسکی روشنی ہے محمدؐ دیکھئے کیسا چراغ

مخمس

محفلِ عالم مین تم جانو یقین / تھی اندھیری گر نہ یہ ہوتا چراغ
ایسا روشن بھی کہین دیکھا ہے کہہ / اے فلک گو مہر ہے تیرا چراغ
بزم عالم مین نہو وے گا کبھو / ہو گیا اپنا نبیؐ جیسا چراغ
دو جہان جس سے منور ہو منو / تمنے ایسا بھی کہین دیکھا چراغ
تیرہ دل روشن ہوئے جس سے کئی / دیکھئے یہ فیض کیا بخشا چراغ
حشر کو ہمراہ امت کے یقین / پُل کے رستے مین وہی ہوگا چراغ
سب چراغون کو ہے جس سے روشنی / جسکو قرآن مین خدا بولا چراغ
روشنی زیر زمین بھی اوسکی ہے / قبر اندر رکا ہے کو ہونا چراغ
سیکڑون دل جس سے روشن ہو گئے / نور احمدؐ کا دیا جلوہ چراغ
آخرش ہے سب چراغون کو زوال / یہ رہے جیسا کہ ہے ویسا چراغ
پرتوِ نورِ محمدؐ ہے یقین / جسم مین روشن ہے جون جانکا چراغ
دین و دنیا مین تجلّی اوسکی ہے / اس طرح کا پھر نہ ہو پیدا چراغ
ہان چراغِ آتشین مت جانئے / ہے محمدؐ نور خالق کا چراغ
فیض سے اوس نور حق کے کیا کہون / رفتہ رفتہ دل ہوا میرا چراغ
سنیا نورِ نبیؐ کے فیض سے / کیون نہ روشن تر رہے تیرا چراغ

ردیف فا

کیون نہوتی رہے عالم مین نبیؐ کی تعریف / جب ہے قرآن مکرم مین نبیؐ کی تعریف
رحمتِ خالقِ اکبر کا وہان ہوگا نزول / ہوگی جس محفل اکرم مین نبیؐ کی تعریف
بحرِ آلام سے دریائے مصیبت سے ہمین / پار کر دیتی ہے اکدم مین نبیؐ کی تعریف
ہے وہ ممدوح خداوند دو عالم یارو / ہو نکیونکر بنی آدم مین نبیؐ کی تعریف
عرش پر پڑھنے لگے صلّ علی سارے ملک / جس گھڑی ہونے لگی ہم مین نبیؐ کی تعریف
بات بگڑی ہوئی بنجائیگی اے مدّاحو / کام آئیگی دو عالم مین نبیؐ کی تعریف
کیون نہ مقبول خلائق ہو کہ ہے اے سنی / میرے دیوان مکرم مین نبیؐ کی تعریف
یا نبیؐ فرماؤ کچھ کار شریف / سنی ہے نعلین بردار شریف

یا نبیؐ اللہ توقع ہے ہمین
بخشوانے کو ہے اقرار شریف

یا نبیؐ رحمت کرو ہے آپ کا
رحم سے معمور دربار شریف

اوسکو رکھونگا جگر کو چیر کر
ہاتھ آجاوے جو آثار شریف

اپنی پلکون سے کرونگا گرد صاف
دیکھون گر قبر پُر انوارِ شریف

اے خدا اپنے نبیؐ کا ایک بار
دیکھ لون مین روئے انوار شریف

ہون جدائی مین نبیؐ کی بیقرار
اے صبا لادے تو اخبار شریف

جان صدیقؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ
ہین یہی احمدؐ کے غمخوار شریف

ق

کیا بزرگی اُن کی عزت کیا کہون
ہین مقدس سارے انصار شریف

کیا کہون مین یا محمدؐ آپ کے
نیک تھے سب طرح و اطوار شریف

سینۂ پُر نور گنجِ رازِ حق
تھا نہان سب اسمین اسرار شریف

دو جہان روشن ہوئے یکبارگی
کھل گئے جسوقت انوار شریف

واہ واہ سنی کی دنیا یا نبیؐ
آویگا جسدم بسر کار شریف

ردیف قاف

حاشا للہ نہین دل ہے کسی کا مشتاق
یا نبیؐ صلّی علٰے ہون مین تمہارا مشتاق

از رہِ لطف و کرم روئے مبارک بنما
از دل و جان بحالت شدم آقا مشتاق

اشتیاق اس دل مشتاق کو تیرا ہے مدام
دل میرا اور کسیکا نہین حاشا مشتاق

آپکے آنے کی سُن پاؤن خبر گر آقا
راہ پلکونسے کرون صاف ہون ایسا مشتاق

شوقِ دیدار نہایت ہے تمہارا مجھکو
اب تو دیدار دکھا دو کہ ہے دیدہ مشتاق

اپنی خدمت مین مجھے آپ بلانا حضرت
دل میرا آپکا رہتا ہے ہمیشہ مشتاق

آپکے آنے کے اے شافع و حامیِ اُمم
عاصیان بیٹھے ہین سب ہوکے سراپا مشتاق

ہر پیمبرؑ کبھو ہوتا نہ خدا کا مقبول
حاشا للہ نبیؐ کا جو نہ ہوتا مشتاق

آپکے قدِ مبارک کا چمن مین یا شاہ
بند در بند کھڑا ہے یہی بالا مشتاق

عنبرین زلف محمدؐ پہ تصدق ہونے
ہے گلستان مین نہایت ہی بنفشہ مشتاق

صدقے ہونیکو لبِ لعل و گلِ عارض پہ
خون بدل داغ جگر کھاکے ہے لالہ مشتاق

در شان حضرت صدیق اکبر

دل میرا روز ازل سے تو سمجھ ای سنی — جز محمدؐ کے کسیکا نہین اصلا مشتاق

ہادیِ دین ہم صراطِ دقیق — دافع کفر و قاتلِ زندیق

ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ — شان بوبکرؓ خاص بالتصدیق

افضل الخلق بعد پیغمبر — صادق الصدق والوفا تحقیق

لولوئے بحر صدق و عالی گہرؓ — معدن حسنِ خُلق و لطف و خلیق

وارث الانبیاءؑ عالی مقام — مقتدائے جہان بہ نیک طریق

صاحبِ دین خلیفۂ اول — گاہ بیگاہ یارِ غار و رفیق

حامی سنی شافع محشر — خسرؓ سالار انبیا صدیق

خسر احمدؐ ابابکر صدیقؓ — ہے مجید ابابکر صدیقؓ

صاحب زہد و صاحب تقوی — اپنا ارشد ابابکر صدیقؓ

حق نے تعریف کی ہے قرآن مین — شانِ امجد ابابکر صدیقؓ

غار مین ساتھ تھے محمدؐ کے — یار ارشد ابابکر صدیقؓ

صادق و کامل و رفیق نبیؐ — صاف بیکد ابابکر صدیقؓ

مشرکون کے تمام ملت کو — کر دیا رد ابابکر صدیقؓ

مقتدا ہے تمام عالم کا — اپنا سید ابابکر صدیقؓ

دل مین رکھتا تھا اپنے احمدؐ سے — عشق بیحد ابابکر صدیقؓ

کفر کا تھا مدام اے سنی — دشمن اشد ابابکر صدیقؓ

رضی اللہ عنہ

ردیف کاف تازی

حکم رب سے پیدا ہوکر آب و آتش باد و خاک — ہین نبیؐ کے حکم اندر آب و آتش باد و خاک

ہین مخالف اک سے اک پر عدلِ احمدؐ سے سدا — متفق ہین جسم اندر آب و آتش باد و خاک

فیض احمدؐ کا سبب ہے جسم مین ہین متفق — ہین مخالف دیکھو اظہر آب و آتش باد و خاک

نورِ احمدؐ جان ہے جبتک ہے جان تابع ہین یہ — ورنہ باغی ہین یہ اکثر آب و آتش باد و خاک

چار سرکش ایک جا ہین فضل احمدؐ کے سبب — کیا ملاوے کوئی دیگر آب و آتش باد و خاک

یہ سبب ہے فیضِ احمدؐ کا خدا کے فضل سے — ہوگئے ہین متفق ہمسر آب و آتش باد و خاک

ایک جا کر کر خدا نے جسم اندر کر دیا
کیا عنایت ہے خدا کی ہمکو احمدؐ کے سبب
فیض احمدؐ کا سبب ہے جسم مین ہین ایک جا
کر ابھی سے یاد احمدؐ کیا کرے او سوقت تو
ہین میسّر فضل احمدؐ سے ہمین یہ ہر چہار
ذکر احمدؐ کر ابھی سے پھر کرے کیا سنیا

تابع حکم پیمبر آب و آتش باد و خاک
ہوتے ہین ہر جا میسّر آب و آتش باد و خاک
ورنہ ہون یکجا کیونکر آب و آتش باد و خاک
جب جدا ہو وینگے یکسر آب و آتش باد و خاک
یہ ہر ایک نعمت سے بہتر آب و آتش باد و خاک
جبکہ ہو جا وینگے ابتر آب و آتش باد و خاک

عشق احمدؐ مین اگر ہو دل بیتاب کی خاک
طوطیا جان کے آنکھو نمین اوسے رکھ لیتا
روضۂ جنتِ فردوس کی ہے خاص عبیر
قدسیان ملتے ہین اس خاک پہ آداب سے سر
آبرو حشر مین ہے کیون نہ ملون مین مونھ پر
سرمۂ دیدۂ بخشش ہے مدینے کا غبار
معتقد ہون کہ میرا دیدۂ دل ہو روشن
سوزشِ غم سے تیرے لخت جگر کو پھونکون
مضطرب ہون کہ گڑون خاک مدینہ مین مگر
آتشِ ہجر نے کیا پھونک دیا ہے مجھکو
ورنہ دیکھا تیرا غفلت سے تو ہوئے پامال
خاک تشنہ پہ برس میرے ذرا ابرِ کرم
کفنِ سنی مین ای دوستو کچھ جاے عبیر

مسِ عصیان کو ہوا کسیر یہ سیماب کی خاک
مجھکو ملجاتی جو تیرے درِ اصحاب کی خاک
اے شہِ عالم کونین تیرے باب کی خاک
خاک تو ہے تیرے در کی یہ ہے آداب کی خاک
آب کی خاک مدینے کی بڑی تاب کی خاک
جھوٹھ سمجھے تو پڑے دیدۂ کذّاب کی خاک
مونھ مین پڑ جای میری گر تیری قبقاب کی خاک
کام پھر آئے گی اس گوہر نایاب کی خاک
ہے نہ اوس خاک کے لائق تن بیتاب کی خاک
جلگیا خانۂ ہستی ہوئی اسباب کی خاک
تیرے زوارونکی اس دیدۂ پر خواب کی خاک
دھوپ کالی مین طلبگار رہے آب کی خاک
لائے رکھد یجئے اوس روضۂ شاداب کی خاک

یا نبی مصطفےٰ سلام علیک
یا عمیم العطا سلام علیک
دور کر دل سے تو نے سب غم کو
تجھ سے امید ہے قوی ہمکو

سیّد الانبیا سلام علیک
الف صلّ علیٰ سلام علیک
راہ سیدھی بتائی عالم کو
یا امام الہدیٰ سلام علیک

دے کلیدِ شفاعتِ عُظمیٰ
رب نے تجھکو شفیع کر کے کہا
کیون نہ راحم رہے بہر دوسرا
مجھکو رحمت سے دور مت کرنا
کیا رسائی تھی ذات والا مین
کہتے تھے سب ملائے اعلیٰ مین
ہر سخن مین میرے بلاغت دو
تاکرون مدح مین فصاحت دو
رتبہ اعلیٰ تیرا ہے باحرمت
ہو بزرگی مجھے بصد رتبت
کر کے آسان میری مشکل کو
اور کرنا صفا میرے دل کو
بہر افضال ذات حق یا رسول
مجھکو دکھلا دو صورتِ مقبول
شرم و غیرت سے مین رہون اسجا
فضل سے بخشدے مجھے رتبہ
جان کندن کی جبکہ آوے بلا
قبر کی بھی بلا سے دینا رہا
نار دوزخ سے دُکھ نہ ہو ہمکو
ہم غریبون کو امن مین رکھو
کیا شرافت تھی ذات اکرم مین
مجھکو بھی شرف ہو دو عالم مین
دن شفاعت کے یا شفیعِ اُمم

حق نے خازن کیا شفاعت کا
یا شفیع الوریٰ سلام علیک
رحمۃ العالمین رب نے کہا
رحمتِ کبریا سلام علیک
پہونچا جب قرب حق تعالیٰ مین
ابلغ البُلَغَا سلام علیک
شعر مین میرے اب لطافت دو
افصح الفُصَحَا سلام علیک
حق نے بخشی ہے کیسی کچھ عزت
ازکی الازکیا سلام علیک
مجھکو پہونچا دے میری منزل کو
اصفی الاصفیا سلام علیک
مدعا میرے دل کا ہووے حصول
یا مجیبَ الِلقَا سلام علیک
مرتے دم مجھ سے ہو ادا کلمہ
افضل الانبیا سلام علیک
دفع کر دے او سے بفضل و عطا
دافع ہر بلا سلام علیک
آوے آفت تو دور جلدی ہو
آمَنُ الغُمَّا سلام علیک
جس سے ہے شرف عرش اعظم مین
اشرفُ الشُرَفَا سلام علیک
ہمکو ہرگز نہ بھولنا او سدہم

بھرتا ہون ذاتِ باوفا کا دم — اے شہِ باوفا سلام علیک
دن قیامت کے ہو خدا قاضی — تجھکو نائب کرے بصد راضی
بخشوا نا میرے گنہ ماضی — یا امینِ خدا سلام علیک
دن ضلالت کا ہو گیا ہے وطن — روشنی بخشوا اسکو جون درپن
گور تاریک تر بھی ہو روشن — یا سراج الہدیٰ سلام علیک

ہے یہی مدعا میرا سنی — گر میسر کرے خدا سنی
جا کے روضہ مین بو لونگا سنی — یا رسول خدا سلام علیک

یا شفیعَ الورا السّلام علیک — یا امام الہدیٰ السّلام علیک
السّلام علیک السّلام علیک — یا نبیٔ مصطفٰے السّلام علیک
اتقی الاتقیا السّلام علیک — رحمتِ کبریا السّلام علیک
السّلام علیک السّلام علیک — افضل الانبیا السّلام علیک
یا رسول خدا السّلام علیک — ازکی الازکیا السّلام علیک
السّلام علیک السّلام علیک — اصفی الاصفیا السّلام علیک
صاحب منصبی السّلام علیک — وے مہِ یثربی السّلام علیک
السّلام علیک السّلام علیک — یا حیات النبیّ السّلام علیک
شافع المذنبین السّلام علیک — احسن المحسنین السّلام علیک
السّلام علیک السّلام علیک — رحمۃ العالمین السّلام علیک
باعثِ کائنات السّلام علیک — صاحب موجودات السّلام علیک
السّلام علیک السّلام علیک — شاہِ والاصفات السّلام علیک
یا نبی مدد دے السّلام علیک — مقبولُ الصّمدی السّلام علیک
السّلام علیک السّلام علیک — اکرم الامجدی السّلام علیک
راحمِ مومنان السّلام علیک — دافع مشرکان السّلام علیک
السّلام علیک السّلام علیک — ہادی گمرہان السّلام علیک

حامی عاصیان السّلام علیک　　صاحبِ انس و جان السّلام علیک

السّلام علیک السّلام علیک　　مالکِ دو جہان السّلام علیک

شاہِ والا صفت السّلام علیک　　شاہِ ذی منزلت السّلام علیک

السّلام علیک السّلام علیک　　صاحب المرتبت السّلام علیک

اے شہِ مرسلان السّلام علیک　　اے نبیؐ زمان السّلام علیک

السّلام علیک السّلام علیک　　سنی گوید بجان السّلام علیک

یا شفیع الوریٰ سلام علیک　　یا امام الہدیٰ سلام علیک

رحمۃ العالمین شدی برحق　　یا نبیؐ مصطفیٰ سلام علیک

اشرف الشرفا سلام علیک　　رحمتِ کبریا سلام علیک

از ہمہ انبیا شدی فاضل　　افضل الانبیا سلام علیک

یا رسولِ خدا سلام علیک　　ازکی الازکیا سلام علیک

مدعائے من از خدا طلبی　　یا مجیب الدعا سلام علیک

صاحب منصبی سلام علیک　　وے مہِ یثربی سلام علیک

کشتۂ عشق را کنی زندہ　　یا حیات النبیؐ سلام علیک

شافع المذنبین سلام علیک　　احسن المحسنین سلام علیک

رحم کن بر منِ غریب نگر　　رحمت العالمین سلام علیک

اے شہِ ذوالکرم سلام علیک　　شاہ فضل و نعم سلام علیک

این دل تیرہ تر شود روشن　　نورِ ذاتِ قِدَم سلام علیک

اکرم الامجدی سلام علیک　　مقبل سرمدی سلام علیک

از سرِ راز حق کنی آگاہ　　یا نبیؐ مرشدی سلام علیک

راحمِ مومنان سلام علیک　　دافع کافران سلام علیک

راہِ دین رایقین نمودی　　ہادی گمرہان سلام علیک

صاحبِ انس و جان سلام علیک　　شاہِ کون و مکان سلام علیک

از برائے تو خلق عالم شد — اے شہِ دو جہان سلام علیک
اے کریم الصفت سلام علیک — شاہِ ذی منزلت سلام علیک
رتبۂ من رسان بآن منزل — صاحب المرتبت سلام علیک
اے شہِ مرسلان سلام علیک — وے نبیٔ زمان سلام علیک

سنی ہر بامداد مے گوید — ای شہِ انس و جان سلام علیک

تھے جو اصحاب نبیٔ عالی ہمم چارون ایک — راہ اللہ مین رکھتے تھے قدم چارون ایک
یعنے بوبکرؓ و عمرؓ حضرت عثمانؓ و علیؓ — تھے یقین واقفِ اسرار قِدَم چارون ایک
شہرۂ صدق و حیا عدل و شجاعت مین تھے — غرب و شرق و عرب تا بہ عجم چارون ایک
ساتھ حضرتؐ کے وفاداری مین یون رہتے تھے — راحت و محنت و بار بخش و غم چارون ایک
مذہب و ملّت و دین و رہِ اسلام پہ تھے — قائم و محکم و مضبوط و بہم چارون ایک
حال امت پہ وے فرماتے تھے ہر شام و سحر — بخشش و فیض اتم فضل و کرم چارون ایک
ظاہر و باطن و اعلانی و مخفی مین تھے — خصلت و خوئ باخلاق و شیم چارون ایک
عزت و عظمت و حرمت مین بزرگی مین تھے — ہمسر و ہمدم و ہم نفس و قدم چارون ایک
صبح اور شام کو ہر وقت ہر ایک حالت مین — دمبدم بھرتے تھے احمدؐ ہی کا دم چارون ایک
خنجر و تیغ و تبر نیزۂ اسلام سے تھے — ناصر و قاہر و فاتح بصنم چارون ایک
بت شکن بت فگن و بت کُش و ناصر بصنم — تھے بقہر و غضب و خشم واتم چارون ایک
سنی و حسرت و مسلم حنفی اب یا نبیؐ — عرض کرتے ہین یہ اللہ کی قسم چارون ایک
عدن مین خلد مین یا جنت فردوس مین ہان — آپکے سایے تلے ہو رہین ہم چارون ایک

فخر و جاہ و قدر و رتبے مین ہین اے سنی — عرش و کرسی و مدینہ و حرم چارون ایک

وصفِ رخِ گلرنگ سے گلزار ہے محفل — انوار الٰہی سے پُر انوار ہے محفل
ہوتا ہے جو میلاد شہنشاہِ رسالت — اے مومنو کتنی یہ طرحدار ہے محفل
کیا اسکی ہو عظمت کا بیان اپنی زبان سے — حب خاص پسندِ شہِ ابرار ہے محفل
جسمین نہ ثنائے شہِ عالی نسبی ہو — بیکار وہ جلسہ ہے وہ بیکار ہے محفل

کیون خارِ الم منکرِ احمد کو نہو جائے
خالق کی عنایت سے یہ گلزار ہے محفل
کیا جلوہ نما نورِ خدا وندِ زمن ہین
کیون اسقدر اسوقت پُر انوار ہے محفل
ہین جمع جو دیندار وثنا خوان محمدؐ
اللہ سے رحمت کی طلبگار ہے محفل
جسکو نہین اوصافِ محمدؐ کا ذرا شوق
اوس دشمنِ ایمان سے بیزار ہے محفل
اوصافِ گلِ روے رسولِ عربی سے
سنی کیلئے خلد کا گلزار ہے محفل

شرق ماہِ فضل ہے چاکِ گریبانِ رسول
صبحِ عیدِ مومنان ہے نورِ دندانِ رسول
نور کی صورت ہے تابِ سلک دندانِ رسول
مہر ومہ ہین پرتوِ رخسارِ تابانِ رسول
قوس ابرو چلۂ منزل الذی سے گوشہ گیر
کسطرح صیدِ شفاعت ہو نہ قربانِ رسول
پر نہ مارے عقلِ کل جس جا نشیمن کر لیا
بلکہ وہان نعلین چھوڑی دیکھئے شانِ رسول
مومنو کیا کم ہے تم کو فضل سے اللہ کے
ہے کشادہ سفرۂ نعمائے الوانِ رسول
ہین صحابہ اور بھی باصدق باعز ووقار
خاص اونمین چار ہین یہ چار یارانِ رسول
ہین ابابکرؓ و عمرؓ عثمانؓ وحیدرؓ پاک ذات
اونمین دو داماد ہین اور دو ہین خسرانِ رسول
دو جہان اک جسم ہے اربع عناصر چار یہ
روح اسکی پرتوِ انوار لمعانِ رسول
دینِ حق اک شامیانہ چار کھم یہ چار ہین
شمع اوسکی ذاتِ پاک نورافشانِ رسول
ان سے جو باغی ہوا ہے باغیِ باغِ نبیؐ
بلکہ ہے وہ قاتلِ اشجارِ بستانِ رسول
خوش نہین آتا ہما ای سنی مجھے ظلِ ہما
شاہی عالم ہے زیرِ ظلِّ دامانِ رسول

مجھکو آیا کہنا جب نامِ رسول
ہو گئے سب فرض احکامِ رسول
کلمہ و روزہ نماز وحج زکوٰۃ
مومنون کو ہے یہ انعامِ رسول
جو موا تشنہ نبیؐ کی یاد مین
پیوے گا جنت مین وہ جامِ رسول
کیا بزرگی کیسی عزت دیکھئے
ہو گیا عرشِ خدا بامِ رسول
تابعِ فرمان رہو جنت مین تو
نعمت انواع واقسامِ رسول
حق نے عزت جسکی کی معراج مین
کیا لکھون اعزاز واکرامِ رسول
گوشِ دل سے مومنو سن لیجئے
حق کا ہے پیغام پیغامِ رسول

کوشش دین اور دعا امت لیے — کام کیا تھا یہی کام رسول

ذاتِ اقدس رحمۃ للعالمین — سب پہ ہے بس بخششِ عامِ رسول

ہر دو عالم تابعِ فرمان ہوئے — جب ہوا اکبار اعلامِ رسول

امر و نہیِ حق کے تم تابع رہو — ہے یہی ایمان و اسلامِ رسول

کیسا رتبہ کیسی عزت کیسی شان — سب کے ہیں مخدوم خدامِ رسول

روزِ اول سے ہوا سنی کا دل — بندۂ بیدِ رہم و دامِ رسول

سیدِ ابرار ہو صلِ علیٰ یا رسول — سرورِ احرار ہو صلِ علیٰ یا رسول

رونقِ اسلامیان حامی کل مومنان — دین کے مختار ہو صلِ علیٰ یا رسول

وعدۂ بخشش کیا ہمکو بھروسا ہوا — صادق الاقرار ہو صلِ علیٰ یا رسول

قبر میں جب جاؤنگا خوف سے گھبراؤنگا — تم ہی مددگار ہو صلِ علیٰ یا رسول

ہو نہیں مریضِ گنہ تم ہو شہِ دوسرا — شافیِ بیمار ہو صلِ علیٰ یا رسول

آپ ہو نورِ خدا لوثِ حدث سے جدا — طاہر و اطہار ہو صلِ علیٰ یا رسول

آپ سے اسلام ہے آپ سے ہی کام ہے — دین کے سردار ہو صلِ علیٰ یا رسول

میں ہوں اسیرِ گناہ آپ شفاعت پناہ — رحمِ گنہگار ہو صلِ علیٰ یا رسول

کیوں نہو شاہِ کرم آپ شفیع الامم — ہمپہ کرمبار ہو صلِ علیٰ یا رسول

خاتمِ کل انبیا رازِ رسترِ خدا — واقفِ اسرار ہو صلِ علیٰ یا رسول

رونقِ دینِ متین آپ شہنشاہِ دین — قاتلِ کفار ہو صلِ علیٰ یا رسول

امتِ عاصی کے آپ وقتِ عنا و تعب — آپ خبردار ہو صلِ علیٰ یا رسول

آپ ہو شہ دین کو سنی غمگین کے — دافعِ ادبار ہو صلِ علیٰ یا رسول

جسے نے کی روضۂ اقدس کی زیارت حاصل — اوسکو پھر کیوں نہو حضرت کی شفاعت حاصل

نگہِ ہستی کے بہانے سے عبادت مت چھوڑ — فضلِ احمد سے تجھے ہوگی فراغت حاصل

رنج و آلام و مصیبت ہے زمانے میں مگر — کام کچھ ایسا بن آوے کہ ہو راحت حاصل

کون سی بات ہے تم ہو دین سعادت بیڑا — ساری حضرت کو تو مت سے ہے سعادت حاصل

صلی اللہ علیہ وسلم

بولیان بول کچھ ایسی کہ خدا کو خوش آئین
بولی اللہ سے وہان قَالُوا بَلیٰ کی بولی
اوڑ گئے ایسے بہت بولنے والے بلبل
بولی اپنی یہ گلستان مین نبھالے بلبل
مدح خوانی مین دل سنی ہزار ہے کہو
گر کوئی پالے تو اسطور سے پالے بلبل

لاتے ہین لب پر ہم اپنے نامِ حضرت دمبدم
لوٹتے ہین خالقِ عالم کی رحمت دمبدم
ہوتی رہتی ہے شہِ دین کی عنایت دمبدم
ہوتی ہے اچھی ہمارے دلکی حالت دمبدم
ہائے جانا تو نہین ہوتا مدینے کی طرف
بڑھتا رہتا ہے مگر شوقِ زیارت دمبدم
ہر گھڑی اس مشغلے مین جی بہلتا رہتا ہے
پڑھتے رہتے ہین رسولِ دین کی مدحت دمبدم
کیون نہین کرتا ثنائے کوچۂ خیرالورا
تجکو کیون آتی ہے واعظ یادِ جنت دمبدم
کیون ہراسان اپنے عصیانسے رہون مین واعظا
دیتی ہے تسکین امید شفاعت دمبدم
قامتِ بالائے سرور کا جو ہے ہر دم خیال
دل پر اپنے رہتی ہے برپا قیامت دمبدم
سرورِ کونین شکل اپنی دکھاتے ہی نہین
بڑھتا ہے ارمان دل کا اور حسرت دمبدم
ہو جو اوس بحرِ عنایات وکرم کا مدح خوان
جوش پر آتی ہے سنی کی طبیعت دمبدم

السّلام اے ذاتِ اکرم السّلام
السّلام اے رحمِ عالم السّلام
السّلام اے نورِ عینی السّلام
السّلام اے شرفِ دینی السّلام
السّلام اے نورِ عزت السّلام
السّلام اے عالی رتبت السّلام
السّلام اے شاہِ والا السّلام
السّلام اے فخرِ بطحیٰ السّلام
السّلام اے نورِ اعظم السّلام
السّلام اے شمعِ عالم السّلام
السّلام اے عالی گوہر السّلام
السّلام اے ذاتِ اطہر السّلام
السّلام اے نورِ وحدت السّلام
السّلام اے ماہِ کثرت السّلام
السّلام اے نورِ ذاتِ کبریا
السّلام اے رونقِ ہر دو سرا
السّلام اے شافعِ کل مذنبین
السّلام اے رحمۃٌ لِّلعالمین
السّلام اے مصدرِ رحمِ خدا
السّلام اے معدنِ حلم وحیا
السّلام اے احمدِ عالی جناب
السّلام اے شافعِ روزِ حساب

السَّلام اے مخزنِ فخر و سخا
السَّلام اے شافعِ روزِ جزا

السَّلام اے نور بخشِ کائنات
السَّلام اے سیّدِ والاصفات

السَّلام اے باعثِ ہر دو جہان
السَّلام اے مُقبّلِ کون و مکان

السَّلام اے مہبطِ روح الامین
السَّلام اے نورِ ربّ العالمین

السَّلام اے جوہرِ کانِ یقین
السَّلام اے گوہرِ دریائے دین

السَّلام اے صدر آرائے جہان
السَّلام اے افضلِ کون و مکان

السَّلام اے نور رب ذوالجلال
السَّلام اے معدنِ فضل و کمال

السَّلام اے نورِ حق لاحد سلام
السَّلام از سُنی برتو صد سلام

معدنِ فضل و کرم محمّد صلّ علےٰ مرحبا وسلّم
منبعِ فیض اتم محمّد صلّ علےٰ مرحبا وسلّم

اوسکا ہی ہے سب جلوۂ کرم کیون نکہون مین زبانسے ہردم
جلوۂ نورِ قدم محمّد صلّ علےٰ مرحبا وسلّم

کاہیکو دیگر وسیلہ لو گو بہر شفاعت بحشر ہمکو
بس ہے شفیع الامم محمّد صلّ علےٰ مرحبا وسلّم

نقد شفاعت ہے عام ہم پر مؤمنو اوسکو کہو مقرر
مخزنِ فیض و نعم محمّد صلّ علےٰ مرحبا وسلّم

صاحب نصفت بوصف سنجان عدل سے جسکے ستم گریزان
دافعِ ظلم و ستم محمّد صلّ علےٰ مرحبا وسلّم

وصف مقدس کرون مین کیا کیا تم نے برفعت دین متین کا
عرش پہ گاڑا علم محمّد صلّ علےٰ مرحبا وسلّم

کیا کہون تیری ثنائے والا ہوگیا اشرف عرش سے اعلیٰ
پہونچا جو تیرا قدم محمّد صلّ علےٰ مرحبا وسلّم

پائی ہے زینت تمام باہم ہوگئے آباد بسکہ یکدم

تم سے عرب اور عجم محمد صلّ علےٰ مرحبا وسلّم
کعبہ مین جو بت تھے اون کو واللہ زور نبوت سے سبکو ناگاہ
کردیئے تم نے عدم محمد صلّ علےٰ مرحبا وسلّم
لوث حدث سے بری ہے احمدؐ بیٹھی نہ مکھی بجسم امجد
پاک ہے رب کی قسم محمد صلّ علےٰ مرحبا وسلّم
یادِ محمدؐ ہے دم کو فرحت ذکر محمدؐ ہے دل کو راحت
بولون نہ کیون دمبدم محمد صلّ علےٰ مرحبا وسلّم
رحیم عالم شفیع امت باعث خلقت کریم خلقت
حامی ور حمت شیم محمد صلّ علےٰ مرحبا وسلّم
یادِ نبیؐ ہے بجان سنی کیون نہو واصف زبان سنی
حشر کا دھوڑا لاغم محمد صلّ علےٰ مرحبا وسلّم

یارسولِ خدا شہِ ارض وسماوے مفخر ہستی کون ونشا
مجھے یاد تمھاری ہے صبح ومسا ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم
ہوئی زندگی بار تمھارے سواہے کسی بھی طرح سے نہ صبر ذرا
کرو یاد تو آتا ہون سر سے چلا ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

اے شریف جہان معالی نسب مین کمینہ صفت ہون گنہ کو سبب
مجھے دیکھو نہ آپ بچشم غضب کہ ہو آپ رحیم بہ خلق پہ سب
بھلا کیا مین نہین ہون بخلقتِ رب کرو رحم جو مجھپہ تو کیا ہی عجب
مجھے آپ کی ذات کا ٹیکہ ہے اب ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

اے حمید محامد والا تعد وے جلیل الصفات بذات سعد
ہوا تمسے ظہور صفات احد ہوئی آشنا خلق بذات صمد
ہوا مجھپہ ہے غلبۂ نفس اشد کرو ایسی مدد کہ وہ ہو رہے رد
ہے تمھاری تو روز ازل سے مدد ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

اے کریم ملائک جن و بشر ترِی کس پہ نہین ہے کرم کی نظر
ملے تیرے کرم سے فرشتے کو پر تیرا سب پہ کرم ہے بشام و سحر
رہے بندہ نوازی و فضل سے گر یہ غلام کمینہ کے دست بسر
توکسی بھی طرح کا نہووے خطر ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

ملا عرش کو پانون سے تیرے شرف تو ہی لولوئے سرِّ خدا کا صدف
میرا رتبہ کمینہ ہے کم زخزف ہو نگاہ کرم ذرا میری طرف
بطفیلِ شجاعتِ شاہ نجف میرا تیر دعا جو لگے بہدف
تو بجاؤن گا عالمِ بالا پہ دف ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

اے مدرّسِ علم معانی حق ہوئے تم سے ہی ارض و سما کے ورق
شب و روز ہے مجکو تمھارا سبق ہے تمھاری جدائی سے دل پہ قلق
کیا کز لک غم نے کلیجہ کو شق میرے اشک بنے ہین برنگِ شفق
لعل دم مرجان سے سینہ کا پُر ہے طبق ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

گئے ایسے زمین سے فلک پہ الگ لگے جلد نہ ایسی پلک سے پلک
یہ رسائی تمھاری ہوئی بفلک نہ وہان ہے فلک نہ وہان ہے ملک
وہان نور تمھارا گیا جو چمک یہان آ گیا مونھ پہ ہمارے نمک
یہ سبب کہ ہماری کی تم نے کمک ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

اے کریم دو عالم و نورِ قدم تمھین حق نے بنایا شفیع امم
نہین خاص کسی پہ تمھارا کرم ہوا عام خدائی پہ فیض اتم
جیسے زندگی پیچ ہے یاد بہم دمِ نزع مین ہو تو تمھارا ہو دم
کہ ہے بالا تمھارے کرم کا علم ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

اے کریم و رحیم و شفیع جہان تمھین خلق خدا کے رحم رسان
کرون وصف تمھارا مین کیسا بیان میرے مونھ مین نہین ہی کچھ ایسی زبان
ہے رسائی تمھاری کہان سے کہان کہ نہ جا سکا روح قدس بھی وہان

ہے ہمارا تو یست یہ وہم و گمان ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

تیرے تازی کا نعل ہلال مبین تیرے قصر کا زینہ ہے عرش برین
وہ مکان عُلا کا ہوا تو مکین نہ فلک ہے وہان نہ وہان ہے زمین
تو سریر خدائی کا صدر نشین تیری گرد کو پہونچے نہ روح امین
تیرا مرتبہ کوئی نبی کو نہین ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

ہوئے تم ہی کہ یہ باغ زمن ہوئی تم سے ہی ساری بہار چمن
قد و رخ سے ہے زینتِ سرو و سمن رو سے جلوۂ مہر سمائے کُہن
لب لعل سے رونق لعل یمن ہے ثنائے مجلی سے آب دہن
ہے صفات معلیٰ سے لطف سخن ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

یہان سنی تو خوب ادب سے سنبھل یہ ہے وصف محمدؐ عالی محل
شہ نیک خصال و فخر رسل ہوا جبکہ وہ پیدا سعید ازل
ہوئے بیخ نحوست مُستَأصَل جو وہ نام زبان سے جائے نکل
تو رہائی مین تیرے پڑے نا خلل ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

بھلا سنی تو کیون ہے بحال تباہ تجھے فکر یہ کیسی ہر شام و پگاہ
یہ سبب کہ ہین تیرے زیادہ گناہ ہوا نامہ عمل کا تمام سیاہ
تیرا شاملِ حال ہے فضلِ آلہ ہین رسولؐ خدا تیرے پشت و پناہ
جو معاصی ہے اوسپہ ہے اوسکی نگاہ ہے خدا کی قسم ہے خدا کی قسم

ردیف نون

بزم میلاد مین سلطان ہُدا آتے ہین
جب نظر سیّد لولاک لما آتے ہین
اون کی تقدیر پہ آتا ہے ہمین کیا کیا رشک
عرصۂ حشر مین اُمت کی شفاعت کیلئے
کیا کہین ہوتا ہے کیا حال ہمارا اوسدم
عاشقو شاد ہو تم مُژدہ و بیدار تمھین

لیکے انعام عنایاتِ خدا آتے ہین
سامنے آنکھ کے انوار خدا آتے ہین
کوچۂ سرورِ عالم سے جو جا آتے ہین
مسکراتے ہوئے محبوب خدا آتے ہین
دل مین جسوقت غمِ روز جزا آتے ہین
جلوہ دکھلانے رسولؐ دوسرا آتے ہین

لوگ جاتے ہین جو دہلیز شہ عالم پر
اپنی تقدیر کے لکھے کو مٹا آتے ہین

جن کو مولا ہے تیرا جلوہ دیدار نصیب
تا قیامت وہ بھلا ہوش مین کیا آتے ہین

بزم میلاد جو کرتے ہین کبھی ہم سنی
سارے عشاق محمد کو بلا آتے ہین

کاتب تقدیر کا پہلے قلم پیدا کرون
دفتر نعت شہ خوبان کو پھر انشا کرون

مین تصور دل مین گر اپنے مسیحا کا کرون
ایک ہی ایماے قم سے مردہ دل زندا کرون

گر خیال پاے بوس شاہ اَوْ اَدْنیٰ کرون
چرخ نہم کو تصور سے بزیر پا کرون

اوسکے گر چاک گریبان کا مین اندیشہ کرون
صورت لا دیکھکر عالم کو دم مین لا کرون

حتی الامکان اوسکا گر وصف قد رعنا کرون
بول بالا اپنا اندر عالم بالا کرون

سبز خط وخال عارض کے تصور مین مدام
سورہ والشمس کی تفسیر کو دیکھا کرون

بعد اپنے دی بزرگی تجھکو ہی اللہ نے
اے شہ خیل رسل مین وصف تیرا کیا کرون

صورت والنجم دندان گر تیرے آجائین یاد
اشک چشم دل کو رشک لولوے لالا کرون

کیا کرون مین رویت ماہ دو عید ایام دین
تیری ابرو دیکھ لون گر دیدہ دل وا کرون

کعبۃ اللہ کی طرف رخ پشت سوئے دوجہان
دیدہ دل تیری جانب اے شہ بطحا کرون

گر اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ پڑھکے ہر شے دیکھ لون
نور کا تیرے نظارہ اے شہ والا کرون

برق نور حق سے جلکر طور سرمہ ہوگیا
تیرے جلوے سے جلا کر دل کو مین سرما کرون

دیکھون ای سنی اگر نور خدا کی روشنی
دلمین اپنے سیر سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی کرون

اگر مین خاک راہ مصطفیٰ ہون
مگر چشم جہان کا توتیا ہون

اگرچہ مین غبار خاک پا ہون
مگر دامن سے حضرت کے لگا ہون

مجھے کچھ جانتے بھی ہو مین کیا ہون
خدا کے آشنا کا آشنا ہون

رسول اللہ گنہ مین مبتلا ہون
شفیع حشر تم کو جانتا ہون

کہان ہے اور دل جو اور چاہون
تھا ایک ہی دل وہ تمکو دے چکا ہون

مگر یا مصطفیٰ بیدست و پا ہون
عنیدون پر ظفر مین چاہتا ہون

حباب موج دریائے فنا ہون
رسول اللہ تمہارا آشنا ہون

اگر دریا ہو تم مین بلبلا ہون
تمھین سے خاک ہو مین خاک کا ہون
اگر مین بے وفا یا باوفا ہون
خدا کے نور تم مین نور کس کا
ہوئے تم شمع مین پروانہ کس کا
ہوئے تم شمس مین ذرہ ہون کسکا
ہوئے تم گل تو مین ہون خار حضرت
گلِ گلزار وحدت آپ کی ذات
خدا تو ذات ہے اوسکی صفت آپ
نہ ہوتے آپ تو مین بھی نہ ہوتا
تمھین تو مجھکو اس ہستی مین لائے
مجھے گر لاکھ چھٹکو گے محمد
خدا کیا تھا خدا جانے محمد
برے اعمال کو میرے نہ دیکھو
یقین تم رحمۃ للعالمین ہو
تمھارے عشق کے شعلے سے حضرت
نگاہِ فیض سے آپ ہی خرید و
خدا جس جا ہے اوسجا آپ بھی ہو

تمھارا ہو نہین سنی یا محمد

بھلا فرماؤ کیا تم سے جدا ہون
بہر صورت تمھین سے مین بنا ہون
کچھ ہی سمجھو مین فدوی آپکا ہون
تمھارے نور سے پیدا ہوا ہون
تمھاری ہی تجلّی پر جلا ہون
تمھارے نور سے جلوہ نما ہون
مگر مین خار کب گل سے جدا ہون
اسی گلشن کا بلبل اے صبا ہون
صفت سے آپ کی ظاہر ہوا ہون
ہوئے جب آپ تو مین بھی ہوا ہون
تھا آگے مین کہان اب کون جا ہون
مین دامن آپ کا کب چھوڑتا ہون
خدا کو تم سے مین پہچانتا ہون
برا ہون یا بھلا ہون آپکا ہون
مین عالم مین نہین کیا مصطفےٰ ہون
جلا کر دل کو مین سرمہ کیا ہون
مین اپنے دل کو حضرت بیچتا ہون
دلیل اوسپر مین کلمہ کی رکھا ہون

تمھارا ہو کے حاجت کس سے چاہون

یا نبی روزِ ازل سے مین تیرا دیوانہ ہون
میکدے سے رحم کے اے ساقیِ رحمِ خدا
فیض کے چشمے سے اور خوانِ کرم سے اے سخی
نفی اور اثبات مین یہ شئے ہوئی مجھکو حصول

شمع رحمت تو ہوا اور مین تیرا پروانہ ہون
ایک جرعہ دے مجھے مین طالب پیمانہ ہون
مرحمت کچھ کیجئے بے آب ہون بے دانہ ہون
آشنا تجھسے ہوا اپنے سے مین بیگانہ ہون

قصر اعلیٰ کے تہ دیوار مجھکو دو جگہ
اس خمارِ حُبّ دنیا سے مجھے انکار ہے
محویت ہستی سے بالکل ہوگئی ای مؤمنو
گفتگو دنیا کی کرنی صرف نادانی ہے یہ
سہم سے تیر قرہ کے کفر کا ٹکڑے جگر
درد عصیان کو شفا ذکرِ شفیع المذنبین
نعمتِ ایمان ونقدِ دین سے ہونین سرفراز
ہو نصیب آبادیِ یثرب طفیلِ مصطفیٰ

عشق دنیا سے بری ہون پر نبیؐ پر سینا

اے مکینِ عرش مین آوارہ و بیگانہ ہون
مین شراب یادِ احمدؐ سے بہت مستانہ ہون
پر بفضلِ حق نبیؐ کی یاد مین فرزانہ ہون
گر کرون ذکرِ محمدؐ تو نہایت دانہ ہون
قوسِ ابرو پر نبیؐ کی کیونکہ مین شیدانہ ہون
دردِ سر ہے ذکر دنیا خوب اسکو جانتا ہون
گر گدا ہون مین محمدؐ کا مگر شاہانہ ہون
یا الٰہ العالمین مین ساکنِ ویرانہ ہون

جانسے دیوانہ ہون دیوانہ ہون دیوانہ ہون

مصطفیٰ خاک سے دہلیز کے کیا کرتے ہین
نظرِ فیضِ اتم جسپہ کیا کرتے ہین
اہل اسلام پہ کیا فضل وعطا کرتے ہین
اہل عصیان کیلئے حق سے دعا کرتے ہین
خاک کو مشک کرین سنگ کو لعل رخشان
قطرۂ آب کو پُر آب بنا دین موتی
آب مواج تلاطم سے کرین پار جہاز
آب کو نار کرین نار کو کردین گلشن
شاہ درویش کو محتاج کو کرتے ہین غنی
ہو جو مردودِ خدا اوس کو بنادین مقبول
زندہ بیجان کو بیمار کو کرتے ہین صحیح
رنج راحت سے بدل دیوین خوشی سے غم کو
بیزبانون کو زبان اور زبان ہین دین ذکر
آب پیاسون کو عطا نان کرین بھوکون کو

مسِ عصیانِ دو عالم کو طلا کرتے ہین
جس طرح چاہتے ہین اوسکا بھلا کرتے ہین
ڈھانک لیتے ہین خطا وہ جو خطا کرتے ہین
لائقِ نار کی جنت مین جگا کرتے ہین
ذرہ خاک کو خورشید ضحیٰ کرتے ہین
آب سے آب کو کیا آپ صفا کرتے ہین
ڈوبنے والونکو طوفان سے رہا کرتے ہین
گلشن دین کو سرسبز کیا کرتے ہین
ہاتھ عاجز کا ترحم سے لیا کرتے ہین
بال و پر بے پر و باز و کو عطا کرتے ہین
ناتوانون کو توانائی دیا کرتے ہین
ہاتھ لولے کو عطا لنگ کو پا کرتے ہین
ذکر سے آگ ہین محفوظ رکھا کرتے ہین
سیر ہین سیر ہزارون کو کیا کرتے ہین

سنگ سے نخل کرین نخل سے خرما پیدا ... ریت کو حلوۂ پُر لطف و مزا کرتے ہین
جان دین جسم کو اور جان کو نورِ ایمان ... تازہ ایمان کو پرانے کو نیا کرتے ہین
کیون نہ عقبیٰ مین مددگار رہین ای سنی ... جبکہ دنیا مین یہ حاجات روا کرتے ہین

زندگانی کا لطف پاتے ہم ذرا دو چار دن ... جا کے گر یثرب مین رہتے الحذا دو چار دن
گر پہونچ جاتا مدینہ مین تو کرتا التجا ... آتی ہو تو بھی نہ آئے اب قضا دو چار دن
نغمہ سنجی ہمصفیرو پھر کہان ہوگی نصیب ... کر لو مدحِ سیّدِ خیر الوریٰ دو چار دن
چاہیئے فکر اوس مکان کی ہی جہان رہنا مدام ... کیا رہا عالم مین گر انسان رہا دو چار دن
اکدن یاد آ گئے جب گیسوئے عنبر فشان ... پھر نہ آئی سر میرے کوئی بلا دو چار دن
ہجرِ احمدؐ مین فلک ہم مر مٹین گے عنقریب ... اور تو ہمکو ستالے بیوفا دو چار دن
زندگانی بھر کی راحت اوسکو حاصل ہو گئی ... کوئے سرور مین اگر کوئی رہا دو چار دن
شبّرؓ و شبیرؓ کی آئی مصیبت یاد تو ... آنسو اپنے دیدۂ تر سے بہا دو چار دن
عالم پیری ہو سنی موت کے دن ہین قریب ... اور کر لے مدحت خیر الوریٰ دو چار دن

سب سے فزون نبیؐ کی توقیر دیکھتے ہین ... طٰہٰ کی جب مسلمان تفسیر دیکھتے ہین
دل مومنون کا یارو آئینہ سے صفا ہے ... جسمین نبیؐ کی ہر دم تصویر دیکھتے ہین
کرتے ہین ذکرِ احمدؐ اسواسطے کبھو بھی ... اپنے کو ہم نہ ہرگز دلگیر دیکھتے ہین
کیونکر نہ ذکر احمدؐ کرتے رہین ہمیشہ ... بخشش کی اپنی جسمین تدبیر دیکھتے ہین
وصفِ نبیؐ مین واللہ اے مومنو سدا ہم ... اپنے شکستہ دل کی تعمیر دیکھتے ہین
ہوتے ہین دل سے قربان ہم خواب مین نہایت ... مژگانِ مصطفیٰؐ کا جب تیر دیکھتے ہین
ہو دفع دردِ عصیان تاثیر ہے یہ کس مین ... جو الفتِ نبیؐ مین تاثیر دیکھتے ہین
صدقے سے اوس نبیؐ کے الحمد للہ اپنی ... جنت کو سب مسلمان جاگیر دیکھتے ہین
ہم قتل کفر کو اور دفعِ گنہ کی خاطر ... ابروئے مصطفیٰؐ کو شمشیر دیکھتے ہین
امت مین پیدا ہو کر ہم اوس نبیؐ کی سنی ... ایمان کی نعمتو نکی توقیر دیکھتے ہین

قابل نبیؐ کے وصف کے تیری زبان نہین ... یہ وہ بیان پاک ہے جسکا بیان نہین

کس دل کے یا نبی کہو تم راز دان نہین
وہ راز کونسا ہے جو تم پر عیان نہین

نزہت مین تیرے دین سا کوئی بوستان نہین
یہ وہ چمن ہے تازہ کہ جسکو خزان نہین

گر مہربان یہ ذرہ پہ اے عالی شان نہین
تو مہربان نہین تو خدا مہربان نہین

جس جائے پر زمین نہین آسمان نہین
تو ہے وہان جہان کہ زمین و مکان نہین

تیرا ظہور کون و مکان مین کہان نہین
خالی ہمیشہ ہے وہ مکان تو جہان نہین

اوسکا نشان تو ہے کہ جسکا نشان نہین
تیرا مکان وہان ہے کہ جسکا مکان نہین

ہر جسم و تن مین ای ابوالارواح توہی روح
مُردہ وہ تن ہو صاف کہ جس تنمین جان نہین

تیرا وجود آیتِ رحمت ہے یا نبیؐ
وہ کون ہے کہ جسپہ تو رحمت رسان نہین

مرہم ہے تیرا رحم کرون شکر کیا ادا
میرے دہانِ زخم مین گویا زبان نہین

کیسے ہمایون فال سخی ہوا ے شاہِ دین
دستِ کرم کو آپ کے کیا استخوان نہین

ذرہ سے آفتاب تلک بہرہ یاب ہین
بے فیض خاص آپ کا یہ آستان نہین

کلمے کی آبیاری سے ایمان ہے تازہ تر
پھر ایسا پُر بہار کوئی بوستان نہین

ارزان فروشِ جنس شفاعت جو ہو نبیؐ
میزان پہ اپنا پلۂ عصیان گران نہین

ہووے نگاہ فیض تو پھر خوف کیا رہے
یہ دل ہمارا اے مہِ تابان کتان نہین

نُہ کرسی فلک کو کیا میری فکر نے
لائق نبیؐ کے قصر کے یہ نردبان نہین

ای سنی اوس نبی کے جو پہونچے مقام تک
جبرئیل کی رسائی وہم و گمان نہین

محمد کی جانب ہے راہِ غریبان
وہی آستان ہے پناہِ غریبان

کسیکا دو عالم مین ٹھکا نہین ہے
درِ خاص ہے تکیہ گاہِ غریبان

گدایانِ درگاہ کو خوف کیا ہے
محمدؐ ہوئے بادشاہِ غریبان

گدا سے شہنشاہ جنّ و ملک تک
ہوا سب پہ احسان شاہِ غریبان

ترحم کی ہے جائے اے رحیمِ عالم
ذرا دیکھو حالِ تباہِ غریبان

قیامت کو پوچھیگا حق جب وسیلہ
تمھین پر رہے گی نگاہِ غریبان

ندیکھا غریبون کا حامی تو حق نے
کیا آپ کو نیک خواہِ غریبان

عنایت سے کر دیجئے مہر بخشش — گنہ سے ہے فردِ سیاہِ غریبان
ترحم سے دوڑینگے محشر مین حضرت — سنینگے جو پُر درد شاہِ غریبان
اوٹھا دینا پلّے کو دستِ کرم سے — تُلینگے جو فردِ گناہِ غریبان
ہے چاہِ ذقن چاہِ کنعان پہ فاخر — وہ تھی چاہِ یوسفؑ یہ چاہِ غریبان
کہان نورِ یوسف کہان نورِ احمدؐ — وہ تھا ماہِ کنعان یہ ماہِ غریبان
کھلا نورِ احمدؐ تو چمکا یا سنی — سعادت سے نورِ نگاہِ غریبان

ذرا دیدۂ دل سے تو کرلے نظر تیری آنکھو نمین کہہ کیا نظر ہی نہین
ہے نبیؐ کی تجلی کا سب مین اثر یہان اور کسی کا اثر ہی نہین
جو خودی مین ہماری ہے اہل صفا تو یہ سرّ خدا نہین اسکو ملا
پہ یہ رازِ احد سے ہے اوسکو خبر جسے اپنے خودی کی خبر ہی نہین
وہ رسولؐ ہے مظہر نورِ خدا وہ رسولؐ ہے باعثِ ہر دو سرا
وہ رسولؐ کا دیکھو کہان ہے گذر جہان اور نبیؐ کا گذر ہی نہین
وہ نبیؐ کا ہے ایسی جگہ پہ مکان اُڑی ہوش ہین روح امین کے جہان
وہان صاحب پر نے جلا دیئے پر میرے مرغِ خرد کو تو پر ہی نہین
یا محمدؐ عالی نسب بخدا تیرے سر سے ہے ملکِ بقا کو بقا
تیرا پائون جو ہے وہ ہے دین کا سر سوا تیرے تو دین کو سر ہی نہین
شب قدر یہ زلف رسا ہے تیری یہان عقل تو ہو گئی حیران میری
ہو وے ہر ایک شب کی اخیر سحر یہ وہ شب ہے کہ جسکو سحر ہی نہین
تیرے گال ہین گل تیرا رخ ہے سمن تیری قد کو نہین ہے وہ سیب ذقن
یہی سروِ جنان کو لگا ہے ثمر کہین سرو کو ایسا ثمر ہی نہین
کئے معجزے صدہا نبیؐ نے مگر کئی مُردے جلائے مسیحا نے پر
تو نے جیسا کیا ہے یہ شق قمر ایسا اعجاز شق قمر ہی نہین
تو بشیر بشارت رحم خدا تو رحیم و کریم و شفیع بجا

تو بشر وہ بشر ہے کہ خیر بشر تیرا ثانی جہان مین بشر ہی نہین
تجھے حق نے کیا جو شفیع امم تو کسی بھی طرح سے نہین ہمین غم
تیرے رحم نے ایسا کیا بے خطر ہمین روز خطر کا خطر ہی نہین
مین ہون تیرا گدا اے شاہ جہان در شاہ ہو نپہ میرا گذر ہے کہان
مجھے در ہے تو بس ایک تیرا ہے در تیرے در کے سوا مجھو در ہی نہین
میرا پشتیبان تو ہے ز روز ازل مجھے فتح ہو کیون نہ بکفر و دغل
میری پشت کی خاطر ہے تو ہی سپر مجھے تیرے سوائے سپر ہی نہین
یہ خطر سے سنی تنگ ہون بس ہے خدا سے سدا وہ سفر کی ہوس
ہو سفر تو مدینے کا ہووے سفر بعد حج کے پھر ایسا سفر ہی نہین

جو خلفائے حضرت پیمبرؐ ہین چارون — تمامی صحابہ مین بہتر ہین چارون
ابا بکرؓ حضرت عمرؓ اور عثمانؓ — علیؓ شاہ مردان یہ اکبر ہین چارون
سخاوت قرابت رفاقت صحابت — یہ چارون صفت مین برابر ہین چارون
صداقت عدالت حمیّت شجاعت — یہ چارون کے واللہ سرور ہین چارون
طراوت کوئی رنگ و بو کوئی نزہت — نبیؐ گل صفت یہ سراسر ہین چارون
جہان جسم ہے روح اوسکی محمدؐ — عناصر یہ اس جسم اندر ہین چارون
ہین ہم جسم و ہم روح و ہمجنس و ہم دل — کمالات مین دیکھو ہمسر ہین چارون
نبیؐ تخت لولاک کے بادشہ ہین — یہ اوس تخت کے پائے اظہر ہین چارون
نبیؐ شاہ دین شامیانہ مقرر — یہ کھم چار اوسکے مقرر ہین چارون
نبیؐ مرد میدان دین و یقین ہین — تو یہ چار آئینہ انور ہین چارون
ظفر کوئی نصرت کوئی فتح و ہیبت — جلو مین نبیؐ کے یہ اکثر ہین چارون
امامت بتدریج کی ہے انھون نے — برابر بس از ایک دیگر ہین چارون
کوئی دم کوئی آب و برش جلا ہے — یہ تیغ نبوت کے جوہر ہین چارون
عطارد و قمر زہرہ و مشتری سے — سمائے سعادت کے نیّر ہین چارون

ستارہ کوئی مہر و مہ شمع کوئی
حقیقت جو دیکھو منور ہین چارون

شریعت طریقت حقیقت تصوف
ہین رہ چار راہِ صفا پر ہین چارون

بکفر و بطالت بشرک و ضلالت
نبیؐ کے صحابہ مظفر ہین چارون

امامت خلافت ریاست نیابت
یہ چارونکے وہ چار افسر ہین چارون

بجسم و بروح و بحسن و بدل بس
بلا شبہ بیشک مطہر ہین چارون

قدر منزلت فضل و رتبہ مین سخن
کہ یہ ایک سے ایک بڑھکر ہین چارون

در منقبت حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ

مجمع فضل جامع القرآن
صاحب ورع وصف الفرقان

خاص دامادِ احمدؐ مختار
زیب حلم و حیائے والایمان

موردِ رحم و مصدرِ صلوٰۃ
منزل فضل ایزد و سبحان

جانشینِ محمدؐ عربی
مقتدائے جہان امام زمان

شاہ عالی خطاب ذی النورین
معدنِ لطف و فضل والاحسان

رونق دین خلیفۂ سیوم
صاحب شرع صاحبِ عرفان

شائع سخن سرورِ کونین
ابن عفان حضرتِ عثمانؓ

صاحب ورع باحیا عثمانؓ
شارع شرع مصطفےٰ عثمانؓ

رہنمائے جماعتِ گمراہ
رونقِ بزم اہتدا عثمانؓ

گمرہون کو دکھائی راہِ دین
ہادی دین شہِ ہدا عثمانؓ

ہے وصی و خلیفۂ صادق
نائبِ دوستِ خدا عثمانؓ

زیب بخشِ توکل و تسلیم
مردمِ دیدۂ رضا عثمانؓ

قاتل کفرِ حامی اسلام
دافع فتنۂ و بلا عثمانؓ

صاحب شرع و صاحبِ عرفان
صاحب زہد و اتقا عثمانؓ

مصدرِ تحفۂ صلوٰۃ و سلام
منزل رحمت خدا عثمانؓ

شمس اوج ہدایت و اسلام
شاہ کونین رہنما عثمانؓ

تھا یقین صدق و لسوائے سخن
خاص احمدؐ کا آشنا عثمانؓ

محفلِ مولدِ احمدؐ مین محبو آو — جلوۂ گلشنِ فردوس ہے دیکھو آو
بزم آراستہ ہے ذکرِ شہِ عالم کی — دیر کس بات کی ہے مومنو آو آو
مدح خوان پڑہتے ہین اوصافِ رسولِ عربی — ذکرِ خیر آج ہے یان سنلو سمجھلو آو
سننے والونکو ہے کیا وجد کا عالم طاری — تم بھی دیکھو یہ تماشا یہان بیٹھو آو
ہو گا تقسیم یہان خوانِ عنایاتِ خدا — کہین محروم نہ ہوجاو چلو لو آو
جب کوئی آتا ہی شیدای جنابِ سرور — کہتے عشاق ہین آداب سے آو آو
پڑھکے اوصاف نبی آج ثنای سنی — سر سے چلکر تمھین لازم ہی محبو آو

ہوئی زینت سرا جب رسولِ خاص سجانکو
تبائی نیک رہ ہمکو تصور سے ذرا دیکھو
خدا نے اوس نبی کیواسطے پیدا کیا سب کچھ
خدا نے ختم کرڈالا بذاتِ سیدِ عالم
ہماری کیا بڑی قسمت وسیلہ ہوگیا احمدؐ
وسیلہ بس ہے محشر مین ہمین حامی محشر کا
نہ دی رہ یا محمدؐ اپنی امت مین کبھو تم نے
حدیثون نے تمھاری سب اُٹھایا یا رسول اللہ
تمھارے نور نے روشن کیا ای نورِ ذاتِ حق
تمھاری سرخی لب کی تجلی سے ہوئی رونق
ہوئی تابندگی سلکِ دُرِ پاکیزہ دندان سے
طراوت ہوگئی ہے آپکے رخسار رنگین سے
نگاہِ فیض سے حضرت نے کیسی پرورش کی ہی
شبِ فرقت مین کبتک ضبط رکھون یا رسول اللہ
چھپاؤن کیا مین تمسے ای طبیب اب دُکھا دل
جنون کے پنجۂ وحشت نے کیسے چاک کرڈالا

عبادت کو اطاعت کو صفائی دین ایمان کو
عنایت کو کرم کو فضل کو حضرتکے احسان کو
ملائک کو زمین کو آسمان کو جن کو انسان کو
رسالت کو نبوت کو نزولِ وحیِ قرآن کو
شفاعت کو جماعت کو کرم کو حفظِ ایمان کو
رفاقت کو حفاظت کو پنہ کو امن و آمان کو
بدی کو کذب کو بدعت کو شر کو کفر و بطلان کو
ضلالت کو بطالت کو رہِ عصیانکو طغیان کو
ستارون کو قمر کو شمع کو مہرِ درخشان کو
شفق کو لعل کو یاقوت کو لالہ کو مرجان کو
ثریا کو دُرِ پُر آب کو الماسِ رخشان کو
چمن کو گل کو غنچون کو رخِ فصلِ بہاران کو
غریبونکو یتیمون کو مساکینون کو مہمان کو
زبان کو اشک کو حسرت کو دلکو آہِ سوزان کو
تپِ فرقت کو بیتابی کو اپنے داغِ ہجران کو
قبائیں [illegible]

بیانِ سوزِ ہجران نے جلایا ہے یہ کس کس کو
ابھی قربان ہو اللہ اکبر دل اگر دیکھے
نہ غالب کیجئے مجھپر کسیدم یا رسولؐ اللہ
صفائی دیجئے للہ طفیل آلِ پاکِ خود
دعا کرتا ہے یہ سنی قبول لو یا رسولِ حق

اکرم ہی یا رسولؐ اللہ اس سنی کو پہونچا دو

زبان کو استخوان کو جسم کو ہستی کے سامان کو
نگہ کو چشم کو ابرو کے خم کو تیرِ مژگان کو
ہوس کو حرص کو بُطلان کو نفسِ پریشان کو
بصارت کو جگر کو جسم کو اور قلب کو جان کو
تم اب حسرت کو اور مسلم کو اور حنفی خداداں کو

مطالب کو مقاصد کو مراد جانِ حرمان کو

ذات نبیؐ پہ بھیجئے صبح کو دو بشام دو
دونوں طرف تھے خوشنما کاکل مشکفام دو
یا شبِ قدر ایک تھی دوسری شب برات تھی
قاتلِ کفر ایک ہے دافعِ شرک دوسری
زندگی پائے کیوں نہ وہ جنکی نظر سے تا ابد
پہلی مہم مغفرت رتبہ عدن دوسری
ایک رؤف نام ہے نام دیگر رحیم ہے
پیدا نہوتے آپ گر پیدا نہوتے دو جہان
بامِ شفاعت ایک ہے دوسری بامِ رحم ہے
ایک مقام کعبہ ہے دوسری جا عرش ہے
عرض ہے میری آپ سے جبکہ طپش مین آؤنگا
دنیا و عاقبت میری ہووے بخیر یا نبیؐ

سنی کی عرض ہے یہی انکو قبول لو یا نبیؐ

کر کے وضو درود دو سر کو جھکا سلام دو
بہرِ شکارِ دین تھے کھولے نبیؐ نے دام دو
صبح دو عید گال دو اور سعید شام دو
خنجر ابرو آپ کے کرتے ہین دونون کام دو
آب حیات سے ہین پُر چشم نبیؐ کے جام دو
فتح یہ کین ہین یا نبیؐ تم نے باہتمام دو
نامون سے اپنے آپ کو بخشئے خدا نے نام دو
آپ کے یہ وجود سے پائے ہین انتظام دو
بخشش عاصیان لئے تم نے چڑھے یہ بام دو
جنکو خدا کے گھر کہین آپ کے ہین مقام دو
آسرا مجھکو حشر مین اے شہِ ذوالکرام دو
دشمن ہین نہ بہشت ہین میری جا جتین ہین تمام دو

میرے دو نور چشم ہین آپکے ہین غلام دو

ذرا پردہ آنکھوں سے اپنی اوٹھا دو
محبت یہ دنیا کی دل سے بھُلا دو
پیمبر کا گر منحرف کوئی آوے
اگر ہو نہ یادِ جنابِ محمدؐ

بنورِ نبیؐ دل کو روشن بنا دو
دل اپنا محمدؐ سے لوگو لگا دو
اوسے مؤمنو تم نہ ہرگز جگہ دو
تو اوس دل کو تم بے تامل جلا دو

اگر گرمی معصیت دل کو ہو وے
اوسے باغ یادِ نبیؐ کی ہوا دو

مدینے کی جانب بہر وقت سنی
یہ کہتے ہوئے ہاتھ اپنے اوٹھا دو

بفضل وکرامات نور خدا تم
میرے دل کو بِللہ روشن بنا دو

یہ آسیب دنیا سے تا بچ رہون مین
مجھے یا نبیؐ اپنے دل سے دعا دو

جب آوے میری موت یا مصطفےٰؐ تب
بفضل خدا تم با یمان اوٹھا دو

خدا کے لیئے یا رسول خدا تم
کرم کرکے دوزخ سے مجھکو بچا دو

مین مشتاق دیدا ہون یا محمدؐ
خدا کے لیئے اپنی صورت دکھا دو

جب آؤنگا آوارہ ہوکر بہ محشر
مجھے اپنے قدمونکے نزدیک جا دو

کرو اونکو مقبول از بہر عزت
مین رکھتا ہون فرزند یا مصطفےٰؐ دو

بعلم وبزرگی رہین وہ سلامت
اور ایمان کی نعمت بفضل وعطا دو

جو ہون آپ اسوار روز قیامت
وہ ہر اک کو اک ایک خدمت بتا دو

رہے باک گھوڑیکی کاندھے پہ اک کے
وہ دیگر کے کاندھے پہ تم غاشیہ دو

رہا ایک مین تو عنایت سے اپنی
مجھے اپنی نعلین پائے علیؐ دو

مرادِ دلِ سنی تمسے یہی ہے
کرم کرکے تم یا رسول خدا دو

یا نبیؐ صلّ علیٰ سوئے غریبان دیکھو
چشم رحمت سے ذرا روئے غریبان دیکھو

آپ کے ہجر مین ایک سوز جگر سے آقا
آہ و فریاد سے پُر کوئے غریبان دیکھو

یاد مین کاکل مشکین مبارک کے بہم
پیچ کھاتا ہے ہر اک موئے غریبان دیکھو

اپنی رحمت کی طرف دیکھئے اے رحم خدا
ہین گنہگار نہ یہ خوئے غریبان دیکھو

گرمی معصیت ایسی ہے جگر جلتا ہے
دیکھو آقا رخ پُر خوئے غریبان دیکھو

گوہر اشک تصدّق کے لیئے گرتے ہین
چشم الطاف سے لولوئے غریبان دیکھو

نہر اشک آنکھون سے جاری ہی ہمیشہ حضرت
آنکھ کھولو یہ ذرا جوئے غریبان دیکھو

قصر اعلےٰ کے تلے اپنے رحیم عالم
خلد مین منزل و مشکوئے غریبان دیکھو

پشت خم ہوگئی رو رو نہ ملا صید وصال
رو برو آکے یہ قابوئے غریبان دیکھو

بارِ عصیان سے گران ہونے نہ پائے پلّہ　روز محشر مین ترازوے غریبان دیکھو
زور بازو کو عطا ہو کہ مقابل ہے عنید　ناتوان ہو لیا بازوے غریبان دیکھو
مرغزار قدس یادِ حیرندہ ہے دل　کہین بھٹکے نہ یہ آہوے غریبان دیکھو
عرض اس سخنیٔ ناکام کی ہے یہ آقا　نظر فیض کرو روے غریبان دیکھو

کہو تم بحسن مقالہٖ صلّوا علیہ وسلّموا　بحبیب جلّ جلالہٖ صلّوا علیہ وسلّموا
گیا عرش پر یہ کمال ہے یہ کمال کسکو نصیب ہو　بلغ العلےٰ بکمالہٖ صلّوا علیہ وسلّموا
شب تار کفر کی رد ہوئی وہ نبیؐ کا ایسا جمال ہے　کشف الدجیٰ بجمالہٖ صلّوا علیہ وسلّموا
دیکھو عاصیونکا شفیع ہے یہ ہوا ایک خوئے محمدؐی　حَسُنَت جمیع خصالہٖ صلّوا علیہ وسلّموا
وہ نبیؐ یہ حق کا درود ہو اور اسکی آل بزرگ پر　صلّوا علیہ و آلہٖ صلّوا علیہ وسلّموا
یہ نبیؐ کا رتبہ کمال ہے گیا لامکانپہ وجود سے　بکمال جاہ و جلالہٖ صلّوا علیہ وسلّموا
وہ نبیؐ یہان بھی شفیع ہے تو شفیع حشر بھی ہوویگا　بثواب حال و مآلہٖ صلّوا علیہ وسلّموا
ذرا چشم غور سے دیکھیئے وہ نبی کا رحم سبھی پہ ہے　علیٰ کل عسم نوالہٖ صلّوا علیہ وسلّموا
یہ کہی ہے سخنی زبان سے نبیؐ اپنا حامی ہے حشر مین　بکمال فضل و نوالہٖ صلّوا علیہ وسلّموا

یا نبیؐ روے سعادت روے تو　رویتِ ماہ دو عید ابروے تو
طاقتِ دین قوتِ بازوے تو　کفر عاجز شد تہِ زانوے تو
چون نگردد مرجع ہر خاص و عام　مہبط روح الامین مشکوے تو
صورت رحمان انسان گفت حق　دانم این شانِ رخ نیکوے تو
صورت رحمان توئی اے نیک رو　روے خلق از صورت الجوے تو
سجدۂ ملکوت آدم را نشد　فی الحقیقت بود سجدہ سوے تو
از گلِ وصفت توانائی جان　شد غذاے روح عالم بوے تو
فخر میجویند بر خیل ملک　یا محمدؐ ساکنانِ کوے تو
یا نبیؐ صید شفاعت از ازل　ہست اندر پنجۂ قابوے تو
غاشیہ بردارت اسرافیل شد　شد براق برق وش یابوے تو

هست سنی دردمند معصیت | کے شفا یابد بجز داروئے تو

یا نبیؐ والشمس شرح روئے تو | سورۂ واللیل شد گیسوئے تو
چون نمازم سجدۂ طاعت ادا | شد رواق کعبہ ام ابروئے تو
دیدۂ مرآت کثرت بالیقین | شد خیال اندر نظر بر روئے تو
چون وہم از قصر والایش نشان | لامکان شد یا نبیؐ مشکوئے تو
فرق اندر موچۂ صبح مغفرت | لیلۃ القدر است در ہر موئے تو
بلبل گلزار تو شد جان ما | چون معطر شد دماغ از بوئے تو
جسم نور و روح مجسمؐ آمدہ | زان مگس ہر چند نامد سوئے تو
اے کریم الخلق چون خوئے کرم | خوئے بخشایندگی شد خوئے تو
من ہمیدانم کہ این انسان چشم | سایۂ پاک تن نیکوئے تو
اے بہشتی حوض کوثر از ازل | آب می جوید ز آب جوئے تو

یا نبیؐ معراج تو شد کوئے حق | آمدہ معراج سنی سوئے تو

کہو اے مومنو اوس شخص کو محشر کا کیا غم ہو | نبیؐ جسکا محمدؐ اور مرشد غوث اعظمؓ ہو
مسیحا جسکا قائل ہے یہ کیسی ہے مسیحائی | کہ جسکی ذات سے زندہ نبیؐ کا دین محکم ہو
سنی ایسا بھی دیکھا ہے کہین تمنے مسلمانو | کہ جس سے دزد کو اک لحظ قطبیت مسلم ہو
قدم احمدؐ کا جسنے دوش پر اپنے اوٹھایا ہے | قدم پھر اوسکا دوش اولیا پر کیون نہ قائم ہو
خدا نے جس نبیؐ کو باعث کا ئن کیا ہووے | نواسا اوس پیمبرؐ کا نہ کیون سردار عالم ہو
خدا واحد محمدؐ مرسلون مین دیکھو بر حق ہے | محی الدینؓ سا بھی پھر نہ ولیون مین معظم ہو
کسیکو غوث کے قدمون کی گر کچھ خاک ملجاوے | یقین جانو نجات اوس شخص کی سب سے مقدم ہو
کہو وہ کیا کرے ظل ہما کو لے کے اے لوگو | اوسے شاہی ہے جسکے سر پہ ظل غوث اعظمؓ ہو
نواسا ہے نبیؐ کا مالک لوح و قلم ہے وہ | اگر وہ چاہے اسدم زمین کو مین برہم ہو
قضا پلٹے قدر ٹھہرے جو وہ چاہے بحکم حق | یہ دنیا تازی ہو جاوے نئی خلقت نسیم ہو
جناب غوثؓ کا کوئی اگر مہمان ہو جاوے | اوسے پھر نعمت عقبیٰ بہر صورت نہ کچھ کم ہو

جو منکر ایسے مرشد کا ہو رہبر اوسکا شیطان ہو
چلا جاوے جہنم کو یقین شیطان سے باہم ہو

جناب غوثؓ کی ادنیٰ کرامت کا جو منکر ہے
یقین ہے اے مسلمانو مقام اوسکا جہنم ہو

دعا یہ دمبدم سنی کرے ہے یا محی الدینؓ
کہ جبتک دم رہے دم مین تمھارا دم ہر اکدم ہو

جلوہ دکھا دے شہِ عالم پناہ
غم یہ مٹا دے شہِ عالم پناہ

نورِ عنایات و کرم سے ذرا
دل کو جلا دے شہِ عالم پناہ

موج تبسم کی دکھا کر ادا
باغ کھلا دے شہِ عالم پناہ

اپنے درِ پاک پہ بلوانے کا
مژدہ سُنا دے شہِ عالم پناہ

دیدۂ مشتاق کو بہرِ خدا
شکل دکھا دے شہِ عالم پناہ

دل کے جو مقصود ہین میرے تمام
بہرِ خدا دے شہِ عالم پناہ

تیری محبّت کا مین بیمار ہون
دل کی دوا دے شہِ عالم پناہ

میری شفاعت کے لئے حشر مین
لب کو ہلا دے شہِ عالم پناہ

اپنے ثناخوانون مین سنی کا بھی
نام بڑھا دے شہِ عالم پناہ

عیان پیشانی اقدس پہ ابروئے رسول اللہ
سر لوح کلام اللہ پر ہے مدِّ بسم اللہ

جناب حضرتِ آدمؑ نے کھولی آنکھ جب اپنی
تو دیکھا اسم آنحضرتؐ با اسمِ اعظمِ اللہ

ازل سے تا ابد حامی محشر اے مسلمانو
محمدؐ سا نہ تھا کوئی نہ ہوگا پھر کبھو واللہ

خدا کے بعد ایسا مرتبہ اعلیٰ ہوا کس کا
جو رتبہ آپکا ہے یا رسول اللہ عند اللہ

توئی اے رحمتِ آیات و نورِ خاص سبحانی
سر تو ہمچو قرآنِ معظم دل چو بیت اللہ

تعجب ہے مجھے اُمّی لقب تیرا ہوا کیونکر
ہے تو تو صاحبِ لوح و قلم وحیِ کلام اللہ

مکانِ لامکان تک تیری ہمت کی رسائی ہے
عظیم الشان تو ایسا بنزدیکِ تعالی اللہ

زمین سے لامکان تک تیری سرحد لگ گئی احمدؐ
احد مین اور تجھ مین حد رہا اک میم کا واللہ

شفاعت سے حمایت سے رفاقت سے عنایت سے
مدد کی یا محمدؐ اپنی امت کی جزاک اللہ

بنائی صورتِ مقصودِ عالم تیری صورت سے
یہ صورت نیک سے شاید یہی تھا مقصدِ اللہ

محمدؐ آپ کے کلمہ سے دو باتین ملین مجھکو
کیا ہون لا اِلٰہ سے نفی اور ثابت بہ اِلّا اللہ

کیا اللہ اکبر نے امام المرسلین تجھکو
صلوٰۃ اللہ سلام اللہ علیک یا حبیب اللہ

امام المرسلین اسجا فرشتونکے امامُ اسجا
ہوئے تم یا رسول اللہ صلوٰۃ اللہ وصلی اللہ

عنیدانِ شقی اسلام کے حائل ہوئے ہین اب
مدد اس زمرۂ سنی کی کرنا فی سبیل اللہ

سنا ہون بیکسونکے مہربان ہو یا رسول اللہ
یہ میری بیکسی مین تم کہان ہو یا رسول اللہ

نہین حاجت سُنادین یا لکھین کچھ حال دل اپنا
ہمارے راز کے تم رازدان ہو یا رسول اللہ

ہمین ماویٰ وملجاؤ وسیلہ کاہیکو دیگر
کہ تم توخود پناہِ بیکسان ہو یا رسول اللہ

نہ سمجھو دور مجھکو اپنے اقدام معلیٰ سے
وہان موجود ہو ہمین تم جہان ہو یا رسول اللہ

یہ قربت آپکی پیغمبرون مین کسنے حاصل کی
خدا جسجائے پر ہے آپ وہان ہو یا رسول اللہ

میری طاقت ہی کیا امکان کرون کچھ وصف حضرتکا
صفت سے وصف مین تم لابیان ہو یا رسول اللہ

شفاعت عاصیونکی سونپ دی اللہ نے تمکو
شفیع المذنبین تم بیگمان ہو یا رسول اللہ

نشان دون کس نشانی سے پتا دون کس پتے سے مین
خدائے بے نشانکے تم نشان ہو یا رسول اللہ

نہ بیٹھی جسم پر مکھی نہ قدِ پاک کا سایہ
کہو تو نور ہو تم یا کہ جان ہو یا رسول اللہ

اگرچہ عالمِ باطن مین تم ہم پر عیان ہی ہو
بھلا ظاہر مین کیون ہمسے نہان ہو یا رسول اللہ

تمھین سے زندگی اس عالمِ ہستی نے پائی ہے
غرض تم جانِ جسم دو جہان ہو یا رسول اللہ

میری حاجت خدا سے کہکے دلوادو دو عالم مین
کہ تم تو والیِ کون و مکان ہو یا رسول اللہ

دعا ہے سنی ناکام کی ہر وقت ہر یکدم
تمھاری وصف مین ناطق زبان ہو یا رسول اللہ

اب فکر کاہیکو کرون سر کو لگا کے ہاتھ
بخشش تو لگ چکی ہے میری مصطفیٰ کے ہاتھ

قفلِ درِ شفاعت عظمیٰ کی اب کلید
دی ہے خدا نے شافع روزِ جزا کے ہاتھ

خواہندگانِ نقدِ شفاعت کو حشر مین
ہونگے میسر اوس شہِ فیض و سخا کے ہاتھ

بہر عطائے نقد شفاعت بروزِ حشر
بے استخوان رہینگے شہِ دوسرا کے ہاتھ

تم آشنائے بحرِ ثنائے نبیؐ رہو
اے مؤمنو ہے کشتی دنیا فنا کے ہاتھ

کیونکر نہون حصول مرادین میری تمام
سب کارِ مَن نے سونپے رسولِ خدا کے ہاتھ

دوزخ سے اک جہان کو نکالے گا وہ نبیؐ
جسوقت ڈالدیویگا فضل و عطا کے ہاتھ

حکمِ نبیؐ پہ مومنو ثابت قدم رہو
پاؤ گے ایسا مرتبہ کارِ بجا کے ہاتھ

جنت مین جاتے وقت دو جانب رہینگے تب
اس سمت کو خدا کے اودھر مصطفیٰؐ کے ہاتھ

محشر مین نفسی نفسی کہینگے نبیؐ تمام
امت چھڑانی ہوگی شہِ انبیا کے ہاتھ

درگاہِ حق مین عجز سے سر کو جھکا کے اب
یہ التجا مین کرتا ہون اپنے اوٹھا کے ہاتھ

یارب تو اپنے فضل و کرامت سے لطف سے
محشر مین کرنا مجھکو نبیؐ مصطفیٰؐ کے ہاتھ

سب کی نجات ہو ویگی اپنے رسولؐ سے
اوٹھینگے عاصیون کے لئے مصطفیٰؐ کے ہاتھ

سخی کی یہ دعا ہے قیامت مین یا نبیؐ
رکھدیجے اوسکے سر پہ تم اپنا بلا کے ہاتھ

فردوس پہ فاخر ہے بیابان مدینہ
طوبیٰ کے مقابل ہین درختان مدینہ

درجے مین بڑی عرش سے ہے شان مدینہ
رتبے مین فرشتہ ہے ہر انسان مدینہ

جنت سے بھی تازہ ہے گلستان مدینہ
رضوان نہ کرے طعن ہے دربان مدینہ

کونین پہ فاخر نہو کس طرح سے یثرب
سلطان دو عالم کا ہے سلطان مدینہ

ہے افضل و اقدس بہ یقین ہر دو جہان مین
سب جن و ملائک ہین ثنا خوان مدینہ

ہرچند نہووے گی اوسے گور کی تنگی
کی جس نے نظر وسعت میدان مدینہ

ہو گلشن ایمان کو تر و تازگی اوس کے
جس شخص نے دیکھے گل و ریحان مدینہ

آسیب قیامت نہو گر قبر پہ میری
تعویذ بنے سنگ بیابان مدینہ

ہے مرہم کافور میرے زخم گنہ پر
وہ آہکِ درگاہ پر از شان مدینہ

صدقے سے محمدؐ کے یہ کیا غیب کی ہے لوٹ
پُر نعمتِ عقبیٰ سے ہے لو خوانِ مدینہ

ایمان بھی ہے جنت بھی ہے اور مغفرت حشر
لو جا کے یہ سب نعمت الوانِ مدینہ

جنت کی تمنا نہین رکھتا ہون مین ہرچند
بس ہے یہ مجھے روضۂ سلطان مدینہ

کب مجھسے بیان رتبۂ یثرب کا ہو سخی
خود خالق یزدان ہے قدر دان مدینہ

یاربی بہر شاہِ مدینہ
ہو میسر پناہِ مدینہ

دے یہ توفیق مجھکو الٰہی
جھاڑون پلکون سے راہِ مدینہ

فضل سے ایک جرعہ پلا دے
مجھکو تو آبِ چاہِ مدینہ

لطف سے اپنے مجھکو بتادے | وہ رخِ بادشاہِ مدینہ
کیون نہ زائر کا ہو رتبہ اعلےٰ | عرش پر ہے کُلاہِ مدینہ
بار جنت نہین چاہتا ہون | دے بتا بارگاہِ مدینہ
مجھکو کاہے کو ریحان جنت | گر میسّر گیاہِ مدینہ
کر عطا میرے آہوئے دل کو | یا الٰہی تو کاہِ مدینہ
میرے دل کو تجلّی دے یارب | بہرِ انوار ماہِ مدینہ
مال و دولت نہین چاہتا ہون | ویسے ہون فیض خواہِ مدینہ
چاہتا ہون یہی مجھپہ ہردم | ہو کرم سے نگاہِ مدینہ
جانتا ہون مین تحقیق یارب | راہِ بخشش ہے راہِ مدینہ
یاربی باطفیلِ محمدؐ | کر عطا خوابگاہِ مدینہ
دل سے جاوے سیاہی گنہ کی | دیکھون گر مین نگاہِ مدینہ
مشک بھردے تو دلمین دیتا گر | مجھکو شامِ سیاہِ مدینہ
دل مین ہے نورِ شوقِ محمدؐ | دے بتا جلوہ گاہِ مدینہ
شہر ایسے کے غیر از جہان مین | ہے کہان اشتباہِ مدینہ
دے تو اوسکے سفر کی ہدایت | تا کرون سر براہِ مدینہ
کیا ہے سو صفت ہو وہی سنّی | جائے اللہ ہی جاہِ مدینہ

مجھپہ ہو یا شہِ کونین عنایت کی نگاہ | تا کہ اللہ تعالیٰ کی ہو رحمت کی نگاہ
جسطرف آتے ہین اللہ کے محبوب نظر | اوسی جانب ہے تمام اہلِ قیامت کی نگاہ
عاشقِ روئے نبیؐ ہون تو اچنبھا کیا ہے | مجھپہ کیون پڑتی ہو ہر ایک کی حیرت کی نگاہ
دیدنی ہوگی جب آئینگے نظر نور خدا | میری افسوس کی آنکھ اور میری حسرت کی نگاہ
قدرِ مولا کی محبت نہ چھپائے سے چھپی | تاڑنیوالے بھی رکھتے ہین قیامت کی نگاہ
کہا سمجھائیے کہین مداحِ نبیؐ کو یارب | جسطرح پڑ رہی ہے منکرِ حضرت کی نگاہ
اوسکو کیا خوف و غم روزِ قیامت سنّی | جسپہ ہو شافعِ عالم کی عنایت کی نگاہ

چراغ بزم ہدایت ہوئے رسول اللہ
ہمارے واسطے رحمت ہوئے رسول اللہ

امام مسجد کثرت ہوئے رسول اللہ
خطیب خطبۂ وحدت ہوئے رسول اللہ

خفی تھا پردۂ وحدت مین نور کثرت کا
ظہور جلوۂ کثرت ہوئے رسول اللہ

نہین ہے حشر کا غم ہمکو اے مسلمانو
شفیع روز قیامت ہوئے رسول اللہ

یہ کیسا فضل خدا کا ہوا ہمارے لئے
مدار فضل و عنایت ہوئے رسول اللہ

تجلی آ گئے کہان تھی یہ ہر دو عالم کو
سواد دیدۂ خلقت ہوئے رسول اللہ

ہوئی زمین سے فلک تک تجلی اسلام
ضیائے نور رسالت ہوئے رسول اللہ

تمام گنج شفاعت ہے عام امت پر
کریم و شاہ سخاوت ہوئے رسول اللہ

یہ قدر و عزت و حرمت یہ رتبۂ عالی
امین در گہہ عزت ہوئے رسول اللہ

کریم و مشفق و اشفق ظہیر بندہ نواز
شفیق و راحم امت ہوئے رسول اللہ

کہان تھا روضۂ رضوان کا نام عالم مین
بہار روضۂ جنت ہوئے رسول اللہ

خدا کی راہ بتائی تمام عالم کو
بنائے قصر شریعت ہوئے رسول اللہ

ہین سخی رونق و زیب طریقت عرفان
رموز دان حقیقت ہوئے رسول اللہ

رکھے ہے مرتبہ ایسا رسول اللہ کا کلمہ
خدا نے عرش پر لکھا رسول اللہ کا کلمہ

اگرچہ سارے نبیونکے ہین کلمے افضل و بہتر
یہ سب کلمون سے ہوا اعلیٰ رسول اللہ کا کلمہ

دبستان ملائک مین سکھانے حکم خالق سے
قلم نے لوح پر لکھا رسول اللہ کا کلمہ

پڑھوگے اے مسلمانو اگر تم حسن نیت سے
تو فرد جرم دھوئیگا رسول اللہ کا کلمہ

عنایت ہمکو فرما کر خدا نے تحفہ اک بھیجا
بڑے الطاف سے وہ کیا رسول اللہ کا کلمہ

ملائک کچھ نہ پوچھین گے لحد مین اے مسلمانو
مگر پوچھین گے ہمکو آ رسول اللہ کا کلمہ

نہ ضائع تم کرو اوسکو کسی دم اے مسلمانو
خدا کے گھر کا ہے تحفہ رسول اللہ کا کلمہ

جہان نکلے اور کلمون سے نہوگا تمکو کچھ حاصل
یہ دیگا دین اور دنیا رسول اللہ کا کلمہ

ہزارون ہی عبادت سے مسلمان کچھ نہین ہوتا
مگر جب تک نہین پڑھتا رسول اللہ کا کلمہ

ذرا تم غور سے دیکھو بنا اسلام کی ہے یہ
عزیزو ہے عجب نکتا رسول اللہ کا کلمہ

بتا دیگا خدا اور مصطفےٰ کے فضل کی لذت
عجب ہے نعمتِ عظمیٰ رسول اللہ کا کلمہ

جو کوئی کور باطن ہو پڑھے اُسکو بحسن دل
کریگا چشمِ دل بینا رسول اللہ کا کلمہ

بوقتِ مرگ یہ سنی نہ چاہے تجھسے کچھ یا رب
مگر ہو تصفیہ دل کا رسول اللہ کا کلمہ

مین جسم نبیؐ روح ہے مین طور وہ شعلہ
مین چشم نبیؐ نور ہے مین شمع وہ شعلہ

مین دُر ہون نبیؐ آب ہین مین تیغ وہ جوہر
مین سیپ وہ نیسان ہین وہ دریا ہین مین قطرہ

مین مس ہون نبیؐ زر ہین مین ہون خاک وہ اکسیر
مین سنگ وہ ہے لعل وہ خورشید مین ذرّہ

مین گل ہون نبیؐ بو ہین مین معدوم وہ ہین ہست
مین تشنہ وہ دریا ہین مین بیجان وہ مسیحا

مین چہرہ نبیؐ حسن ہین مین شب ہون وہ ہین ماہ
مین گل ہون وہ ہے رنگ مین ہون زشت وہ زیبا

مین دل ہون نبیؐ یاد ہے مین رحل وہ قرآن
مین تحت ہون وہ فوق ہے مین پست وہ بالا

مین نحس نبیؐ سعد مین ہون ضعف وہ طاقت
مین بد ہون وہ ہے نیک مین مُردہ وہ مسیحا

مین عام نبیؐ خاص مین اسفل ہون وہ افضل
وہ شمع مین پروانہ وہ ہے شاہ مین بردا

مین درد وہ شافی ہے مین نسخہ ہون وہ اکسیر
مین زخم وہ مرہم ہے مین کاہل وہ مداوا

مین رنج نبیؐ رحم ہے مین درد وہ رحمت
مین دیدہ وہ ابصار مین ہون کور وہ بینا

مین تن ہون نبیؐ سر ہے وہ اعلیٰ ہے مین ادنیٰ
مین تحت وہ بالا ہے مین ادنیٰ ہون وہ اعلیٰ

مین مُہر نبیؐ نقش ہے مین حرف وہ معنی
مین تحت وہ ہے شاہ مین بندہ ہون وہ آقا

مین کون نبیؐ کون ہین مین کیا ہون وہ ہین کیا
مین سنی نبیؐ شرع مین سنی ہون وہ ابدا

یا نبیؐ تم شہِ ابرار ہو سبحان اللہ
دین کے دنیا کے سردار ہو سبحان اللہ

درد عصیان سے ہون بیمار مگر ڈر کیا ہے
آپ تو شافی بیمار ہو سبحان اللہ

دین بڑھے کفر گھٹے کیون نہ محمدؐ تم سے
کیونکہ تم قاتلِ کفار ہو سبحان اللہ

گرز آتش سے ڈراوینگے ملائک جسدم
قبر مین تم ہی مددگار ہو سبحان اللہ

یا رسول اللہ ہوا گر مین گنہگار تو کیا
تم شفاعت کے تو مختار ہو سبحان اللہ

شرق سے غرب تلک دین ہے تمھارا روشن
دین واسلام کے سردار ہو سبحان اللہ

راز خالق سے ہمین کیجئے واقف للہ
کیونکہ تم واقفِ اسرار ہو سبحان اللہ

کیون نہو گلشن ایمان کو نزہت تمسے
خلد کے رونق گلزار ہو سبحان اللہ

کفر سے آپ نے ہم سبکو بچایا یا شاہ
اپنی امت کے خبردار ہو سبحان اللہ

نور ایمان سے طفیل آپ کے روشن ہے دل
دین کے ماہ پُر انوار ہو سبحان اللہ

وعدہ بخشش کا کیا ہمکو نہایت ہے امید
کیونکہ تم صادق الاقرار ہو سبحان اللہ

برگزیدہ ہو دو عالم مین خدا کے مقبول
مصطفےٰ بیشک و تکرار ہو سبحان اللہ

روشنی دین کی دلِ سنی کو بخشی تم نے
نور خالق شہ ابرار ہو سبحان اللہ

بخشش نبیؐ کی عمیم ہے سبحان عمّ نوالہٗ
اپنا رسول کریم ہے سبحان عمّ نوالہٗ

مخطی ہین ہم وہ کریم ہے عاصی ہین ہم وہ رحیم ہے
بیمار ہم وہ حکیم ہے سبحان عمّ نوالہٗ

احسان کسیکا کسی پہ ہان رہتا نہین بجز اک زمان
اوسکا کرم تو قدیم ہے سبحان عمّ نوالہٗ

کیا بولون خوئے محمدی ایسا شفیع نہو کبھی
امت پہ اپنی رحیم ہے سبحان عمّ نوالہٗ

صحرا مین اوسکی ہی جا ہے ہو بستی مین بھی وہ ہے رونما
بستان مین اوسکی نسیم ہے سبحان عمّ نوالہٗ

فرحت مین ہم ہین تو پاس ہے آفتین ہم ہین تو پاس ہے
ہرحال مین وہ ندیم ہے سبحان عمّ نوالہٗ

سب چھوڑ ہم رہے عیش مین ہرگز نہ آیا وہ طیش مین
کیا اوسکی طبع سلیم ہے سبحان عمّ نوالہٗ

تھا ایک فرشتہ پر جلا رحمت جو کی ہوئی پر عطا
احمد کا رحم عظیم ہے سبحان عمّ نوالہٗ

ہوتے ہین ہمسے بہت گنہ تسپر بھی وہی ہے ہمین پنہ
عاصی ہین ہم وہ حلیم ہے سبحان عمّ نوالہٗ

پژمردہ دل نہو تم کبھو باغ جہان مین ہر اک سو
بہتی نبیؐ کی شمیم ہے سبحان عمّ نوالہٗ

ڈرتے ہو کیون کہو مومنو امید فضل پہ تم رکھو
رحمت نبیؐ کی عمیم ہے سبحان عمّ نوالہٗ

ہمکو شفاعت دیگران یارو وفا وہ کرے کہان
اپنا شفیع قدیم ہے سبحان عمّ نوالہٗ

اے سنی تجھکو ہے خوف کیا رکھ فضل حق پہ نظر سدا
سر پہ رسول کریم ہے سبحان عمّ نوالہٗ

افضال مصطفےٰ سے یا دافع البلایہ
محفوظ رکھ وبا سے یا دافع البلایہ

تو کر کے فیض اعظم اپنے کرم سے ہر دم
رکھ امن مین بلا سے یا دافع البلایہ

ڈر کر وبا کے مارے یکبارہین بیچارے
رکھ امن مین بلا سے یا دافع البلایہ

اب کر کے کچھ عنایت محفوظ رکھ بعزت
بیٹھے ہین ہم نرا سے یا دافع البلایہ

کیسی بلا ہے نازل گھبرا رہا ہے اب دل
ردکر دے تو عطا سے یادافع البلایہ

دل مومنوں کا خوش ہو آوے بلا تو اوسکو
گر دور تو عطا سے یادافع البلایہ

دل مومنوں کا خوش ہو مصئون رکھ تو سبکو
ہر رنج ہر عنا سے یادافع البلایہ

عالم پہ کر کے رحمت کر تو بڑی حفاظت
اس آفتِ وبا سے یادافع البلایہ

کیسی بلایہ آئی دے اس سے تو رہائی
ہم سبکی ہاب دعا سے یادافع البلایہ

کچھ اس بلا مین چارہ چلتا نہین ہمارا
عاجز ہین دست و پا سے یادافع البلایہ

ہو اس بلا مین پُرغم کہتے ہین بسکہ ہر دم
ہم صدق سے صفا سے یادافع البلایہ

آئی بلا ہے ہم پر یکبارگی تو رد کر
برکاتِ فاطمہؓ سے یادافع البلایہ

ہر وقت یہ جماعت ہووے بصد حفاظت
الطاف مرتضےؓ سے یادافع البلایہ

کر فضل ایسا تو اب ہو دفع یہ بلا سب
حسنینؓ مجتبےٰ سے یادافع البلایہ

ان سارے ہادیونکا اور سب جوابیون کو
مامون رکھ بلا سے یادافع البلایہ

سب مومنونکو رکھیے صدقے سے مصطفےٰ کے
محفوظ ہر بلا سے یادافع البلایہ

ہے یہ دعاے سنی ردکر بلاء سنی
فضلِ شہِ ہُدا سے یادافع البلایہ

یا نبی تیرے سراپا پہ کرون کیا صدقہ
اس سراپا پہ دو عالم کا سراپا صدقہ

نیلی صحنک گل انجم سے فلک بھر بھر کر
تیرے سر پر سے اوتاری ہے ہمیشہ صدقہ

تیرے سر پر سے گہے ابر سیہ کو وارون
فرق پر گاہ کرون برق مجلّی صدقہ

گاہ مین زلف گرہ دار پہ سنبل وارون
گاہ آہوے ختن کا کرون نافہ صدقہ

لیلۃ القدر پہ آن کاکل مشکین وارون
گاہ مین اوسپہ کرون شاخ بنفشہ صدقہ

گاہ گیسو پہ سے موسیٰ کے عصا کو وارون
اژدہا گاہ کرون مار کے کالا صدقہ

لام گیسو پہ خیالِ خط زلفی وارون
گاہ اسلام پہ ہو کفر کا سودا صدقہ

گاہ پیشانی پہ خورشید ضحیٰ کو وارون
گاہ مین اوسپہ کرون صبح کا تارا صدقہ

گاہ ابروے مقوس پہ کمان کو وارون
گاہ کردون مہِ دو عید کا گوشا صدقہ

گاہ ابرو پہ تیری حسن کی میزان وارون
گاہ گالون پہ کرون نور کا پلہ صدقہ

مہر و مہ گالون پہ دو لیمون کی پھانکین کر کر
گل عارض پہ گل سرخ جنان کو وارون
چتر مشکین کو بآن پنجۂ مژگان وارون
چشم بد دور تیری آنکھون پہ نرگس وارون
چشم عالم کی سفیدی و سیاہی وارون
گاہ بینی پہ سے انگشت شہادت وارون
سبزۂ خط پہ سے گاہے خط ریحان وارون
گاہ مین تیری محاسن پہ کرن کو وارون
رخ پہ گاہے رخ خورشید منور وارون
لعل لب پر سے کبھی لعل بدخشان وارون
گاہ دندان کی چمک پر دُرِ یکتا وارون
سیب جنت کا کبھو سیب ذقن پر وارون
چاہ حیوان کو کبھو چاہ ذقن پر وارون
گاہ قطرات عرق پر گل انجم وارون
تخم ریحان کو کبھو خال پہ تیرے وارون
گاہ مین کان پہ موتی کے صدف کو وارون
گردن پاک پہ مین گاہ گلابی وارون
موج غبغب پہ کبھو آب مصفّا وارون
دست روشن پہ کبھو نور کا تڑکا وارون
کف بخشش پہ کبھو جوئے کرامت وارون
گل اورنگ کبھو فندق خوش پر وارون
گاہ ناخن پہ کبھو عید ضحیٰ کو وارون
گاہ انگشت منوّر پہ قلم کو وارون

شام کو ایک کرون ایک سحر کا صدقہ
گاہ اس گل پہ کرون مین گل لالہ صدقہ
گاہ مژگان پہ کرون اوسپہ سے پنجہ صدقہ
گاہ مین اوسپہ کرون دیدۂ شہلا صدقہ
چشم پر گاہ کرون دیدۂ بینا صدقہ
گاہ چتونے کا کرون اوسپہ شگوفہ صدقہ
گاہ اوسپر سے کرون خلد کا سبزہ صدقہ
گاہ اوسپر سے کرون ماہ کا ہالہ صدقہ
گاہ اوس رخ پہ کرون بدر طلا لا صدقہ
گاہ اوسپر سے کرون عدن کا پنجہ صدقہ
گاہ مین اوسپہ کرون عقد ثریّا صدقہ
گاہ حیوان کے کرون بحر کا قطرہ صدقہ
گاہ کوثر کا کرون اوسپہ سے چشمہ صدقہ
گاہ مین اونپہ کرون لولوئے لالہ صدقہ
گاہ اس تل پہ کرون دل کا سویدا صدقہ
گاہ اوس کان پہ کان دُرِ یکتا صدقہ
اس صراحی پہ کرون نور کا شیشا صدقہ
گاہ مین اوسپہ کرون نور کا تڑکا صدقہ
گاہ اوس پر سے کرون مین ید بیضا صدقہ
گاہ اوس کف پہ کرون فضل کا دریا صدقہ
گاہ اوسپر سے کرون غنچۂ تازہ صدقہ
اوسپہ کردون کبھو الماس کا پارہ صدقہ
گاہ کردون شخ مرجان طلا لا صدقہ

سینۂ صاف پہ ہیں لوحِ مصفا واروں — گاہ میں اوس پہ کروں نورِ تجلّی صدقہ
شکمِ پاک و مصفا پہ سے ریشم واروں — گاہ قاقم کا کروں اوس پہ سے تختہ صدقہ
آپکے دل پہ سے ہیں قبلہ کلیجا واروں — گاہ اوس کعبہ پہ کونین کا کعبہ صدقہ
ناف پر سے مئے اطہر کا ہیں ساغر واروں — گاہ اوس ناف پہ تسنیم کا بھنورا صدقہ
پشتِ اعلیٰ پہ کبھو نور کا تختہ واروں — گاہ اوس پر سے کروں ہیں دل شیدا صدقہ
مُہر پر تیرے کبھو مُہرِ سلیمانؑ واروں — گاہ اوس نقش پہ ہر نقش کا نقشہ صدقہ
گاہ ہیں تارِ نظر تار کمر پر واروں — گاہ اوس مو پہ کروں جان کا رشتہ صدقہ
گاہ عصمت پہ سے کونین کی عصمت واروں — گاہ اُس پا کی پہ پا کی مُبَرّا صدقہ
نقرۂ خام کبھو ساقِ صفا پر واروں — گہ کروں شعلۂ کا فورِ مصفّا صدقہ
آئینہ آئینۂ زانو پہ گاہے واروں — گاہ اوس پر سے کروں ماہ کا گردا صدقہ
ناخنِ پا پہ کبھی بدرِ دُجےٰ کو واروں — پنجۂ پا پہ کروں مہر کا جلوہ صدقہ
گاہ قامت پہ سے آشوب قیامت واروں — گاہ اوس پر سے کروں ہیں سبھی بالا صدقہ
گاہ اعجاز پہ اعجازِ مسیحا واروں — گاہ دم پر سے کروں ہیں دمِ عیسیٰ صدقہ
تیرے جامے پہ کبھو صبح کا داماں واروں — گاہ آنکھوں کا کروں اوس پہ سفیدا صدقہ
یا نبیؐ تیرے بھلا سر پہ سے کیا کیا واروں — جو جو کونین میں ہے سب تیرے پا کا صدقہ
حائلِ دین عَنیدانِ شقی ہوتے ہیں — اپنی امت پہ سے آقا اونھیں کرنا صدقہ
ابتو ناچاری سے ناچار بہت ہی سخنی — ہاتھ کا پاؤں کا کچھ سر کا ولانا صدقہ

میرے گھر سیدِ ن ہیمیز نہ آئے — جو تجھے دل میں ارماں کبھی بر نہ آئے
جو نقشِ قدم دیکھ پائے نبیؐ کا — مقابل کبھی ماہِ انور نہ آئے
بہت سے نبیؐ یوں تو آئے جہاں میں — کوئی اپنے احمدؐ کے ہمسر نہ آئے
گذارا ہو کیونکر درِ مصطفےٰ پر — اگر اوج ہتی پر مقدّر نہ آئے
طوافِ مزارِ نبیؐ کر رہا ہوں — کہیں اے فلک تجھکو چکّر نہ آئے
گدائے شہِ دیں ہوں دل سے تونگر — نہیں غم ہے کچھ ہاتھ اگر زر نہ آئے

یہ بزمِ نبیؐ ہے ثناخوان تو آئین
رہے منکر شاہ باہر نہ آئے

بھلا بینا ہونے سے کیا اوسکو حاصل
نظر جس بشر کو پیمبر نہ آئے

موئے لطف ہی نام محمدؐ کا دل سے
بھلا لب یہ سخنی کے کیونکر نہ آئے

دنیا مین آج آمدِ فصلِ بہار ہے
ماہِ ربیع ہے کہ فلک رحم بار ہے

یہ وہ ہوا ہے چارون طرف سبزہ زار ہے
رخسارۂ زمین پہ خطِ غبار ہے

کیا سر خوشی فرطِ تمنائے یار ہے
محوِ خمار شوق گل کو کنار ہے

سیراب آب لولوئے تر سے یہ فصل مین
ہر خوبرو کی گردن نازک مین ہار ہے

باغ جہان مین آتے ہین محبوب کردگار
شکرِ قدومِ پاک سے دل کامگار ہے

غنچون نے چٹکیون کی مچائی ہے دھوم دھار
پتّون مین تہنیت سے جلاجل کی مار ہے

صحنِ چمن پہ اس گل خوبی کی یاد مین
صلِّ علےٰ سے نغمۂ بلبل ہزار ہے

ہر روز روز عید ہے ہر شب شب برات
فضلِ خدا یہ رتبۂ لیل و نہار ہے

شبنم رحیق غنچہ صراحی پیالہ گل
شاخین نہ جھومین کیونکہ خوشی سے خمار ہے

مخدومِ دوجہان کے قدومِ شریف کو
ہادی خدا ہے سر سے روان جوئبار ہے

یہ شادیِ ولادتِ شاہِ امم ہوئی
جسکے سبب سے چہرۂ گل رنگدار ہے

مرہون ہوکے عشق مین احسانِ زلف کے
سنبل کا تار تار عجب تابدار ہے

چشمِ امید باز ہے نرگس کی چشم پر
اس عینِ حقیقت کا اوسے انتظار ہے

کہتی ہے کھلکھلا کے یہی عندلیب جان
ہر برگ گل و غنچہ لبون پر نثار ہے

سوسن چمن مین رکھتی ہے گویا زبان ہزار
ہراک زبان پہ وصفِ محمدؐ ہزار ہے

غبغب کے ہے عرق پہ فدا نہر سلسبیل
قطرون پہ موتیئے کے تصدق بہار ہے

اوس سرو قد کی فضل کی تعظیم کے لیئے
شمشاد ایستادہ بیک پا طیار ہے

اے نوبہارِ حسن تیرے اہتمام کو
لے کر عصا کو سروِ چمن چوبدار ہے

خاشاک کی طرح سے وہ ہوا اس چمن سے دور
باغی ہمارے دین کا جو نابکار ہے

وہ نونہال باغِ ریاست ہو تازہ تر
اے سخنی جو کہ شاہِ دکن ذی وقار ہے

گلشن مین دو جہانکے سرسبز ہو مدام
سنی تمہارا خاک رہِ چار یار ہے

دل شاد ہو کس گل کی یہان جلوہ گری ہے
نازان بصد آداب نسیم سحری ہے

کس رُخ مین تجلی یہ خدائی کی بھری ہے
خورشید کا مونھ ہے کہ چراغ سحری ہے

کس قبلۂ کونین کی ہے جلوہ فزائی
پیشانی ملکوت جو سجدے مین دھری ہے

کس ساقی فیاض کا تھا ذکر ازل مین
اب تک جو لبون پر لبِ کوثر کی تری ہے

وحدت کی حقیقت کا بیان رازِ احد ہے
اسرار نہان کھُلتے ہی جو پردہ دری ہے

دل کھو گیا اوس مخبر صادق کی خبر مین
کچھ بھی تو خبر ہے کہ ہمین بے خبری ہے

کس رنگ سے کھل جائینگے گل روز شفاعت
بخشش کی دعا سے لب خندان مین تری ہے

کچھ شوق سماتا نہین محبوب کا دل مین
اس خُم مین مے حسرت دیدار بھری ہے

نالون کو میرے اے سر سر دفتر خوبان
تھوڑا بھی اثر ہے کہ فقط بے اثری ہے

نقشے سے تیرے نام منور کے منقش
یہ دل ہے میرا یا کہ عقیق شجری ہے

دنیا کی طرف پشت ہے اسلام طرف رو
مرکب کے لئے میرے یہ پاکھر وہ سری ہے

یثرب مین اگر لاش ہو عریان تو کیا غم
وہ چاندنی پڑتے ہی کفن اپنا زری ہے

نوباوۂ اذکار محمد کا یہ ہے فضل
جنت مین چنگیری تیری میوسے بھری ہے

اے سنی ہے اسجائیو اگر کشت عمل خشک
جنت مین خیابان بخدا اپنی ہری ہے

ہو فضل خدا کشورِ شاہِ دکن آباد
اے سنی یہی اپنی دعائے سحری ہے

تیغ عشق احمدی سے چاک سینہ چاہیئے
تارِ جانِ عالمِ بالا سے سینا چاہیئے

برق نور حق کو جائے خوش قرینہ چاہیئے
طور موسیٰ جل گیا ہے طور سینا چاہیئے

نام گر کندہ کرون مین خامۂ قدرت کہان
دیدۂ یعقوب کا اوسکو نگینہ چاہیئے

دل میرا ہے مسکن محبوب ربّ العالمین
سینۂ مشتاق مین بھی تو مدینہ چاہیئے

یا نبی اللہ ہم طوفان آتش سے بچین
نوح کے مانند ہم کو بھی سفینہ چاہیئے

دل عجب گنجینۂ اسرار وحدت ہو گیا
مایۂ رحمت کو رحمت کا خزینہ چاہیئے

شوق گلرو مین جو گلداغونکا مین کھینچون گلاب
واسطے اوسکے دل بلبل کا مینا چاہیئے

صورتِ دلبر کا ہے آئینہ دل مین خیال
نقش ہوا ایسا تو ایسا آبگینہ چاہیئے

کلکِ مژگان سے اگر کھینچون مین نقشِ روئے یار
دیدۂ روح القدس کا آبگینہ چاہیئے

محوِ حسنِ صورتِ روشن رہین تا روز و شب
مہر و مہ کو نور پشت آبگینہ چاہیئے

جانب یثرب رہون گر جادہ پیمائے طلب
راہ کی گرمی سے چہرے پر پسینہ چاہیئے

چترِ رحمت سر پہ اور عظمت کا تکیہ تخت پر
شاہ کے وصف کو شاہون کا قرینہ چاہیئے

فردِ نعتِ شاہِ خوبان رکھئے کس صندوق مین
اس تبرک کو تو تابوتِ سکینہ چاہیئے

وائے حسرت سال مین آتا ہے اک ماہِ ربیع
سنی بیدل کو ہر مہ وہ مہینہ چاہیئے

تخت اسکندر پہ اے سنی رہے شاہِ دکن
ہاتھ مین مہر سلیمان کا نگینہ چاہیئے

ہیرے خورشید کے تلجائے قمر موںھ پر سے
آئینہ دعویٰ کرے توڑنے موںھ پتھر سے

باندھکر بیٹھے ہین سر ہم درِ پیغمبر سے
کیون نہ پھر سر پہ گھٹا باندھکر رحمت برسے

بال سے جھاڑین جو خاشاک تمھارے در سے
زلف سے مشک گرے خاک پہ عنبر سر سے

یہی سودا ہے سرِ مجنون مین ہر لیل و نہار
سر کو ٹکرائے تیرے ناقہ کی ہر ٹھوکر سے

بیقراری مجھے ایسی ہے تیری فرقت مین
آہ بھی کانپتے نکلے ہے دلِ مضطر سے

گرمیِ عشقِ نبی سے جو تڑپ جاتا ہون
پنکھا کر جاتے ہین آ آکے ملائک پر سے

لب و دندانِ محمد کی صفت لکھنے کو
لعل سے چاہیئے دوات و قلم گوہر سے

وصف جس زلفِ معنبر کا کیا کرتے ہین
مارے خوشبوئی کے بھرتا ہے دہن عنبر سے

صدقِ اسلام کی دعوت کا ہوا جب شہرہ
پہلے تصدیق ہے صدیق شہِ اکبر سے

جب عمر آیا عدالت پہ ہوا ظلم عدم
عدل کو زیب ہے اوس عادل نیک اختر سے

جامعِ مصحفِ حق کاملِ ایمان و حیا
نورِ اسلام ہے عثمان شہِ انور سے

صاحبِ فتح و ظفر دافعِ کفر و بطلان
قوتِ اسلام کو ہے زور علی حیدر سے

دشمن اونکا جو ہوا ہے وہ خدا کا دشمن
دوستی فرض ہوئی پنجتنِ اطہر سے

فتحمندی شہِ اسلام کو ہو جائے نصیب
بچکے جائے نہ کوئی دشمنِ دین خنجر سے

اپنے سنی پہ کرم کیجیے یا شاہِ امم
جائے کس در پہ یہ فریاد تمھارے در سے

خواب مین تمکو اگر آئے شاہِ والا دیکھتے
ہو کے حیران دیر تک رخ با تمنا دیکھتے

میری جانب حشر مین گر شاہِ بطحا دیکھتے
پھر تو چشمِ قہر سے مجھکو ملک کیا دیکھتے

زندگانی کا مزہ یہ تھا کہ مولا شوق سے
گاہ زلفین دیکھتے گہ روئے زیبا دیکھتے

روضۂ پُر نور احمدؐ گر نظر آتا ہمین
جیتے ہی جی آنکھ سے جنت کا نقشا دیکھتے

برقِ دندانِ نبیؐ کا دوستو کر دیتے ذکر
پھر دلِ بیتاب کا میرے تڑپنا دیکھتے

دیکھنا تھا جلوۂ روئے محمدؐ آنکھ سے
ہم تماشا گاہِ عالم مین بھلا کیا دیکھتے

اوسکی محفل مین کبھی آجاتے تم اے مومنو
پھر ثنائے مصطفےٰ سنی کا پڑھنا دیکھتے

آج کچھ دل مین خیالِ حسن روئے یار ہے
ایسی خوش صورت کو ایسا آئینہ درکار ہے

اے نسیمِ روضۂ شادابِ جانِ مرحبا
تیرے ہاتھون بخت عالم اندنون بیدار ہے

رحمۃٌ للعالمین آئے تو رحمت ساتھ لے
رحمتِ حق ابرِ رحمت ہم پہ رحمت بار ہے

کچھ نہین آئینۂ دل مین خیالِ غیریت
اس جگہ ذات و صفت کا اور کچھ اسرار ہے

وہ مریضِ عشق ہے مین بھی مریضِ عشق ہون
کیا دوا میری کرے عیسیٰ کہ خود بیمار ہے

رشتۂ شیرازۂ مجموعۂ نعتِ نبیؐ
تارِ جانِ عالمِ بالا بھی ناہموار ہے

فضلِ حق شامل رہے آقا ہمارا حشر مین
ہوویگا رحمت سے آگے پھر تو بیڑا پار ہے

آسمان عاجز ہوئے سِرِّ حقیقت سے تمام
اے امینِ رازِ پنہان تو امانت دار ہے

تھے فرشتون مین مسائل چار حل ہوتے نہ تھے
عقدۂ لاحل کو حل کرنا تمھارا کار ہے

ہر دو عالم کی شفاعت کا ہوا جب اختیار
جز و کل کا احمدِ مختار تو مختار ہے

ہم اگر منصور ہون اعدائے دین پر شبہہ کیا
زمرۂ اسلام کا الحق کہ تو سردار ہے

اے کماندارِ کمانِ قابَ قوسین و دنیٰ
ہے شفاعت تیر یہ رحمِ خدا سوفار ہے

دائرِ عالم ہوا جب جدولِ عالم محیط
نکتۂ باریک تر تو تیرے سر پرکار ہے

ہو رمیدہ صاف تر شیرانِ دینِ پاک سے
گلۂ بز کی طرح جو زمرۂ کفار ہے

ہو جوان عمر و جوان بخت و جوان دولت مدام
جو شہنشاہِ دکن با عز و خوش اطوار ہے

اسقدر کرنا شفاعت یا نبی اللہ سے
چار یارون کا میری یہ سنی خدمتگار ہے

آج شاہِ انبیا کی شادیِ میلاد ہے | لے زمین سے تا فلک شورِ مبارکباد ہے
جن وانسان وملائک مین ہے جشن خسروی | یہ وہ شادی ہو کہ جس شادسے ہر دل شاد ہے
تخت لولاک لما پر جلوہ گر ہے شاہِ دین | جسکو تاج سروری اللہ سے امداد ہے
ہے خوشی کی سرفرازی تہنیت سے جلوہ گر | امتِ مرحوم کا شادی سے گھر آباد ہے
اب زمین کو دعوئی گردون پناہی ہو گیا | عالمِ بالا سے رتبہ خاک کا ایزاد ہے
دوجہان روشن ہوئے نورِ خدا کے نور سے | خانہ عبداللہ کا اس نور سے آباد ہے
کعبۃ اللہ مین نشانِ احمدی قائم ہوا | کفر ویران ہو گیا گھر دین کا آباد ہے
لا الٰہ سے نفی کر اثبات اِلّا اللہ سے | یا محمدؐ تیرے کلمہ کا یہی ارشاد ہے
تیری صورت مین معانی ہے احد کی احمداؐ | جانتا ہے وہ جسے مرشد سے کچھ ارشاد ہے
نقشِ دل صورت تیری ہو شادمانی کیون نہو | یا محمدؐ راہِ عقبےٰ کا یہی بہزاد ہے
ہر پیمبرؐ کو ملا رتبہ خدا سے اور کچھ | تو شریف الانبیا ہے اشرف الاجداد ہے
تو وہ پیغمبرؐ کہ فخرِ زمرۂ پیغمبران | تیرے باعث رتبۂ پیغمبری ایجاد ہے
آلؑ اور اولاد تیری اشرفِ خلقِ خدا | جنکے باعث سے سیادت کی ہوئی بنیاد ہے
بضعۃٌ منی سے ثابت آیۂ تطہیر ہے | آل کی یہ شان ہے اور رتبۂ اولاد ہے
آپ کے ہین خسر صدیقؓ و عمرؓ عالی ہمم | اور عثمانؓ و علیؓ ہر ایک اک داماد ہے
کاہے کو بھولو گے اے آقا ہمین روزِ جزا | امتی کا لفظ ہر اک وقت تم کو یاد ہے
یاربی صدقہ شہِ کونین کا آباد رکھ | حیدرآبادِ دکن فرخندہ بنیاد ہے
یا الٰہی بخشدے اوسکو گنہ سب حشر مین | چار یارانِ نبیؐ کا سنّی خانہ زاد ہے

بو آئی ہمیشہ اپنے رسولِ پاک کو خوشتر پھولون کی
اسواسطے بواسے لوگو غذائے روح ہے اکثر پھولون کی
پڑھتا ہون درود اوسوقت نبیؐ پر سر کو جھکا از روئے ادب
آتی ہے مجھے جسوقت بہم بو باغ کے اندر پھولون کی
ہم ذکر نبیؐ سے خالی نہین اے مومنو ہے کیا فضلِ خدا

پڑھتے ہین درود ہم جبکہ بہار آتی ہے میسّر پھولون کی

مرغوب تھی روحِ پاک نبیؐ کو مومنو ہر یک شام و سحر
مرغوب ہمین بھی اسلیئے ہے یہ بوئے معطر پھولون کی

فرمایا نبیؐ نے پڑھیئے درود اُسوقت ادب سے سر کو جُھکا
اے مومنو تمکو باغ جہان سے آئے مہک گر پھولون کی

بو پھولون کی جب آتی ہے ہوتی ہے بڑی اک دل پہ خوشی
ہوتے تھے نہایت صلِّ علیٰ خوش بو سے پیمبرؐ پھولون کی

وہ گل ہے محمدؐ صلِّ علیٰ ہے گلشن کثرت جسکے سبب
اوس تازہ گلِ وحدت کے سبب نزہت ہے برابر پھولون کی

جب پھول مجھے آتے ہین نظر یاد آتا ہے مجھکو میرا نبیؐ
اسواسطے ہے نزدیک فضیلت میرے مقرر پھولون کی

بلبل ہے میرا دل باغ نبیؐ کا پنجتن اوسکے پھول ہین سب
بھاتی ہی نہین اسواسطے بو کچھ اور مجھے پر پھولون کی

گل روئے محمدؐ صلِّ علیٰ کا وصف تو کر اے بلبلِ دل
تا ڈھیر رہے دنیا مین تیرا اک خرمن بنکر پھولون کی

گلچین تو بنکر گلشن دین سے یاد نبیؐ کے پھول کو چُن
جب تجھکو چنگیری جنت مین ہو دیگی عطا بھر پھولون کی

اس باغ جہان مین دامن بھرلے ذکر نبیؐ کے پھولون سے
احمدؐ کی کمک سے جنت مین تا ہووے مہم سر پھولون کی

یا رب تو بتا درگاہِ نبیؐ تا فاتحہ پڑھتا شام و سحر
خرمن مین لگا کر بیٹھ رہون دہلیز کے اوپر پھولون کی

تو رشتۂ دم مین وصف نبیؐ کے پھول پرو کر اے سخی
جنت مین چلا جا گھوڑا اوڑا تا باندھ کے پاکھر پھولون کی

کر فضل و کرم سے اپنے عطا سنی کو خدایا ایسے نصیب
درگاہ نبیؐ پر چل کے چڑھا دے گوندھ کے چادر پھولون کی
درگاہ رسولؐ اللہ تلک ہوتی ہے رسائی پھولون کی
اے مومنو حق نے دیکھی کیسی قدر بڑھائی پھولون کی
بو ذات محمدؐ صلِّ علیٰ کو جبکہ خوش آئی پھولون کی
ہر شاخ چمن مین پھول کو بس پھولون نہ سمائی پھولون کی
یہ تارے بجا نو مومنو انکو چرخ نے بس باآب و بہار
درگاہ رسولِ حق کے لیئے چادر ہے گندھائی پھولون کی
ہے بندگی احمد کا سبب با حسن و جلوس و جلوہ گری
جو بلبلو تم کو زیبا ہے گلشن مین خدائی پھولون کی
ہوتی تھی نہایت صلِّ علیٰ خوش روحِ پیمبر پھولون سے
اسواسطے ہے اے لوگو بو ہر ایک کو بھائی پھولون کی
ہے آرزو سیر روح نبیؐ گلشن مین کبھی تو ہووے گی
رکھتی ہے صبا ہر وقت سحر ایک سیج بچھائی پھولون کی
صلوٰۃ بروح نبیؐ امم پڑھتے ہین ہزارون بلبل آ
دیکھی کہ بہار ایک دھوم سے جب گلشن مین آئی پھولون کی
کیا پھول جھڑے باتون سے نبیؐ کی گلشن دین نے پائی بہار
وہ پھول ہین ایسے پھول جنھون نے قدر گھٹائی پھولون کی
یان ذکر نبیؐ کے پھول تو چن سووے گا تو ایسا جنت مین
نیچے تو نہالی پھولون کی اوپر سے رضائی پھولون کی
صلوٰۃ درود وصلِّ علےٰ احمد پہ ہمیشہ کیون نکہون
آنکھون مین کبھی ہے میری ہم ایک جلوہ نمائی پھولون کی
رخسار نبیؐ گل روے نبیؐ گل چشمہ نبیؐ گل گوش نبیؐ

ان گل کے برابر مین نے کبھی کچھ قدر نہ پائی پھولون کی
تو دل کے خیابان مین تو لگالے گلبنِ پاکِ یادِ نبیؐ
تا بیل رہے دنیا مین تیری ایک قبر پہ چھائی پھولون کی
پھولے نہ سمائیگا تو خوشی سے گوندہ کے چادر اے سنیؔ
درگاہ رسول اللہ پہ کبھو تونے جو چڑھائی پھولون کی
نبیؐ کے وندان ولعل لب مین ہین ایسے عالی مقام تارے
شفق مین جسطرح عقد پروین کے ہون درخشان تمام تارے
خدا نے تم کو یہ سپہر کرم بنایا ہے یا محمدؐ
تمھارے آل وصحابہ جتنے ہین سب کے سب ذوالکرام تارے
عرق کے قطرات زلف شبرنگ سے تمھاری ہین یون نمایان
باوجِ چرخ برین ہون جسطرح جسے درخشان بشام تارے
امام ملکوت کا بنایا جو حق نے تمکو فلک کے اوپر
ادب سے پہونچا نے جب لگے تمپہ سب صلوٰۃ وسلام تارے
کوئی ہے منشی کوئی سپاہی کوئی ہے طباخ کوئی دہقان
تمھاری سرکار کے ہمیشہ ہی کر رہے ہین یہ کام تارے
تمھارا طالع جو نورِ حق سے چمک پڑا اے سعیدِ دوران
بدل گئے تب سے نحس امت کے باسعادت تمام تارے
اگرچہ ظاہر مین دیکھنے کو بچشم انسان بلند تر ہین
مگر حقیقت جو دیکھو اونکو تمھارے ہین زیر بام تارے
تمھین ہو انوارِ حق کے مظہر تمھین سے ہے عالم ذی تجلی
تمھارے خرمن کے خوشہ چین ہین جہانمین ہو جنکا نام تارے
تمھارے تازی نے ماری ٹھوکر تو چرخ کھا کھا کے کاسۂ سر
وہ ضرب کاری سے ٹوٹتے تھے بچشم کفار خام تارے

شرارے آہون کے میرے سنی ہین ہجر احمدؐ مین ایسے روشن
جنھین سمجھتے ہین چرخ پر شبکو سب کے سب خاص و عام تارے

بتا دو سنی کو روئے پُر نور اپنا اے ماہِ چرخ رحمت
تمھاری فرقت مین گن رہا ہے ہر ایک شب یہ غلام تارے

نبیؐ کی رحمت کا ہے یہ شہرہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
مدام ہوتا ہے ذکر جس کا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

اودھر ملائک اِدھر کو اہلِ قبور ہر وقت چاہتے ہین
تمھارے فضل و کرم کا سایہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے

فقط نہ ذیجان پہ فیض تیرا ہے بلکہ بے جان نے نور پایا
اِدھر کو ہیرا اودھر ستارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

اگرچہ شمس و قمر نے ڈھونڈھا گیے بہ بالا گیے بہ پستی
یہ تیرا ثانی کہین نہ پایا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

اودھر فلک پر ہے شمس چمکا اودھر کو معدن مین لعل چمکا
دیا جو نورِ نبیؐ نے جلوہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے

اودھر فلک پر شفق ہے چمکی ہوا ہے یاقوت اسطرف کو
نبیؐ کے لب کا جو عکس چمکا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

قمر وہان دو ہوا یہان تخم سوختہ سے درخت پیدا
یہ معجزہ ہے میرے نبیؐ کا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

طیور جنت زمین کے حشرات ذکر احمدؐ سے تر زبان ہین
ہر ایک جا ہے نبیؐ کا چرچا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

تمھارا افضال ایک مدت سے چاہتے ہین رسولؐ اعظم
ادھر کو آدم اودھر کو عیسےٰ فلک کے اوپر زمین کے نیچے

زمین مین ہر تخم ہے حفاظت سے اور فلک پر ہے ابر رحمت

ہے آپ ہی کا یہ فیض سارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
زمین کی ماہی مطیع فرمان فلک کی ماہی مطیع فرمان
میرے نبیؐ کا ہے حکم اعلیٰ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
فلک پہ پہونچا تو نور بخشا گیا زمین مین تو دی تجلّی
وگرنہ رہتا سدا اندھیرا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
ہوا مشرف ادھر کو عرش اور اودھر کو تحت الثریٰ مشرف
جو پہونچا شاہا قدم تمھارا فلک کے اوپر زمین کے نیچے
سمک سے لے تا سماک ہر شے مین نور تیرا ہی ہے نمایان
کرے ہے ہر سمت تو ہی جلوہ فلک کے اوپر زمین کے نیچے
ازل سے لے تا بہ روز محشر نبیؐ کا ثانی کہین بھی سنی
نہین ہوا اور کبھو نہ ہوگا فلک کے اوپر زمین کے نیچے

دھوم ہے سارے زمانہ مین محمدؐ آئے
جلوہ دکھلانے احد کا ہمین احمدؐ آئے
اللہ اللہ ہے کیا فیضِ رسولِ عربی
ہوگئے نیک درِ پاک پہ جو بد آئے
دھوم سے محفل عالم مین ہو پھر نعتِ نبیؐ
پھر الٰہی مہِ میلادِ محمدؐ آئے
چین اوسوقت ہمارا دلِ مضطر پائے
جب نظر روضۂ پُر نور کا گنبد آئے
بہر تعظیم ملک اوٹھے زہے عزّ و شرف
جس گھڑی حشر مین مداح محمدؐ آئے
وسعت آباد جہان مین یہ تغافل کیسا
یاد انسان کو نہ کیون گوشۂ مرقد آئے
اپنی سرگشتگی بخت کا مضمون جو پڑھون
ایک چکر مین ابھی چرخ زبرجد آئے
در جنت پہ سرِ حشر کہیگا رضوان
اس طرف سنی مداح محمدؐ آئے

صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ کو اے سنی سمجھا کہ کیا ہے
احد نے یہ وحدت کا برقع لیا ہے
محمدؐ کو بولون مین کیونکر خدا ہے
نہین ہے خدا کب خدا سے جُدا ہے
اگر پوچھو کیا ذات ہے مصطفیٰ کی
صفت ذات حق کی ہو پھر اور کیا ہے
صفت ذات سے کب الگ ہو عزیزو
بقا ذات جبتک صفت کو بقا ہے

احد نے جو وحدت مین آرام پایا
تو احمد کی صورت سے ظاہر ہوا ہے

محمد نہ ہوتا خدا کون کہتا
خبر بھی نہ ہوتی کہ اللہ کیا ہے

محمد سے پہچانا ہم نے خدا کو
محمد سے اللہ ہم نے کہا ہے

خدا کا ہوا نام تحریر جسجا
محمد کا بھی اسم اسجا لکھا ہے

گواہی مین دیتا ہون کلمے کی اسپر
ہے اللہ جہان وان محمد کی جا ہے

اگرچہ گناہان ہین میرے بہت سے
یہ رحمت محمد کی بے انتہا ہے

خدا سے بمعراج امت کی خاطر
محمد نے بخشش کا وعدہ کیا ہے

اگرچہ گنہگار ہون مین تو کیا غم
محمد نبی تو شفیع الورا ہے

ہی اسطرح سنی ہمارا پیمبر
کہ ختم رسل سید الانبیا ہے

خدا تو خدا ہے خدا ہے خدا ہے
محمد نبی کب خدا سے جدا ہے

محمد کا دیکھو یہ کیا مرتبا ہے
قدم جسکا عرش خدا پر گیا ہے

یہ امت کو حق نے شرف کیا دیا ہے
کہ رشک اوسکا پیغمبرون نے کیا ہے

کرین شکر کیا ہم کہ امت ہین اسکی
خدا نے حبیب اپنا جسکو کیا ہے

اسیکے ہے سر سے یہ امت پہ رحمت
خدا سے جسے تاج رحمت عطا ہے

محمد کا ثانی قیامت کے دن تک
نہ ہوگا نہ ہے اب نہ آگے ہوا ہے

گناہان میرے کیون نہ پامال ہووین
میری مغفرت اسکی نعلین پا ہے

ہین بیمار ہم معصیت کے ازل سے
نبی کی شفاعت ہماری دوا ہے

قیامت کو وہ بادشاہی کرے گا
نبی کے در خاص کا جو گدا ہے

مس معصیت میرا کیونکر نہ زر ہو
شفاعت محمد کی اک کیمیا ہے

احد سے جو وحدت مین آیا تو اوس سے
تو وحدانیت کا یہ عالم بنا ہے

ترقی جو ہے دین کو یا محمد
تصدق یہ سب آپکی ذات کا ہے

یہ سنی کو ہے دمبدم دم تمھارا
تمھارا ہی دم دمبدم بھر رہا ہی

محمد کو دیکھو تو حیرت کی جا ہے
خدا تو نہین کب خدا سے جدا ہے

قیامت کا اندیشہ اب مجھکو کیا ہے ‏ ‏ ‏ میری مغفرت کے لیے مصطفےٰ ہے
خدا ہے احد اور وحدت محمدؐ ‏ ‏ ‏ یہ وحدانیت کی وہی ابتدا ہے
محمدؐ نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا ‏ ‏ ‏ محمدؐ کے ہونیسے سب کچھ ہوا ہے
یہ دیوان عالم کا مطلع وہی ہے ‏ ‏ ‏ وہی اس قصیدہ کا بھی خاتما ہے
خدا ذات اوسکی صفت ہے محمدؐ ‏ ‏ ‏ عزیز و صفت ذات سے کب جدا ہے
نہ گھبراؤ ہے قبر روشن محمدؐ ‏ ‏ ‏ نبیؐ سا چراغ اس زمین مین لگا ہے
مجھے طور کی ہیر ہر دم ہے دل مین ‏ ‏ ‏ نبیؐ شعلہ ہین طور سینہ میرا ہے
مجھے کیون نہ بخشش کا ہووے بھروسہ ‏ ‏ ‏ خدا ہے کریم اور نبیؐ مصطفےٰ ہے
جو ہے بیگنہ اوسکو کیا اے محمدؐ ‏ ‏ ‏ شفاعت گنہگار ہی پر بجا ہے
کرامت کے لائق گنہگار ہی ہین ‏ ‏ ‏ جو معصوم ہے وہ تو پاک و صفا ہے
وہ جنت مین جاویگا سب سے ہی پہلے ‏ ‏ ‏ بصدق و صفا جسنے کلمہ پڑھا ہے
جو تم رکھو نعلین سُنّی کے سر پر ‏ ‏ ‏ بجا ہے بجا ہے بجا ہے بجا ہے

والضحیٰ ہے نور صبح روئے رخشانِ نبیؐ
سبزۂ فردوس ریش مشک افشان نبیؐ
بوئے جوئے فضل آئی ہو گیا دل سے بہم
اے مسلمانو یہ دعوت سے کرو شکر خدا
جسنے انگشت شہادت راست کی سوئے رسولؐ
جو مریض درد عصیان ہو تو یہ نسخہ کرے
لے طباشیر عبادت حسن نیت سے بہم
لیوے یاقوت درود اور کچھ گل سرخ صلوٰۃ
ہر گھڑی ہر لحظہ استعمال مین اپنے رکھے
کرکے پرہیز گنہ غم دین کا کھایا کرے
نقد ایمان ہے اگر جنس شفاعت کر خرید

سورۂ واللیل ہے گیسوئے پیچانِ نبیؐ
چشمۂ حیوان ہے چاہِ زنخدانِ نبیؐ
روح الاقدس بلبلِ شاخ گلستانِ نبیؐ
نعمتِ افضال حق سے پُر ہے لو خوانِ نبیؐ
پائی اوس نے لذتِ پاکِ نمک دانِ نبیؐ
صحّت کلی ملے لو دوست جانِ نبیؐ
کچھ بنفشائے صفاتِ عزت و شانِ نبیؐ
اور عناب تحیت ہے یہ درمانِ نبیؐ
جب شفاعت سے ملیگی جائے آمانِ نبیؐ
درد عصیان دفع ہو بافضل و احسانِ نبیؐ
ہے کھُلی بازارِ دین مین دیکھ دوکانِ نبیؐ

بلبل دل کو ہے صلیّ اللہ علیہ کی صفیر
ہون گل نعت مقدس پر غزلخوانِ نبیؐ

سیر جنت خوش نہین آتی ہے اے سنی مجھے
ہے جگر اک لالہ زارِ داغ ہجرانِ نبیؐ

آنکھون سے اپنی پردۂ غفلت اوٹھائیے
ہر شے مین نور پاک محمدؐ کو پائیے

جس دل مین یاد حق نہو اوسکو جلائیے
پھر اوسکا نام اپنی زبان پر نہ لائیے

بعد از طواف کعبہ کسی جا نجائیے
ہان جائیے تو روضۂ احمدؐ پہ جائیے

جو دل کہ سوز عشق نبیؐ سے جلا رہے
لازم ہے اوسکو آنکھونکا سرمہ بنائیے

یادِ رسولؐ مین دمِ عیسیٰؑ کا ہے اثر
اس مُردہ دل کو ذکر نبیؐ سے جلائیے

کیسا وسیلہ اپنا محمدؐ ہے مومنو
پھر اُسکو چھوڑ دل کہو کس سے لگائیے

لغزش نہوگی مکر سے شیطان کے کبھو
گر راہِ مصطفیٰؐ مین قدم کو جمائیے

حُبِّ جہان کے کار سے اکبار ٹوٹ کر
لازم ہے اپنے دل کو نبیؐ سے لگائیے

حامی ہے اپنا روز قیامت مین مصطفیٰؐ
محشر کے دن کا مومنو کچھ غم نہ کھائیے

حامی ہوا شفیع ہوا مہربان ہوا
ایسا وسیلہ چھوڑ کے کسکو سرہائیے

یا مصطفیٰؐ طفیلِ صحابہؓ و آلہٖ
جو جو کہ حاجتین ہین میری بر لے آئیے

دنیا مین میری عزت و حرمت سے زیست ہو
عقبیٰ مین خلد کو مجھے ہمرہ لجائیے

ہون تشنہ لب ازل کا مین یا مصطفیٰؐ الفضل
جنت مین مجھکو ساغرِ کوثر پلائیے

امید مغفرت کی مین رکھتا ہون یا نبیؐ
ہرگز نہ اس حقیر کو دل سے بھلائیے

جبتک کہ میری نسل ہو دنیا مین یا نبیؐ
یہ نعمتین بفضلِ خدا سب دلائیے

علم و بزرگی دولت و راحت جیئے تلک
دنیا سے وقتِ مرگ بہ ایمان اوٹھائیے

اور جو کہ صاحبانِ جماعت ہین یا نبیؐ
تا زندگی تمام کو اک دل بنائیے

دنیا مین اونکو راحت و فرحت نصیب ہو
محشر مین زیر سایۂ دامان بٹھائیے

یا مصطفیٰؐ نبی یہ جماعت ہے آپ کی
محشر مین مہربانی سے اسکو بلائیے

اے سنی یہ ضرور ہے ہمکو جیئے تلک
جز یادِ مصطفیٰؐ نہ زبان کو ہلائیے

جو پیدا شہنشاہِ دوران ہوئے
تو کفار سب دل مین حیران ہوئے

گرے سر کے بل جتنے بت تھے تمام   پرستار اونکے پریشان ہوئے
بجا خوب نقارہ توحید کا   تمام اہل اسلام شادان ہوئے
یہ چمکا مہِ دینِ خیر الورا   عطا ہمکو انوار ایمان ہوئے
نبی سے کسی دوسرے کب ہوئے   جو احمدؐ سے کارِ نمایان ہوئے
بہار آگئی باغ اک کھل گیا   رسولِ الٰہی جو خندان ہوئے
کیا وعظ جب حق کے محبوب نے   ہزارون اوسی دم مسلمان ہوئے
تیرے دونون رخسارے یا مصطفیٰؐ   مہ و مہر دیکھے تو حیران ہوئے
ثنا جسکی قرآن مین ہے رقم   ہین سنی ہم اوسکے ثناخوان ہوئے

جب نورِ محمدؐ کی صفائی نظر آئی   کیا عرض کرون صاف خدائی نظر آئی
وہ کارِ طلب تم نے کیا حق سے محمدؐ   جس کار مین امت کی بھلائی نظر آئی
پھر کون سے مرسل کو ہوئی ایسی رسائی   جو حق کے تلک تیری رسائی نظر آئی
سب عمر ہی دم تیرا تھا امت کی وفا مین   ہر امر مین بس تیری صفائی نظر آئی
ہے سدِ رمق آلؐ تمھاری یہ محمدؐ   سکرات سے گو ہمکو جدائی نظر آئی
کیا دین کی شہرت ہے تیری الشیہ والا   ہر ملک مین تیری ہی دوہائی نظر آئی
عزت ہے مراتب ہے بزرگی ہے کہ بہتر   شاہی سے مجھے تیری گدائی نظر آئی
اوس ہی سے کیا تو نے ہمین منع محمدؐ   جس فعل مین ہم سب کی برائی نظر آئی
دیکھی کسی الفت مین نہ دوزخ سے رہائی   پر الفتِ احمدؐ مین رہائی نظر آئی
گمراہون کو دی تو نے ہدایت یہ محمدؐ   ہر رہ مین تیری راہ نمائی نظر آئی
اخگر سے تھی گو آہ یہ ہجرانِ نبیؐ نے   جب پہونچی فلک پر تو ہوائی نظر آئی
سنی نہ دوا دردِ گنہ کی کہین دیکھی   پر ذکرِ محمدؐ مین دوائی نظر آئی

رحمِ حق جس صاحبِ اقبال کا اقبال ہوئے   اوسکے پا سے فتنۂ محشر نہ کیون پامال ہوئے
رب خریدے کیون نہ ہمکو حشر کے بازار مین   ہو فروشندہ نبیؐ روح الامین دلال ہوئے
جب غبار آلودہ ہو بہرِ شفاعت روئے قدس   پونچھنے کو گردِ صبحِ مغفرت رومال ہوئے

ہدیہ کیا لیجائین ہم نذرِ رسول اللہ اب تحفۂ صلوٰۃ اللہ سے جسے ارسال ہوئے
دشمنِ دین حائلِ اسلام ہین یا مصطفےٰ ہو مدد ایسی کہ بیخ کفر استیصال ہوئے
گو کہ صدہا ہین نبیؑ لیکن قیامت مین کوئی رحمتِ عالم نہ ہرگز آپکے تمثال ہوئے
ہم گنہگارونکو اے آقائے عالم حشر مین جز تمھارے کون پھر پرسندۂ احوال ہوئے
چھوٹے منھ سے ہے بڑی بات ہو یہ گستاخی معاف آپکی نعلینِ پا حضرت ہماری کھال ہوئے
سلسلہ پہونچا ہے قربت کا تمھاری اسجگہہ روح گر مارے دہان پر بسترِ اغلال ہوئے
آپکی لب کی صفت مین لاف زن ہو جائے کوئی ہو طیا نچہ غیب سے ایسا ابھی مونھ لال ہوئے

کیون نہ ای سنی قیامت مین ہو تابان نجم رحم سایہ افگن ہمیہ جب شاہِ ہمایون فال ہوئے

یا نبیؐ صلِ علیٰ رونقِ ایمان مددے مددے خذ بیدی رحمِ غریبان مددے
بر منِ خستہ جگر از رہِ الطاف نگر ذرّہ ام بے قدر اے مہرِ درخشان مددے
اے شہِ عز و کرم شافع حامیِ امم مورِ بیچارہ منم واے سلیمان مددے
حامیِ روزِ جزا غافرِ عصیان و خطا مصدرِ رحمِ خدا باعثِ آمان مددے
غرق دریائے گنہ گشتم و ہم بخت سیہ آمدم حال تبہ راحمِ عصیان مددے
تشنہ و سوختہ ام مردۂ عشق تو شدم از رہِ لطف و کرم چشمۂ حیوان مددے
اے مہ پرتوِ حق نورِ خدائے مطلق دل سیہ ام تقلق جلوۂ سبحان مددے
معدنِ و کہفِ امان منبعِ فیض و احسان راحمِ عالمیان رحمتِ یزدان مددے
من گنہگار ازل ہمدرین دنیائے دغل چون زبانم لعسل مخزنِ احسان مددے
ظلمتِ معصیتم کرد سیہ وائے دلم در شبِ تار منم اے مہِ تابان مددے
موجبِ خلقِ خدا صاحبِ لولاک لما شافعِ روزِ جزا صاحب دوران مددے
شرف آرائے جہان ہستی نجیبِ دوران اے شریفِ دو جہان اشرف لامکان مددے

سنی این عرض کند وقت بنا ہم چو رسد بہر افضال صمد مقبل یزدان مددے

اورنگ ہر دو جہان کا وہ شاہِ مسندی ہے مرسل تمام جسکو کہتے ہین سیدی ہے
آدم سے لیکے عیسیٰؑ تک جو ہوئے ہین مرسل اس منتہی کے آگے ہر ایک مبتدی ہے

امی لقب ہے اوسکا ظاہر مین اے عزیزو — باطن مین نکتہ دانِ اسرارِ سرمدی ہے
ہے پیشوائے خوبان لیکر یہانسے وہانتک — اوس مقتدیٰ کا واللہ ہر ایک مقتدی ہے
نورِ خدا سے نورِ سلطانِ خوبرویان — اسرار دوجہان سب نورِ محمدی ہے
آنکھین تو دل کی کھولو کھلتی ہے پھر حقیقت — ہر سِرّ اختفا مین اسرار احمدی ہے
نور مجسم ایسا سایہ سے ہے مبرّا — اکرم ہے امجدی ہے کیسا مُمَجّدی ہے
اسرار مغفرت کے ارشاد کا معلم — زیبا اوسی ہی شہ کو اورنگِ ارشدی ہے
پُر نور ہوا اوسی کے ہے پیر ایسا کامل — ارشاد اوسکا بیشک ارشادِ مرشدی ہے
احمد مین اور احد مین حد تیم کا رہا ایک — دیکھو یہانسے وہانتک سرحد سب احمدی ہے

اس یک پنے کو سنی جب غور سے نظر کر — سمجھا تو فاش مت یہان یہ جاے تجردی ہے

جہان یا محمد مکان آپکا ہے — وہ مرحوم حق آستان آپکا ہے
فرشتون کے جلتے ہین پر جس جگہ پر — قدم یا محمد وہان آپکا ہے
وہ خوانِ کرامت کے تم میزبان ہو — خلیلِ خدا میہمان آپکا ہے
ملائک ہوا خواہِ دولت سرا ہین — کہ جنت سرا بوستان آپکا ہے
خدانے وہ شاہی دی تمکو محمد — سلیمانؑ جو ہے پاسبان آپکا ہے
زبور اور توریت انجیل و فرقان — فضیلت سے سب مین بیان آپکا ہے
مکان آپ کا قصر جنت سے بہتر — جو رضوان ہے وہ باغبان آپکا ہے
بلندی نکیون دین کو ہو تمھارے — کہ عرش خدا پر نشان آپکا ہے
صفت آپکی کس سے تحریر ہووے — کہ وصفِ علالا بیان آپکا ہے
نہ یک پر نہ دو پر نہ دس پر نہ سو پر — خدائی پہ سب امتنان آپکا ہے
وہ محمل نشین ناقۂ دین کے ہو تم — کہ صالح نبی ساربان آپکا ہے
بمعراج کی کیسی کچھ میہمانی — خدا ذات سے میزبان آپکا ہے
زمانہ نہ ہوا ایسا پھر کس نبی کا — جو رحمت سے یہ ترجمان آپکا ہے
جہان جسم ہے اوسمین جان یا محمد — منزہ یہ تن بیگمان آپکا ہے

فصاحت عطا کیجیئے یا محمدؐ

عزیز دو دو عالم سے مقدم محمدؐ ہے
نہ ہوتا اگر احمدؐ نہ ہوتی خلایق سب
بزرگی خدا نے دی یہ کیسی اوسے بولو
مکرم نبیؐ ہین اور بھی پر نہین ایسا
ہمین دو مددوسہے نہین خوف محشر کا
گناہان بہت میرے ہین لیکن مجھے کیا ڈر
ہمارے دین کو ضرر کچھ نہین اے اہل دین
شفاعت خدانے کسیکو نہین دی یارو
اگر ہے جراحت معصیت کا ہمین ڈر
ازل سے قیامت تک فنا ہو ویگی ہر ایک شی
محمدؐ خدا کا نور آدم سے محمدؐ ہے
عیان ہے تمام اسکو جو ہے راز پنہانی

یہ سخی سدا مدح خوان آپکا ہے

تمامی رسولون مین مکرم محمدؐ ہے
یہ دیکھو سردار دو عالم محمدؐ ہے
تمامی رسولون مین معظم محمدؐ ہے
وہ ساری جماعت مین جو اعظم محمدؐ ہے
نگہبان خدا ہے ایک دویم محمدؐ ہے
کہ میرا غافر کل جرایم محمدؐ ہے
مقرر ستون دین محکم محمدؐ ہے
سر پر شفاعت مسلّم محمدؐ ہے
ہین بیخوف اس خاطر کہ مرہم محمدؐ ہے
خدا کا کرم دیکھو کہ قایم محمدؐ ہے
حقیقت ظہور ذات آدم محمدؐ ہے
کہ ہر سرّ پنہانی سے محرم محمدؐ ہے

دم نزع سخی کو توقع نہایت ہے

صفت احمدؐ کی جب مین نے رقم کی
مین کیا عزت کہون شاہِ امم کی
لے مشرق سے ہے مغرب تک تجلی
دو عالم ہوگئے یکبار روشن
زمین سے تا فلک جلوہ ہے کسکا
ہمین جنت سے خوش ہے کوئے احمدؐ
کسیکی کب مدد ہم چاہتے ہین
سبب دین کی ترقی کا نہ پوچھو
ہاین عالی جاہ ہم دینِ نبیؐ سے

باسانی نکلے دم کہ ہمدم محمدؐ ہے

زبان شق ہوگئی میرے قلم کی
کہ عزت جس سے ہے بیت الحرم کی
اُسی مہر عرب ماہِ عجم کی
تجلی نور احمدؐ کی جو چمکی
یہ سب رونق ہے اوس ماہ کرم کی
کسے خواہش ہے اب باغ ارم کی
حمایت ہے ہمین شاہِ اُمم کی
ہے برکت سب محمدؐ کے قدم کی
ہاہین خواہش ہمین جاہ وحشم کی

وزن عربی ۱۲

یہ عالی حکم ہے دیکھو نبیؐ کا — اطاعت مین فلک نے پشت خم کی
شفیع المذنبین احمدؐ ہوئے جب — ہمین وہشت نہین محشر کی غم کی
غنیمت ہے رہین یادِ نبیؐ مین — ہمین طے کرنی پھر رہ ہے عدم کی
کسی کی طاقت و ہمت سے کیا ہو — ہے ہمت ہمکو اوس عالی ہمم کی
ڈرو مت قبر روشن ہے محبو — تجلی ہے اوسی نورِ قدم کی

ہر اک دم دم محمدؐ کا بھرے ہے — ترقی ہے یہی سنی کے دم کی

ثنا کی جس نے حضرت مصطفیٰ کی — تو اوسپر کیون نہو رحمت خدا کی
نمازِ شکر کو مین نے ادا کی — تو بعد از مین نے نعتِ مصطفیٰ کی
ہمارا مقتدا ہے وہ عزیزو — کہ جسکی مرسلون نے اقتدا کی
مین اوسکا مدح خوان ہون اے محبو — جسے شاہی ہے خیلِ انبیا کی
رہو تم تابعِ حکمِ محمدؐ — اطاعت فرض ہے خیر الوریٰ کی
رہو غواصِ بحرِ نعتِ احمدؐ — ہے دنیا مومنو کشتی فنا کی
کی جس نے ردِ رہِ توریت و انجیل — رہو تم رہ پہ ایسے رہنما کی
گیا دنیا سے جو یادِ نبیؐ مین — خدا نے اوسکی اپنے پاس جا کی
خمارِ حبِّ احمدؐ مین مواجب — اوسے حق نے مئی رحمت عطا کی
محمدؐ ابتداے دو جہان ہے — خدا نے اوس سے عالم کی بنا کی
محمدؐ بادشاہِ تختِ لولاک — اوسی سے ہے بنا ارض و سما کی
میسر کب ہے شاہون کو محمدؐ — بزرگی ہے جو کچھ تیرے گدا کی

ہوئی سنی کو حاصل تر زبانی — ثنا کی جب رسولِ کبریا کی

مجھے خواہش ہے کب کسکی ثنا کی — صفت کرنی ہے مجھکو مصطفیٰ کی
ق
وضو سے جس نے نعتِ مصطفیٰ کی — تو حق نے اوسکو کیا نعمت عطا کی
زبان کو فیض اور شہرت سخن کو — صفائی دل کو اور ایمان کو پاکی
تیرے سایہ مین شاہی ہے محمدؐ — کسے خواہش ہے اب ظلِ ہما کی

نہ ڈوبے وہ کسی بحرِ گنہ مین ۔ ہے کشتی پار تیرے آشنا کی
کی جس نے نعت والائے محمدؐ ۔ خدا کے عرش پر جا اپنی جا کی
وسیلہ کرکے مین نے مصطفیٰ کو ۔ تجسُّسِ دل خدا سے یہ دعا کی
الٰہی آپ رحمت سے نبیؐ کے ۔ بجُھادے یہ جو گرمی ہے وبا کی
طفیل مصطفیٰ یارب عزت ۔ ہو ہم سے دور سختی ہر بلا کی
کرم سے اپنے روکر اس بلا کو ۔ تو برکت سے جنابِ فاطمہؓ کی
الٰہی دور کردے اس ہوا کو ۔ مدد سے چار یارؓ باصفا کی
میرے دل کو ہمیشہ رکھ تو معمور ۔ محبّت سے نبیؐ صلِّ علیٰ کی
ہے سنی مدح خوان تیرے نبیؐ کا ۔ قبول اوسکو جو اوسنے التجا کی

محمدؐ کی گر آشنائی نہوتی ۔ تو دوزخ سے جانو رہائی نہ ہوتی
محمدؐ کی پہلے دوہائی نہ ہوتی ۔ تو جانو یہ ساری خدائی نہ ہوتی
زمین پر جو نورِ محمدؐ نہوتا ۔ کسی کی یہان جبہہ سائی نہوتی
تولد نہ سکے مین ہوتے محمدؐ ۔ تو اُسطرف قبلہ نمائی نہ ہوتی
معاون اگر تم نہ ہوتے محمدؐ ۔ دو عالم کی حاجت روائی نہ ہوتی
تجلی دو عالم کی ہوتی نہ ہرگز ۔ تمھاری جو رونق فزائی نہ ہوتی
نبیؐ دوسرے پیشوائی نہ کرتے ۔ محمدؐ کی گر پیشوائی نہ ہوتی
نہ ہوتا اگر ابتدائے محمدؐ ۔ تو کونین کی ابتدائی نہ ہوتی
شفا بخش امراض احمدؐ نہ ہوتا ۔ تو ہر درد کی پھر دوائی نہ ہوتی
محمدؐ کا گر عکس پڑتا نہ ہرگز ۔ مہ و مہر مین روشنائی نہ ہوتی
جو عیسیٰؑ کو فیض محمدؐ نہ ہوتا ۔ تو اوس کی فلک پر رسائی نہ ہوتی
محمدؐ کا نقشِ تجلّی نہ ہوتا ۔ تو ہر جائے خور کی گدائی نہ ہوتی
محمدؐ جو مشکل مین حامی نہ ہوتے ۔ کسی کی بھی مشکلکشائی نہ ہوتی
پہونچتی نہ گر خاک پائے محمدؐ ۔ تو آئینہ کو یہ صفائی نہ ہوتی

ضلالت سے ہم راہِ دین پر نہ آتے　　اگر آپ کی رہنمائی نہ ہوتی
خدا کی قسم کیا ہی بہتر ہے سنی　　جو ہمسے نبیؐ کی جدائی نہ ہوتی

پریشان حال ہون مین بیکسی سے　　مدد چاہون نہ کیون ختمِ نبیؐ سے
محبت ہے ہمین پیارے نبیؐ سے　　تعلق کیا ہو عالم مین کسی سے
تیری دانش پہ کیا پتھر پڑے ہین　　یہ پوچھو منکرِ نعتِ نبیؐ سے
محبت ہمکو ہے یکسان عزیزو　　ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ سے
مین آؤن کسطرح یا شاہ در پر　　پڑا ہون مین دکن مین مفلسی سے
حباب آسا ابھرتا کیون ہے غافل　　نہین کچھ فائدہ ہے سرکشی سے
عطا ہو شربتِ دیدار مولا　　لبون پر جان ہے تشنہ لبی سے
نبیؐ کے ساتھ ہم روزِ قیامت　　چلین گے باغ جنت مین خوشی سے
سناؤ ذکرِ مولائے مدینہ　　نہین کچھ لطف سنی خامشی سے

یا رسول اللہ حمایت کیجئے　　ہم غریبون پر عنایت کیجئے
تم شفیع المذنبین ہو یا نبیؐ　　ہم معاصی ہین شفاعت کیجئے
جو ہین معصوم ازل وہ پاک ہین　　مستحق ہین ہم کرامت کیجئے
یہ دعا فضل و کرم سے یا نبیؐ　　آپ مقرونِ اجابت کیجئے
جز تمھارے کون ہے میرا رفیق　　روزِ محشر مین رفاقت کیجئے
نور بخشش سے منور دل میرا　　آپ اے شمع سفارت کیجئے
گمرہانِ دین کو تم یا رسول　　جادۂ حق کی ہدایت کیجئے
آپ تو ہو رحمۃ للعالمین　　عاصیون پر مت ملامت کیجئے
فضل سے چشمِ دل سنی کو آپ　　بخششِ کحلِ بصارت کیجئے

اے شہِ کونین کرم کیجئے　　عاصیون پر فیض اتم کیجئے
خوب عرب مین رہے آرام سے　　اب تو ذرا رخ عجم کیجئے
ظلم غلامون پہ ہے اب بیشتر　　مستاصل بیخ ستم کیجئے

حاسدِ بے دین نے اوٹھایا ہے سر
فتنہ و آشوب بپا ہو گیا
درپئے دین ہو گئے ہین ملحدین
اے دمِ آدم یہ کہین دم نہ لین
جنکا ہے آشوب مجسّم وجود
روبفسادِ اہلِ فساد ہو گئے
روبشرارت ہین غرض اہلِ شر
چارون صحابونکو لے ہمراہ جلد

دین کا استادہ علم کیجئے
دیر ہے کیا تیغ علم کیجئے
مثلِ قلم اُن کو قلم کیجئے
زیرِ دمِ تیغ دو دم کیجئے
جسم کے تئین صاف عدم کیجئے
مفسدون کو زیرِ قدم کیجئے
جلد شرِ اشرار کا کم کیجئے
اب مددِ سنی بہم کیجئے

مژدہ اے دل کہ بیان ذکرِ نبیؐ ہے
آمدِ سرورِ کونین سے امشب
شرفِ آدم و سردارِ عزیزان
خاندان کا شرف اور عالی مناصب
زمزمی یثربی و ماہِ بنی ہاشم ہے
زلف والا کو کہون مشکِ خطا سے
اُمّی ایسا کہ ہوا ناسخِ دینہا
وقتِ سکرات نہو خشک زبانی
خاندان کا شرف ہر ایک پیمبرؐ
سخنِ سنی مین ہے وصفِ محمدؐ

شبِ میلادِ رسولِ عربی ہے
مصدرِ رحمتِ حق بوالعجبی ہے
یہ نبیؐ وہ ہے شہِ جملہ نبیؐ ہے
مدنی ہاشمی و مطلبی ہے
مکی و ابطحی کیا خوش لقبی ہے
صاف آثارِ نفس بے ادبی ہے
فیض ہر طبعِ ذکی اور غبی ہے
لغت والا سے ہمین تازہ نبی ہے
اشرف الخلق تو والا نسبی ہے
اسلیئے شہرتِ شیرین رطبی ہے

اے مومنو ہمارا نبیؐ وہ چراغ ہے
پروا نہین ہے گلشنِ فردوس کی مجھے
تکلیف تو اوٹھالے جہانین برائے دین
عارف کا دل ہو مست کہ یہ آنکھین آپ کی
عقبیٰ کا بار چھوڑ کے اپنے پہ رات دن

سیمائے مہ پہ جسکی غلامی کا داغ ہے
یادِ نبیؐ کے پھولون سے دل میرا باغ ہے
صدقے سے مصطفیٰؐ کے تجھے پھر فراغ ہے
ہر اک شرابِ نورِ خدا کا ایاغ ہے
دنیا کا بار اوٹھایا ہے جو وہ اُلاغ ہے

ہرگز نہین تلاش زر و سیم کی مجھے
میرا شفیع ایسا ہے دنیا کا کیا ہے غم
اے سنی کچھ طلب نہین عطر و گلاب کی

دیدارِ مصطفیٰ کا مگر اب سُراغ ہے
دل کو عذاب حشر سے بھی انفراغ ہے
ذکر نبیؐ سے میرا معطر دماغ ہے

کیا پیدا محمدؐ کو خدا کی شان کے صدقے
عمل بد ہمسے چھڑوایا ہے رستہ دین کا تبلایا
بیان کس سے ہو تیری شان کیا تو نے بصد احسان
خبر دی ہمکو قرآن سے بچایا دام شیطان سے
رکھا خوش ہمکو دوران مین نڈالا ہمکو طوفان مین
خدا کا حکم قرآن ہے تیرا بھی حکم باشان ہے
تیرے لب لعل رخشان ہین تو عارض مہر تابان ہین
بچایا از رہِ بطلان دکھایا جادۂ ایمان
تیری رحمت کا دستر خوان ہو پُر از نعمتِ ایمان
تیری اولاد ذیشان ہے گویا رشکِ گلستان ہے
کہون کیا اے شہِ ذیشان بدل ہوتی ہین ہر آن
ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ جو ہین شہِ مردان
سدا سنی کو شادان رکھ جہانین اسکو دجان رکھ

عنایت کے کرم کے فضل کے احسانکے صدقے
طریق نیک پر لایا نبیؐ کی جان کے صدقے
کشادہ دین کا میدان تیرے میدانکے صدقے
کیا خوش ظلّ دامان ہو تیرے دامانکے صدقے
لیا تو ہمکو آمان مین تیرے آمانکے صدقے
یہ فرمان کیسا فرمان ہو تیرے فرمانکے صدقے
دُرِ نایاب وندان ہین تیرے دندانکے صدقے
یہی ہے دین کا سامان تیرے سامانکے صدقے
کشادہ فضل کا ہو خوان یہ تیری خوانکے صدقے
شگفتہ تریہ بُستان ہے تیرے بستانکے صدقے
ہمیشہ حور اور غلمان تیرے ایوانکے صدقے
تو سنی اونپہ ہو قربان اور اونکی شانکے صدقے
نگاہِ فضل و احسان رکھ تیری احسانکی صدقے

یا نبیؐ کیسی عنایت آپ کی
متقی تکیہ عبادت پر کرین
کون کس کا ہے رفیق و آشنا
چھوڑ گمراہی کو آئے راہ پر
موجبِ حکمِ الٰہی یا رسولؐ
تیغ ایمان سے گریزان کفر ہے
نقدِ ایمان و شفاعت عام ہے

عام ہے ہم پر شفاعت آپ کی
چاہتے ہین ہم حمایت آپ کی
چاہئے ہم کو رفاقت آپ کی
جب ہوئی ہمکو ہدایت آپ کی
فرض ہے سب پر اطاعت آپ کی
یا نبیؐ ہے یہ شجاعت آپ کی
کیا رقم ہو وے سخاوت آپ کی

کیون نہ ہو تم پیشوائے دو جہان
مرسلون مین ہے امامت آپ کی

آپ کے قدمون سے اشرف عرش ہے
کیا شرافت کیا شرافت آپ کی

راحمِ امت کریمِ خاص و عام
کیون نہ ہو ہم پر کرامت آپ کی

رحم ہے اے رحمۃٌ للعالمین
آل ہے جبتک سلامت آپ کی

حشر مین اوسکی شفاعت کیجیے
یا نبیؐ یہ ہے جماعت آپ کی

فضل کچھ ایسا ہو سخی کو نصیب
یا رسول اللہ زیارت آپ کی

ہین بادشاہِ رسالت محمدؐ عربی
حبیب خالق عزت محمدؐ عربی

بروز حشر خدا سے گناہگارونکی
کرین گے آکے شفاعت محمدؐ عربی

خدا کے فضل سے اپنی ضعیف امت پر
ہین مہربان نہایت محمدؐ عربی

دکھائیے رخ پُر نور خواب مین آکر
مٹائیے غم فرقت محمدؐ عربی

یہ بزم آپ جو تشریف لائیے دم بھر
ہو رشک محفل جنت محمدؐ عربی

تمھاری لطف و کرم کی ہین خواستگار ومین
تمام اہل جماعت محمدؐ عربی

تمھاری آلُ مکرم سے بغض جو رکھے
خدا کی اوسپہ ہو لعنت محمدؐ عربی

بڑھے تمھاری عنایت سے مرتبہ میرا
جہان مین ہو میری عزت محمدؐ عربی

ہماری شعر ہون مقبول کیون نہ اے سخی
کرین قبول جو حضرت محمدؐ عربی

یا محمدؐ مصطفےٰ ہے یہ جماعت آپ کی
یا رسول کبریا ہے یہ جماعت آپ کی

واسطے اللہ کے آپ اسکو دیجے اتفاق
یا نبیؐ خیر الوریٰ ہے یہ جماعت آپ کی

ہو کرم ایسا کہ اسمین تا نہ پڑجاوے فساد
حامیِ روز جزا ہے یہ جماعت آپ کی

مدح خوانی اوسکی ہوجاوے قبولِ خاص و عام
اے امام الانبیا ہے یہ جماعت آپ کی

اسکے دلمین روز و شب نور ہدایت ہو مدام
اے مہِ اوجِ ہدا ہے یہ جماعت آپ کی

دولت دنیا و دین اسکو عطا فرمائیے
اے دُرِ کان عطا ہے یہ جماعت آپ کی

دو جہان مین آپ اسکا رتبہ عالی کیجیے
ای شہِ ہر دو سرا ہے یہ جماعت آپ کی

واسطے اللہ کے ہو یا رسول اللہ قبول
اسکی ہر اک التجا ہے یہ جماعت آپ کی

یا نبی یا مصطفی اسکا خدا کیواسطے
بر لے آوے مدعا ہے یہ جماعت آپ کی

کیا یہان کیا حشر مین ای دافعِ رنج و بلا
دفع ہو اسکی بلا ہے یہ جماعت آپ کی

ذکرِ صلوٰۃ و تحیت سے رہے یہ تر زبان
یا نبی صل علیٰ ہے یہ جماعت آپ کی

از طفیل آلؓ و اصحابؓ کرم یا نبیؐ
ہو قبول اسکی دعا ہے یہ جماعت آپ کی

یا محمدؐ مصطفیٰ ایسا کرم فرمائیے
اوسکی برآوے رجا ہے یہ جماعت آپ کی

فضل کچھ ایسا ہو اسپر یا محمدؐ مصطفیٰ
اوسکی حاجت ہو روا ہے یہ جماعت آپ کی

حسن ہو پڑھنے مین اور آواز مین کچھ درد ہو
تا کہ اسکی ہو ثنا ہے یہ جماعت آپ کی

اپنی الفت دل مین اسکے تا ابد قائم رکھو
یا حبیبِ کبریا ہے یہ جماعت آپ کی

عرض یہ کرتا ہے سنی یا محمدؐ مصطفیٰ
ہو معاف اسکی خطا ہے یہ جماعت آپکی

صلی اللہ علیہ وسلم

ہمیشہ اے مسلمانو کرو تم ذکرِ رحمانی
بقا ہے ذات اوس رب کی سوا اسکے ہے سب فانی

قضا جب تیری آویگی تجھے بیشک لیجاویگی
نہ کچھ تجھسے بن آویگی اگر ہے تجھکو سلطانی

چھپاوے ہر طرح تو گر گناہان رات دن کر کر
خدا کے روبرو ظاہر ہین تیرے فعل پنہانی

غنیمت عمر کو سمجھو نہین معلوم پھر کیا ہو
جو نیکی ہے ابھی کرلو نہین تو ہے پشیمانی

عبادت کبر کی یارو نہین کام آویگی آخر
ریاکاری سے مت پھیرو یہ تسبیحِ سلیمانی

سکندر ہے نہ دارا ہے فقط انکا پکارا ہے
فقط نام آشکارا ہے کہان ہے ملک خاقانی

اگر انسانیت چاہو ذرا نیکی سے مت گذرو
عبادت رات دن کرلو یہی ہے شرطِ انسانی

خدا نے دی ہے گر دولت ہے تجھکو سب طرح حجت
تو غربا کو بالفت کھلا کچھ کر کے مہمانی

زکوٰۃِ مال دے للہ بجالا حج بیت اللہ
دیا کر فی سبیل اللہ تو کر کے ہدیہ قربانی

نہ کچھ نیکی کماویگا جب اندر قبر جاویگا
عذابِ سخت پاویگا ہے آخر سخت حیرانی

غروری ہے تیری سر مین کرے ہے فخر کیون گھر مین
تجھے پھر روزِ محشر مین نہایت ہے پریشانی

نمازِ پنجگانہ کو قضا مت کر کسی دم تو
کیا کر جستجوئے دین یہ ہے راہِ مسلمانی

تو اے سنی ہوا جب سے گناہون سے ہے توبہ تب سے
دعا یہ مانگ لے رب سے بسجدہ رکھکے پیشانی

الٰہی اَعۡطِنِیۡ فِیۡ کُلِّ یَوۡمٍ دَآئِمًا اَبَدًا
بفضل و لطفہٖ ہٰذا دلیل خیر ایمانی

گناہون سے بچا مجھکو بعزت تو جِلا مجھکو
ہدایت پر تو لا مجھکو کر ایمان کی نگہبانی

مجھے توفیق دے یارب گناہان عفو کر کر سب
چھوڑا دے حرص دنیا اب نہو خطرات نفسانی

بچالے ہرزہ گوئی سے مجھے رکھ آبروئی سے
کرون تا نیکخوئی سے محمّد کی ثنا خوانی

میرے ایخالق سبحان دعا میری یہ ہے ہر آن
بوقتِ مرگ میری جان نکلجاوے بآسانی

سوالِ گور آسان ہو مجھے خوش رکھ تو محشر کو
جگہ میری نہ دوزخ ہو بحق شاہِ جیلانی

گذر جب پُل پہ ہو میرا ہوا کی طرح تو پہونچا
عطا کر جنت الماوئی وے رتبہ مجھکو شاہانی

کرے ہے یہ دعا سنّی نبیؐ پر ہو خدا سنّی
یہ دنیا مین سدا سنّی رہے بالطف ربانی

محمّد کا دیدار ہو یا الٰہی
یہ دل مہرِ انوار ہو یا الٰہی

محمّد محمّد محمّد محمّد
میرے لب پہ ہر بار ہو یا الٰہی

رہو نمین پڑا خواب غفلت مین کبتک
میرا دل خبردار ہو یا الٰہی

میرا اس وطن سے کہین جلد جانا
سوئے شاہِ ابرار ہو یا الٰہی

ملے دل کو ثمرہ ولائے نبیؐ کا
یہ نخل اب ثمر بار ہو یا الٰہی

ہر اک حالتِ غم مین محبوب تیرا
ہمارا مددگار ہو یا الٰہی

عطا کر پئے مصطفےٰ مجھ گدا کو
جو تجھسے طلبگار ہو یا الٰہی

اوٹھون جسگھڑی مین لحد سے تو پہلے
شہِ دین کا دیدار ہو یا الٰہی

بڑی بیکسی ہے پڑا ہون پریشان
تو جلدی مددگار ہو یا الٰہی

غریب اور مصیبت کے مارونکا تکیہ
درِ شاہِ ابرار ہو یا الٰہی

گدائی درِ مصطفےٰ کی جو پاؤن
مجھے فخر بسیار ہو یا الٰہی

عطائے رسُولِ کرم کا مرہم
دوائے دلِ زار ہو یا الٰہی

جسے ہو محبت نہ خیر الورا سے
دو عالم مین وہ خوار ہو یا الٰہی

جمالِ مبارک دکھائین محمّد
میرا بخت بیدار ہو یا الٰہی

جو ہے نعتِ احمد مین دیوان سنّی
وہ مقبول امصار ہو یا الٰہی

جنابِ غوثؓ کا کیا مرتبہ ہے
کہ سرتاجِ تمامی اولیا ہے

در منقبت غوث الاعظم

محمد مصطفےٰ نور خدا ہے — محی الدین نور مصطفےٰ ہے
محمد گر امام انبیا ہے — محی الدین امام اولیا ہے
محمد پیشوا ہے مرسلون کا — تو یہ بھی اولیون کا پیشوا ہے
جگر پیوند شبر راحت جان — مقرر نور چشم مرتضیٰ ہے
بہار روضۂ شبیر برحق — گل باغ جناب فاطمہ ہے
کرین کیونکر نہ اوسکی اقتدا ہم — محی الدین اپنا مقتدا ہے
دُر نایاب دریائے سیادت — یقیناً رونق ہر دو سرا ہے
بصارت بخش چشم ہر دو عالم — ضیائے دیدۂ خیرالوریٰ ہے
گئی دنیا کی خواہش دل سے یکسر — جناب غوث سے اب دل لگا ہے
حقیقت مین وہ عاشق ہے نبی کا — محی الدین پر جو مبتلا ہے
نہ بھولون ذکر غوث پاک دل سے — زبان ہے میری اور اسکی ثنا ہے
کرو مقبول از بہر خدا تم — میری یا غوث تمسے یہ دعا ہے
کرو داخل غلامی مین مجھے تم — یہی مقصد یہی مطلب میرا ہے
خبر لینا میری یا غوث اکرم — نہایت حال میرا بد ہوا ہے
طفیل مصطفےٰ یا غوث اعظم — تم اب برلاؤ جو میری رجا ہے
تمھارا دم بدم سنی کو ہے دم — ہر اک دم دم تمھارا بھر رہا ہے

مثنوی

تولد ہوئے جب نبی مصطفےٰ — تو ہاتف نے اوس وقت دی یہ ندا
مبارک تجھے ہووے اے جبرئیل — تولد ہوا آج حق کا خلیل
مبارک تمھین اے ملائک تمام — تولد ہوا شاہ ذوالاحترام
مبارک تجھے ہووے عرش برین — تولد ہوا شاہ دنیا و دین
مبارک تمھین ہووے لوح و قلم — تولد ہوا فاضل خوش رقم
مبارک تمھین اے زمین آسمان — تولد ہوا مالک دو جہان

مبارک تجھے ہووے ای آفتاب | تولد ہوا شاہِ روشن قباب
مبارک تجھے ہووے ماہِ مبین | تولد ہوا آج روشن جبین
مبارک تجھے ہووی سن لے زمین | تولد ہوا تجھپہ سالار دین
مبارک تجھے ہووے سب پیغمبران | تولد ہوا خاتم مرسلان
مبارک تمھین ہووی اے مومنین | تولد ہوا دافع مشرکین
مبارک ہو تم کو کہ اب کیا ہی غم | تولد ہوا تو شفیع الامم
تولد ہوئے جب نبیؐ سعد بخت | نحوست جہان سی گئی ایک لخت
تولد ہوئے جب شہِ انبیا | تو اسلام کو زیب تازہ ہوا
تولد ہوئے شاہِ لولاک جب | تو خوش ہو گئے اہل افلاک سب
تولد ہوئے جب شہِ کائنات | تو اوسدم ہوئی زینت موجودات
تولد ہوئے جبکہ حضرت نبیؐ | تو فرمایا یا اُمتی اُمتی
تولد ہوئے جب شہِ انس و جان | تو اوسوقت امت نے پائی امان
تولد ہوئے رحمۃ العالمین | ہوئی تب تسلّی کل مؤمنین
تولد ہوئے جب امامِ رسلؐ | پڑا قصرِ کسریٰ مین اُسدم خلل
تولد ہوئے سنیا جب رسولؐ | تو عالم نے کی نیکبختی حصول

رباعیات

حق و باطل نہ سمجھہ حق کے سوا کہتے ہین | مشرکین چھوڑکے حق بت کو خدا کہتے ہین
یہ اگر حق ہے تو انصاف سے کہہ اے سنی | ہے جو معبودِ حقیقی اوسے کیا کہتے ہین

ولہ

جسم جب حضرت آدم کا بنا کہتے ہین | اونکو ملکوت نے سب سجدہ کیا کہتے ہین
کیا سبب ایسی بزرگی کا ہوا اے سنی | اونمین تھا نورِ نبیؐ جلوہ نما کہتے ہین

ولہ

یہ ظہورِ بشر آدم سے ہوا کہتے ہین | اس سبب وہ ابو الانسان بنا کہتے ہین

سیّد خیل رسلؑ ہین جو محمدؐ سنی
مظہر سرّ حقیقت اوسے کیا کہتے ہین

ولہٗ

مومنین سیّد کونین کو کیا کہتے ہین
مظہر سرّ اتمّ نور خدا کہتے ہین
نام جب آتا ہے حضرت کا تو سب ای سنی
باادب سر کو جھکا صلّ علیٰ کہتے ہین

ولہٗ

اوس شہنشاہ کا ہم کلمہ پڑھا کرتے ہین
انس و جن تا بملک جسکی ثنا کرتے ہین
شوق دیدار مین جو گرتے ہین اشک ای سنی
دانہ پانی یہی کھا پیکے جیا کرتے ہین

ولہٗ

نقش نگین ہاے مہر سلیمان رسولؐ ہین
تعویذ حفظ کامل ایمان رسولؐ ہین
کونین جسکو کہتے ہین اے سنی جسم و جان
اس جسم دو جہانمین جو ہین جان رسولؐ ہین

ولہٗ

کیا وصف کر سکین گے غلامانِ مصطفیٰ
ہے کون سی ثنا جو ہو شایان مصطفیٰ
اے سنی اس مقام پہ کہدی تو صاف صاف
بعد از خدا جو پوچھو تو ہے شان مصطفیٰ

ولہٗ

اس باغ دل مین اپنی اطاعت کی بو نہین
دیدہ ہے پشت پا پہ کہ کچھ نیک خو نہین
سنی کو اپنی شکل دکھا دیجے یا رسولؐ
کیا مونھ دکھائے آپکو کچھ اوسکو رو نہین

ولہٗ

مجموعۂ اجزائے دو عالم ہین محمدؐ
سر دفتر کونین مصمم ہین محمدؐ
حق ذات صفت اسکی ہین یہ بول تو سنی
حق تک بخدا ذات سے محکم ہین محمدؐ

ولہٗ

ظاہر ہین جو دیکھو نبی آدم ہین محمدؐ
حق پوچھو تو آدم سے مقدم ہین محمدؐ
آدم سے نہی روحین ہو نہین اظہار یہ سنی
جس دم سے کہ آدم ہوئے وہ دم ہین محمدؐ

مربع در شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پڑھو مصطفےٰ پہ درود تم بجمیع صدق مقالہ
چڑھا بام عرش وجود سے برضائے جل جلالہ
ہے شفیع روز جزا وہی بکمال فضل نوالہ
یہ کمال کیسا کمال ہے بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ

بند ۲

وہ نبی کو میرا سلام ہے جو پیمبرونکا امام ہے
وہ جناب ماہ تمام ہے مہ چرخ جسکا غلام ہے
وہ شفیع روز قیام ہو ہمین اب اسی ہی کام ہو
کہان تار عصیا نکا نام ہے کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

بند ۳

کہون کیا مین لطف محمدی بکمال دانش و بخردی
وہ جناب کرمی امجدی گئی جس سے خلق کی سب بدی
کیا ہمکو رامز سرمدی وہ نبی محمد ارشدی
یہ ہے ایک خصلت احمدی حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

بند ۴

ذرا چشم غور سے کر نظر ہمین روز حشر کا کیا خطر
پڑھو تم درود ہر ایک سحر وہ نبی کی آل خطیر پر
نبی اپنا ایسا ہے راہبر سبھی مرسلو نمین ہے معتبر
کہ ہے آل اوسکی بزرگ تر صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

بند ۵

وہ نبی کے ہونے سے کیا ہوا یہ ظہور ارض و سما ہوا
یہ نبی کا رتبہ علی ہوا کہ مکین عرش خدا ہوا
وہ غفور ذنب و خطا ہوا وہ شفیع وراہ نما ہوا
جو ہوا سو اس سے بجا ہوا بکمال جاہ وجلالہٖ

بند ۶

ہمین مکر شیطان سے کیا ضرر کہ نبی ہمارا ہو راہبر
ہے نجات سبکی اوسیکے سر وہ نبی کی سارونپہ ہے نظر
کسی بات کا نہین ہمکو ڈر نبی اپنا ایسا ہی پُشت پر
نہ ہے لطف احمدی خاص پر یہ علی کل عم نوالہٖ

بند ۷

اوّلین خلیفہ مصطفےٰ ابو بکر صادق باوفا
ہے چہارمی علی مرتضیٰ وہ سخی کریم رہ خدا
دومی عمر ہے شہ و لا اور عثمان سیومی باحیا
کئی بار گھر کو لٹا دیا مَعَ کُلِّ مَالِ مَنَالِہٖ

بند ۸

وہ نبی کی کرثنا سنیا وہ ہی حامی ہے ترا سنیا
گو نبی نہین خدا سنیا ہے خدا سے کب جدا سنیا
وہ نبی کا مرتبہ سنیا ہے قبول کبریا سنیا
جو کہا سو ہے بجا سنیا ثواب حال و مآلہٖ

مربع

ہین پانچ میرے واسطے رد بلا کو دائمہ
لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمة

یہ پنجتن رضہ کے نام ہین انکی فضیلت کیا لکھون
لی خمسة اطفی بها حر الوبا الحاطمہ

طوبیٰ کے ہر ایک برگ پر انکی فضیلت ہے رقم
لی خمسة اطفی بها حر الوبا الحاطمہ

اے مومنو مین کیا لکھون اسما ہین یہ عالی مقام
لی خمسة اطفی بها حر الوبا الحاطمہ

جن سے شفاعت ہووے گی اونسے یہ جا کیا عجب
لی خمسة اطفی بها حر الوبا الحاطمہ

یارب طفیلِ پنجتن ہو دور یہ درد وبا
لی خمسة اطفی بها حر الوبا الحاطمہ

گرمی وبا کی دور کر عالم سے رب العالمین
لی خمسة اطفی بها حر الوبا الحاطمہ

یہ پانچ تیرے خاص ہین انکے سبب دے تو پناہ
لی خمسة اطفی بها حر الوبا الحاطمہ

یہ چار اہلِ بیت ہین پنجم محمد مصطفیٰ
لی خمسة اطفی بها حر الوبا الحاطمہ

ان پنجتن رضہ کے فضل سے جاوے بلائے ناگہان
لی خمسة اطفی بها حر الوبا الحاطمہ

جاوے وبا انکے سبب کہتا ہونین رب کی قسم
لی خمسة اطفی بها حر الوبا الحاطمہ

اس شعر کا ہے ورد بس میری زبان پر قائمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمہ رضہ

بہتر یہی ہے دمبدم ورد اسکا مین ہر دم کرون
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمہ رضہ

لازم ہوا اے مومنو کر انکا مجھکو دمبدم
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمہ رضہ

جاوے بلا انکے سبب پڑھتے رہو ہر صبح و شام
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمہ رضہ

باعث یہی ہے دمبدم پڑھتا ہونین ہر روز و شب
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمہ رضہ

ہین پاک نیت سے بدل یہ پڑھ رہا ہون بارہا
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمہ رضہ

از بہر دفع این بلا میخوانم از دل بالیقین
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمہ رضہ

پڑھتا ہون ہر اک روز و شب اس بیت کو مین با آہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمہ رضہ

جاوے بلا انکے سبب کہتا ہونین یارب سدا
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمہ رضہ

کیسی بزرگی انکی ہے پڑھتے رہو ہے حرز جان
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمہ رضہ

اے سنی تو پڑھتا ہی رہ صبح و مسا ہر ایکدم
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناهما والفاطمہ رضہ

آغاز معجزات

معجزۂ آنحضرت در احوال فرزندان حضرت جابر رضی اللہ عنہ

ہست سرلوح کلام عظیم — بسم اللہ الرحمن الرحیم
ہے وہ خداوند جہان بے نیاز — اپنے ہے بندونکا وہی کارساز
زندہ کرے مردہ بیجان کو — رحم ہے لائق اوسی رحمان کو
اوسکی مین قدرت کا کرون کیا بیان — کن کو اشارے سے ہوئے دو جہان
رنج و مصیبت مین وہی یار ہے — بندونکا سب اپنے مددگار ہے
ساری خدائی کا وہ معبود ہے — دیکھیئے ہر رنگ مین موجود ہے
حمد وہ خالق کی کرون کیا بیان — منہ مین نہین میری کچھ ایسی زبان
حمد خداوند دو عالم کے بعد — نعت نبی سید عالم ہے سعد
حمد خدا نعت رسول کریم — ہست کلید در باغ نعیم
نعت محمد کی کرون جب رقم — شاخ قلم سبز بنے یک قلم
ہے وہ نبی سرور کل انبیا — ہے وہ نبی باعث ہر دو سرا
جسکے سبب سے ہے قلم کا وجود — نعت لکھے اوسکی بھلا کیا وجود

قصیدہ

چون ز عدم شاہ امم آمدہ — آمدہ با فضل و کرم آمدہ
سید کونین امام رسل — کعبۂ دین نور قدم آمدہ
گرد سر کعبہ جو برپا علم — جمع رسل زیر علم آمدہ
علت غائی دو عالم از وست — مظہر اسرار اتم آمدہ
باعث آن حامی روز جزا — بخشش ہر سنی بہم آمدہ
سنی ادنیٰ کہ بدرگاہ او — بندۂ بے وام و درم آمدہ
دہوکے زبان اپنی بعطر و گلاب — کیا مین کرون وصف رسالتمآب

کیونکہ یہ نعتِ شہِ ابرار ہے
جس نے کئی معجزے تبلادیئے
مین باادب ہاتھ ہین لیکر قلم
سُنیئے ذرا معجزۂ خوش بیان
ایک صحابی سے روایت ہے یہ
گوش ادب رکھکے ذرا دوستو
درد و مصیبت کی روایت ہے یہ
ایک صحابی تھے نبیؐ کے عزیز
جابرؓ فرخندہ سیَر اونکا نام
بی بی سے یہ کہنے لگے ایک روز
چاہتا ہون مین کہ ضیافت کرون
بی بی نے فرمایا کہ اے نیکذات
سنتے ہی یہ جابرؓ عالی مقام
فضل و عنایات سے تم یارسولؐ
خانۂ عاجز پہ قدم لائیے
آپ نے فرمایا ضرور آئینگے
ہوگئی دعوت جو اجابت قرین
ہو کے دل و جان سے خورسند تر
بی بی سے کہنے لگے ہو ہو کے شاد
بی بی نے پوچھا نہ کیا ہے کہو
بولے کہ کہتا ہون سن اے نیکذات
کی ہے نبیؐ نے میری دعوت قبول
بی بی بھی یہ سنکے ہوئی شادمان

کب یہ زبان اوسکے سزاوار ہے
کافرون کو صاف مسلمان کیئے
معجزہ کرتا ہون نبیؐ کا رقم
لکھتا ہے یون راوی شیرین زبان
صابر و شاکر کی حکایت ہے یہ
مجھسے یہ پُر درد حکایت سنو
نیچے سے بچونکی حکایت ہے یہ
صابر و شاکر بخدا باتمیز
عالی نسب صاحبِ عالی مقام
بات میری سنتی ہو اے دلفروز
یعنے رسول اللہ کی دعوت کرون
اس سے بھلا کونسی بہتر ہے بات
جاکے کہا پیش رسول کرام
کیجیئے عاصی کی ضیافت قبول
چند صحابی کو بھی لے آئیے
کھانا ضیافت کا تیری کھائینگے
دلمین بہت شاد ہوئے شیخ دین
گھر کو گئے جابرؓ فرخ سیر
خوب برآئی میرے دل کی مراد
جسکے سبب ایسے جو خورسند ہو
مین نے محمدؐ سے کی دعوت کی بات
اسلیئے اب مجھکو خوشی ہے حصول
گویا ملی سلطنتِ دو جہان

کہنے لگی کر کے تمنا کی بات | آوین تو کیا بات ہے وہ نیک ذات

قصیدہ

پیش وجود از عدمم آرزوست | جلوۂ نور قدمم آرزوست
آنکہ دمش دم دہ آدم شدہ | دیدن آن پاک دمم آرزوست
خوش قدمی آنکہ قدم زد بہ لات | بہر نثار آن قدمم آرزوست
آنکہ ملقب شدہ مہر عرب | رونق ماہِ عجمم آرزوست
رحمتی آن شہ کہ بہر سنی شد | خدمت آن ذی کرمم آرزوست

آوین جو حضرت تو بڑی بات ہے | ہمیہ یہ اللہ کی عنایات ہے
جبکہ وہ تشریف یہان آئیگی | جسم مین ہم مُردونکے جان آئیگی
واہ ری قسمت کہ ہوئی کامیاب | لاتے ہین تشریف رسالتمآب
واہ ری قسمت یہ عجب تیرا زور | آج سلیمان ہوئے مہمانِ مور
کیون نہ وہ گھر فخر کرے عرش پر | ہووے جہان نورِ خدا جلوہ گر
پھر تو یہ شوہر سے کہا جائیے | اہل قرابت کو بلا لائیے
کہنا اونھین جاکے خوشی کا پیام | گھر مین میرے آتے ہین خیر الانام
اتنی ذری اور بھی محنت کرو | جاکے تم اب خویشونکی دعوت کرو
اپنی یہ بی بی سے سنی جبکہ بات | چلدیئے پھر جابرؓ عالی صفات
اہل قرابت کو بعجز تمام | جاکے کہی دعوتِ نان وطعام
سب نے کہا کیسی یہ تقریب ہے | خوش ہو جو تو چہرہ بھی پُر زیب ہے
اُن سے کہے جابرؓ فرخندہ فال | چمکے میرے طالع نصرت مآل
شاہِ امم یعنے محمد رسول | کی ہے یہ عاصی کی ضیافت قبول
گھر مین میرے لاتے ہین تشریف رات | میرے نصیب آچکی ہے شب برات
سب نے کہا واہ ری تقدیر آج | آتے ہین جو صاحبِ توقیر آج
نورِ خدا جلوہ فزا ہو جہان | کیون نہ بھلا ہو وہ مکان لامکان

عین مسرت سے کہا سب نے تب
آئے غرض اہل قرابت تمام
گھر مین جو یک بکری تھی پالی ہوئی
ذبح اوسے باندھکے کی پاؤن ہات
ٹھنڈی ہوئی بکری تو بکریکا پوست
اسمین سے لے لیکے غرض ہا مراد
واسطے خاص اُس شہِ اسلام کے
کھانے پکانے سے ہوئی جب فراغ
ہوچکا اسباب ضیافت تیار
تھی یہ خوشی آپ کے آنیکی سب
چھوٹے سے جابرؓ کے دو فرزند تھے
غنچہ دہن گلبدن و تازہ رو
ننھا تھا اک دوسرا اوس سے بڑا
دونون تھے آپسمین بڑے مہربان
دونون لگے کھیلنے فرحت کے ساتھ
بکری جو تھی پالی ہوئی اپنے یہان
چھوٹے نے پوچھا کہ بھلا یہ کہو
بولا بڑا بھائی کہ دعوت ہے آج
چھوٹے نے پھر پوچھا کہ ای بھائیجان
اُس سے بڑا بھائی یہ کہنے لگا
چھوٹا یہ کہنے لگا بھائی کے ساتھ
بابا نے جو بکری کا کاٹا گلا
اوس نے کہا پہلے تو نیت پڑھی

چلیئے سر و چشم سے آتے ہین اب
پھر تو ضیافت کا لگا انتظام
رسّی سے جابرؓ نے اوسے باندہ لی
بسم اللہ اللہ اکبر کے سات
چھیلکے اک جائے رکھا صاف گوشت
کھانے پکانے لگے ہو ہو کے شاد
کھانے پکانے لگے اقسام کے
پھول کے پھولونسے تھے سب باغ باغ
آپکے آنیکا تھا اک انتظار
عین مسرت مین ہوا یہ غضب
قرۃِ عینین جگر بند تھے
لالہ رخ و سرو قد و نیک خو
تھا تو بڑا وہ بھی کچھ ایسا نتھا
ایسے تھے گویا کہ دو تن ایک جان
بولا بڑا بھائی یہ چھوٹیکے ساتھ
صبح کو کی ذبح اوسے باباجان
ذبح کی بابا نے اوسے کاہیکو
اپنے پیمبرؐ کی ضیافت ہے آج
کیسا کیا ذبح کر و کچھ بیان
لیکے چھُری ہاتھ سے کاٹا گلا
میری سمجھ مین نہین آتی ہے بات
اوسکا مفصل کہو کچھ ماجرا
بعد چھُری رکھ کے بہم پھیر دی

پوچھا بڑے بھائی سے پھر چھوٹا بھائی | بات سمجھ مین میری ابتک نہ آئی
بھائی ذرا پہلے سے فرمائیے | خوب مجھے حال وہ سمجھائیے
بولا بڑا بھائی یہ چھوٹے سے جب | خوب سنو کہتا ہون مین حال سب
پہلے تو رسّی سے اوسے باندہ لی | ہاتھ مین پھر لیکے چھری ذبح کی
اوسنے کہا کسطرح باندھی اوسے | بھائی میرے صاف بتاو مجھے
بھائی نے تب ایسا کہا بھائی کو | لیکے رسن پہلے مجھے باندہ لو
لا کے چھری کاٹ دو میرا گلا | جب تو یہ معلوم تمھین ہو گیا
ایسا کہا اوسنے بڑے بھائیکو | مجھکو بھلا کسطرح معلوم ہو
ذبح تمھین کیسا کرون بھائیجان | کہیئے مجھے ہوش ہے اتنا کہان
پھر بھی ذرا آپ خبردار ہو | حال بھی آپ ہی کے ہوا روبرو
مین نے تو دیکھی بھی نہین ذبحیت | آپ تو دیکھے ہو معالی صفت
ہے تو یہ بہتر کہ مجھے باندھیئے | خنجر بُرّان سے گلا کاٹیئے
اوسنے کہا ذبح مجھی کو کرو | دیکھنے کی ہوگی اگر آرزو
چھوٹا یہ بولا مجھے آتا نہین | حال یہ مین نے نہین دیکھا کہین
بول کے یہ جلد مکان کو گیا | ایک رسن اور چھری لائی جا
دیکھے کہا اپنے بڑے بھائی کو | جلد مجھے رسّی سے تم باندہ لو
باندھے تھا اوس بکریکے جون دست و پا | ویسا ہی تم مجھکو بھی باندھو بھلا
باندھو گے رسّی سے مجھے آپ جب | کیجیئے بکری کی طرح ذبح تب
بھائی بھی راضی ہوا اسبات پر | مرنے کی جینے کی نہ تھی کچھ خبر
کھیل مین تھا اونکو خوشی کا خیال | یہ نہین معلوم جو گذریگا حال
بھائی بڑا چھوٹے کی اسبات پر | راضی ہوا کاٹنے بھائی کا سر
لے کے رسن ہاتھ مین قصاب سا | بھائی کے بھائی نے کسے دست و پا
ذبح کیا لیکے چھری تیز تر | تن سے جدا کر دیا چھوٹا سا سر

کٹ گیا خنجر سے جو چھوٹا گلو
سرخ ہوا کرتہ بہا سب لہو

دوستو مین کیا لکھون اوس گل کا حال
لعل وہ جابُر کا ہوا خونین لال

ہو گیا وہ رشک سمن لالہ وار
دل ہوا مان باپ کا اک داغدار

اوس گلِ تازہ کو لگا جب کہ خار
مان کے جگر مین لگے نشتر ہزار

ننھا سا وہ لاشہ تڑپنے لگا
بھائی نے یہ دیکھکے ہنسکر کہا

اب تو بھی سمجھا کہ نہین اے میان
بابا نے ایسا ہی کیا تھا وہان

اب بھی نہین سمجھا تو اوٹھ آئیے
ذبح مجھے کرکے خوشی پائیے

بول کے یہ کھولدیئے دست و پا
ننھے سے ہاتھون سے اوٹھانے لگا

بات نہین کرتے ہو بیہوش ہو
سمجھا ہے شاید کہ جو خاموش ہو

سمجھا نہ تھا حال کو یہ جب تلک
بھائی مجھے پوچھتا تھا تب تلک

دیکھا تو کیا دیر ہے چل گھر کو جائین
باباکو بھی حال یہ جاکر سُنائین

وہ تو تھا بیجان یہ تھا خورد سال
مُردیکا زندیکا نہین تھا خیال

اوسکو یہ کہتا تھا چلو اب اوٹھو
مُردہ کہین اوٹھتا ہے اے دوستو

دیر لگی اونکو یہ باعث سے وہان
یاد کہین آ گئے اور کو وہان

لونڈی سے فرمایا کہ ہان جلد جا
لعل میرے ہونگے کہین ڈھونڈھ لا

کھیلتے ہونگے میرے پیارے پسر
اونکو بلا لا تو یہان جلد تر

گرم مین کر پانی سے نہلاؤن گی
خاصی قبا دونون کو پہناؤنگی

زلفین سنواروں گی لگا کر مین تیل
پھولون بسایا ہوا اچھا پھلیل

ننھے عمامے اونھین بندھواؤنگی
چھوٹی سی نعلین بھی پہناؤنگی

چھوٹے سے جامونپر چھڑک کر گلاب
بھیجون گی مین پیش رسالتمآب

بولون گی حضرت سے یہ ہین خانہ زاد
آپ دعا دو کہ رہین بامراد

دونون جہانین یہ رہین سرفراز
عمر میرے پیارونکی ہووے دراز

ڈھونڈھنے لونڈی جو چلی جابجا
گھر کے گئی پیچھے تو دیکھے ہے کیا

ایک کھڑا کہتا ہے بھائی اوٹھو — خاک پہ ہے دوسرا دوپارہ ہو
لونڈی نے پوچھا کہ میان کیا ہی حال — صاف اوسے کہدیا سارا یہ حال
بابا نے بکری کا جو کاٹا گلا — مین نے کہا بھائی سے وہ ماجرا
اوسنے کہا مین نے یہ سمجھا نہین — صاف بتا دیجے کہ دیکھا نہین
مین نے کہا مجھکو ابھی باندہ لو — لیکے چھُری تیز گلا کاٹ لو
اوسنے کہا مجھکو یہ آتا نہین — مین نے کبھی حال یہ دیکھا نہین
باندھکے رسّی سے میرے دست و پا — بھائی تمھین کاٹ دو اسدم گلا
جب تو سمجھ مین یہ میری آئیگا — صاف یقین دیکھ کے ہوجائیگا
اس لئے رسّی سے انھین باندھکر — لیکے چھُری کاٹ دیا مین نے سر
کرکے یہ سب مین نے تو بتلا دیا — کہتا ہون تم کاٹ لو میرا گلا
مجھ سے تو دیکھا یہ مجھے آپ اب — کچھ نہین بتلاتے ہین کیا ہے سبب
مجھسے خفا ہو گئی ننھی سی جان — بات نہین کرتے ہو چھوٹے میان
بات تو کیا پا بھی ہلاتے نہین — مجھسے تو دیکھا یہ بتاتے نہین
اسلیئے مین انکو اوٹھاتا ہون اب — بابا کے نزدیک لجاتا ہون اب
آئی ہے اب تو تو اوٹھا لیکے چل — بابا کے نزدیک بلائے کے چل
لونڈی نے اوس بچے سے سنکر یہ حال — گھر کو گئی ہو کے بہت پُر ملال
کہدیا بی بی سے وہ سب ماجرا — سنکے کہا بی بی نے کہتی ہے کیا
اوسنے کہا آپ چلو تو بتاؤن — ورنہ کہو تو مین وہ لاشے کو لاؤن
جب تو ہوئی بی بی زینب بیقرار — اُٹھکے چلی روتی ہوئی آہ مار
گھر کے عقب دیکھا تو ہے یک کھڑا — دوسرا ہو ذبح زمین پر پڑا
مادرِ غمخوار جگر چاک ہو — پوچھا جو لڑکے سے غضبناک ہو
اوس نے یہ جانا کہ پکڑ کر مجھے — مارے گی رسّی سے جکڑ کر مجھے
بھاگا وہان سے تو گیا بام پر — مان بھی وہین ساتھ گئی دوڑ کر

وہان سے جو گھبرایا تو نیچے گرا — گرتے ہی سر چھوٹا سا ٹکڑے ہوا
بام سے گرتے ہی ہوا پاش پاش — ہاتھ بھی ثابت نہین آئی وہ لاش
جبکہ گرا بام سے نیچے وہ ماہ — آنکھون مین مادر کے ہوا سب سیاہ
بی بیان جو جمع تھین گھبرا گئین — آنکھین ہر اک بی بی کی پتھرا گئین
راوی دیگر سے روایت ہے یہ — اور ہی مضمون کی حکایت ہے یہ
نانون کا جو گھر مین لگا تھا تنور — اسمین گیا بھاگ کے جابرؓ کا پور
نان کا وہ چولھا تھا پُر گرم و تاب — نان کے ساتھ ہو گیا وہ بھی کباب
روز ضیافت کے برنج و عذاب — ایک کے پرچے ہوئے دیگر کباب
حال یہ سن جابرؓ پُر درد جب — لاشون کے پاس آگیا ہو سرد جب
دیکھ کے مونھ دونون جگر بند کا — تھام کے دل سہم کے چُپ رہ گیا
دونون کو حجرے مین چھپا کر رکھا — بی بی سے پھر اپنی یہ کہنے لگا
صبر کرو مت کرو خاطر حزین — کیونکہ ہے اللہ مع الصابرین
سید عالم کے قدم کے سبب — دیگا جزا صبر کی کچھ اور رب
آوینگے جسوقت رسالت پناہ — ہم پہ بڑا ہووے گا فضلِ الٰہ
صبر کرو دل کو رکھو برقرار — ضبط کرو آہ دلِ داغدار
ذاتِ رسولِ دوجہان آئیگی — جسم مین بچانون کے جان آئیگی
آوینگے جسوقت محمد رسول — دیکھینگے ہم دونونکو ہین دل ملول
ہم کو جو آزردہ بہت پائین گے — آپ بھی آزردہ ہو پھر جائین گے
وہ نہ پھرے جانو کہ قسمت پھری — گویا کہ اللہ کی رحمت پھری
جب وہ پھرے زندگی برباد ہے — جان یہ ناشاد کی ناشاد ہے
مین نے تصدق کئے دونون پسر — بلکہ تصدق میرے مادر پدر
بی بی نے سن سنکے کہا سچ ہے بات — اونکے ہے آنے سے ہماری نجات
صبر کیا سونپ کے اللہ پر — آپ کے آنے کے رہے منتظر

شکر کیا گھر کو سنوارا بہت
چارون طرف شمعین لگا کر کہا
اب تو بھڑکتا ہے میرے دلکا داغ
غم سے وہ پُر درد بہت بن گئی
بولی کرون کیا کہ نہین دلکو تاب
آئینے کو دیکھ کے حیرت مین آ
دیکھکے محفل کو ہوئی سینہ چاک
لوگون نے سمجھا کے کہا کیا یہ بات
ٹھہر کہ مٹجاتا ہے اب دلکا داغ
چاندنی کی کیسی چھٹکتی ہے تاب
آئینے مین گو کہ کدورت نہین
اپنی یہ تقدیر کی تحریر دیکھ
پایا شرف جس سے کہ اللہ کا عرش
لوگون کے کہنے سے کیا فرش جب
ہو چکا سب بزم کا جب انتظام
آپ کو اوس فرش پہ بٹھلا دیا
رکھ چکے لا لا کے وہان جب طعام
ایسا ہوا حکمِ خدائے جلیل
میرا حبیب آج ضیافت مین ہی
جاتے ہی کہنا اوسے بعد از سلام
جابرؓ پر صبر کے بچون کے سات
سنتے ہی جبرئیلؑ یہ حکمِ خدا
ہو با دب پیش نبیؐ مصطفےٰ

سب سے نبیؐ آگیا پیارا بہت
میری تو آنکھون مین اندھیرا پڑا
کیونکہ نہین بزم مین میرے چراغ
چاندنی کو دیکھ کے چھت بن گئی
دونون میرے ڈوب گئے ماہتاب
بولی وہ تصویرین نہین اسگھ
فرش کو دیکھا تو ہوئی فرش خاک
صبر کرو دیوے گا اللہ نجات
بزم مین آتا ہے خدا کا چراغ
آتا ہے اللہ کا اب ماہتاب
رکھے وہ تصویر یہ صورت نہین
رب کے مرقع کی وہ تصویر دیکھ
اُس سے ہے مزین بنے اب تیرا فرش
رکھنے لگی بزم مین اسباب تب
آئے رسول اللہ علیہ السّلام
ہاتھ دُھلا روبرو کھانا رکھا
چاہا کہ اب کھاوین رسولِ کرام
جا تو محمدؐ کے یہان جبرئیلؑ
جابرؓ مشکور کی دعوت مین ہے
میرے نبیؐ تنہا نہ کھانا طعام
کھانا تناول کروائے نیکذات
پاس محمدؐ کے وہین آگیا
سر کو جھکا عجز سے کہنے لگا

قصیدہ

الشنہ دین نور خدا السّلام — رونق بزم دو سرا السّلام
یحی العظامی بہ لبت شد کلام — اے شہ پُرفیض و سخا السّلام
راہ گرفتند ز تو گمرہان — شمع شبستان ہُدا السّلام
شد ز تو پُر نور شب دو جہان — ہستی تو ئی بدر دُجیٰ السّلام
شاد بکن سنی غمگین را — سید با فضل و عطا السّلام

حق نے کہا آپ کو بعد از سلام — اب نہ تناول کرو تنہا طعام
جابرؓ غمگین کے جو ہین طفل دو — ساتھ اونھین لیکے تناول کرو
آپ کو پہونچا کے پیامِ جلیل — وہانسے مرخص ہوئے جب جبرئیل
دیکھکے جابرؓ سے کہے مصطفےٰ — جا تیرے بچون کو میرے پاس لا
جلد بلا اون کو تو اے نیکنام — کھاؤنگا لے ساتھ مین اونکو طعام
عرض کی جابرؓ نے کہ گھر مین نہین — کھیلنے شاید کہ گئے ہین کہین
کھیل کے جسوقت وہ آجائینگے — بچے تو ہین چاہینگے جب کھائینگے
آپ تناول کرو حضرت طعام — کھاوینگے پھر آپکے چھوٹے غلام
آپ نے فرمایا کہ جا اُن کو لا — کھانا مین کھاؤنگا نہین اون سوا
آپ نے وہان سر کو جھکا سامنے — عرض یہ کی جابرؓ ناکام نے
گھر مین نہین اونکو مین ڈہونڈہون کدہر — وقت گذر جاتا ہے اے راہبر
آپ تناول تو کرو یا نبیؐ — کھیل کے آجاتے ہین بچّے ابھی
دیکھ کے پھر آپ نے اوسکو کہا — مجھکو یہی آیا ہے حکمِ خدا
پہلے تو اُن بچون کو تم ساتھ لو — بعد جو کھانا ہے تناول کرو
سنتے ہی یہ جابرؓ خستہ جگر — ہوگیا اس بات سے لاچار تر
وہان سے گیا گھر مین بہت بیقرار — خوان مین لاشونکو رکھا اشکبار
بزم مین لے آیا اوٹھا کر وہ خوان — روبروِ حضرتؐ کے رکھا خستہ جان

عرض یہ کی رکھکے بدر و تمام　　آپ کے حاضر ہین یہ دونو غلام
آپ نے پوچھا کہ یہ کیسا ہوا　　عرض کی جابرؓ نے کہ ایسا ہوا
عذر کیئے اسلیئے تم سے رسول　　آپ نہو جائین کہین دل ملول
حال یہ دیکھا تو بصد اضطرار　　لوگ وہ محفل کے ہوئے اشکبار
ایسے ہین جبریل امین کو خدا　　حکم دیا پاس محمدؐ کے جا
بول اوسے جاکے تو میرا سلام　　بعد سلام ایسا تو پہونچا پیام
میرے نبیؐ جابرِ غمگین پر　　رحم کرو تاکہ ہو خورسند تر
زندہ کرو بچون کو تم یا رسول　　تا میرے جابرؓ کو خوشی ہو حصول
واسطے بچون کے دعا کیجیئے　　زندہ انھین کرتے ہین ہم دیکھیئے
زندہ جو ہو جائینگے وہ طفلگان　　ہوئینگے ماں باپ بہت شادمان
لے کے وہ اطفال کو یا مصطفےؐ　　کھائیے اس کھانیکا جب ہی مزا
روح الامین سنتے ہی حکمِ خدا　　پیش نبیؐ آکے کہا سر جھکا

قصیدہ

صاحب شرقین سلام علیک　　سید غربین سلام علیک
نور تو شد باعث کون و مکان　　اے شہ کونین سلام علیک
ہستی توئی بادشہِ انس و جان　　وارث حرمین سلام علیک
مردم چشمان دو عالم توئی　　قرۃ عینین سلام علیک
بارِ غم و رنج ز سنی بر آر　　سید ثقلین سلام علیک

حق نے یہ فرمایا ہے بعد از سلام　　زندہ کرو بچون کو اے نیکنام
آپ دعا مجھسے کرو یا نبیؐ　　زندہ مین کر دیتا ہون دیکھو ابھی
بعدہٗ لے ساتھ وہ اطفال کو　　کھانا جو حاضر ہے تناول کرو
حکمِ خدا سنکے رسولِ خدا　　رب سے یہ کی ہاتھ اوٹھا کر دعا
فضل کر اے میرے غفور الرحیم　　تو ہی خداوند ہے حیّ و قدیم

رحم ہے لائق تو ہے رحمان کو
جبکہ دعا کی یہ جنابِ رسولؐ
کیون نہ قبول آوے خدا کو دعا
زندہ وہ جابرؓ کے ہوئے طفلگان
جب تو خوشی ہوگئی گھر مین تمام
مادرِ غمخوار جو بے ہوش تھی
غش مین تھا جی اوسکا وہ غم کا سبب
ہوش مین آ دیکھے ہے کیا زندہ ہین
زندہ ہوئے پھر تو بصد شاد کام
پاس بٹھالے کے اونھین مصطفےٰؐ
کھانیسے جسوقت فراغت ہوئی
گلشن جابرؓ کے وہ لالہ کے پھول
اون کو دعا دیکے رسولِ خدا
ہوگئی اب یہان سے روایت تمام
فاتحہ پڑھ سنی دل پاک سے
زندہ کرو اس دل بیجان کو
درپئے دین ہوگئے ہین ملحدین
ذبح ہون اب دشمن دین سب کے سب
حاسد دین ہو وین ہمیشہ خراب
امتی جو آپ کے بیمار ہین
اونکو سلامت کی شفا ہو عطا
سنی پہ کر فضل و کرم ربنا
سنی کو رکھ اپنے بصد آب و تاب

زندہ کران دو تن بیجان کو
ہوگئی درگاہ خدا مین قبول
سارا اشارہ یہ خدا ہی کا تھا
آگئی ہر دو تن بیجان مین جان
اہل قرابت ہوئے سب شاد کام
اپنی خودی سے بھی فراموش تھی
ایک ہی تھے غمسے اوسی روز و شب
شمس و قمر دونون بھی تابندہ ہین
جھکگے کیا دونون نے ملکر سلام
کھانا جو حاضر تھا تناول کیا
پھولون کی محفل مین مدارت ہوئی
دینے لگے بزم مین لالا کے پھول
اپنے مکان کو ہوئے رونق فزا
ذاتِ پیمبرؐ پہ درود اور سلام
مانگ یہ حاجت شہِ لولاک سے
تازگی دو گلشن ایمان کو
بام برین پرسے گرین اہل کین
علیہ اسلام رہے روز و شب
امت مرحوم رہے کامیاب
رنج و مصیبت مین گرفتار ہین
ہے یہ دعا سنی کی یا مصطفےٰؐ
بہر غلامان نبیؐ مصطفےٰؐ
ہر دو جہان مین وہ رہی کامیاب

[illegible]

معجزۂ شق القمر از جناب سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

کرون پہلے حمد خدائے کریم
کہ ہے وہ خداوند حیّ وقدیم

کیا کُن کے کہا سے پیدا جہان
زمین وزمان اور مکین ومکان

کیا قطرۂ آب کو ماہ رو
وہ کسطرح صانع ہے بے گفتگو

ہدایت لئے زمرۂ انبیا
کیا پیدا وہ خالق دوسرا

محمدؐ کو سب مین کیا معتبر
سر انبیا سید نامور

امام رُسُل رحمۃ العالمین
حبیب آلہ سید المرسلین

صفت کیا کرون شاہ لولاک کی
کہ ہے جس سے بنیاد افلاک کی

قصیدہ

شُد از عرش برتر مقام رسولؐ
ازان جملہ با ہیبت بام رسولؐ

خرابی بطلان وکفر جہان
ہمہ پاک شد ز انتظام رسولؐ

زروئے ترحم بہر دو جہان
شدہ وقف انعام عام رسولؐ

شدند انبیا جملہ مقبول حق
چہ خوش آمدہ اہتمام رسولؐ

شد این امت خاص مرحوم حق
کہ ہر سخی آمد غلام رسولؐ

ہوا ہے نہ ہوگا کوئی دوسرا
محمدؐ کا ثانی بہر دوسرا

خداوند عالم بفضل وکرم
کیا آپ ہی کو شفیع الامم

مظفر کیا کفر پر آپ کو
گئے مشرکین سب کے سب دفع ہو

ظفر کیون نپاوے نبیؐ کفر پر
کیا جس نے انگلی سے شق القمر

دل وجان کے ساتھ ای دوستو
محمدؐ کا یہ معجزہ ہے سنو

ہوا جبکہ دین نبیؐ آشکار
ابوجہل کا دل ہوا بے قرار

تھا اک بادشہ نام عبدالعزیز
خردمند وعالی نسب باتمیز

یہ کی عرض اس شاہ کے روبرو
محمدؐ ہے اک شخص میرا عدو

کہتا ہے پیغمبر معتبر
سمجھتا ہون مین اسکو ہے سحر گر

زمین پر جو چاہے سو کرتا ہے او
تو یک معجزہ چرخ پر کر طلب
پھر اوسوقت ہم اوسکو دینگے سزا
سخن اوسکا اوس شاہ نی جب سُنا
کہ یک معجزہ آپ سے ہے طلب
تب ایمان لاؤن گا مین آپ پر
سنی جب رسُولِ خدا نے یہ بات
ہوا رعب اوس شاہ پر آپ کا
پیمبر کو بٹھلا دیا تخت پر
ادب سے کہا تمسے اے نیکذات
نبیؐ ہو خدا کے اگر بے خلاف
رسُولِ خدا نے کہا اوسکو جب
تیری گھر مین ایک مضغۂ گوشت ہے
نہ آنکھین نہ بینی نہ ہے دست و پا
تیرے گھر تولد ہوئی ہے وہ چیز
کہا بادشہ نے بعجز و نیاز
میری عرض سنکر کہو یا نبیؐ
نہ بیٹا نہ بیٹی کہون اوسکو کیا
وہ بٹیا یا بیٹی ہے فرمائیے
کہا آپ نے ہے وہ دختر تیری
یہ کی عرض اوس شاہ نے آپسے
کرم حال پر میرے فرمائیے
یہ سنکر رسُولِ خدا ئے کریم
ہزاروں کئے معجزے روبرو
نہ ہو ویگا یہ کار سخت اُس سے جب
چلین راستہ اپنے ہم دین کا
تو تکے مین آکر نبیؐ سے کہا
محمدؐ بتا دیجئے مجھکو اب
کہون گا ہو پیغمبر نامور
گئے اوسکے گھر مین جلیل الصفات
تو وہ سرو قد اوٹھ کھڑا رہگیا
کھڑا روبرو دست بستہ اودھر
عجب کچھ نہین ہے کہ ہوگی یہ بات
تیرے گھر مین کیا ہے کہو صاف صاف
جو تو پوچھتا ہے مین کہتا ہون اب
فقط گوشت ہے اوسپہ ایک پوست ہے
دو سوراخ اوسکو ہین اے بادشاہ
بھلا اور کیا چاہتا ہے عزیز
کہا آپنے میرے سب گھر کا راز
یہ کیا چیز مجھکو تولد ہوئی
کہو آپ کچھ یا رسُولِ خدا
میرے دل کو تسکین پر لائیے
کہ دختر ہے وہ نیک اختر تیری
بڑی عاجزی اور آداب سے
اوسے صورت نیک پر لائیے
دعا رب سے یہ کی کہ ربِّ رحیم

قصیدۂ دعا

توئی ارحم الراحمین و عظیم
منم عاجز و خاکسار و ندیم

توئی لم یلد وحدہٗ لاشریک
ہمہ کردی پیدا ز لطف عمیم

ہمہ خلق کردی ز ایمائے کُن
جہاں مُستعار و تو ہستی قدیم

توئی زندہ از مُردہ بیروں کنی
ز قدرت کنی بے زبان را کلیم

اگر سخی خواہد ز تو حاجتے
کنی زود حاجت روا اے کریم

یہ نقش ہیولانی کو اے خدا
تفضل و کرم نیک صورت پہ لا

دعا کی جو حضرت نے اسبات کی
تو اللہ نے ایسی عنایات کی

کیا حکم جبرئیل کو بے درنگ
محمدؐ کے جا پاس ہو کر پتنگ

محمدؐ ہے میرا سراجًا منیر
صلوٰۃ علیہ کثیرًا کثیر

محمدؐ میرا ماہ انوار ہے
یہ اطراف اوسکے شب تار ہے

شب تار کیا کفر کی جمع ہے
محمدؐ میرا اسمیں جوں شمع ہے

اگر کفر کا وہاں ہے ابر سیاہ
یہ میرا محمدؐ ہے مانند ماہ

کریگا وہ ابر سیہ دور سب
جماعت بنے گی وہ پرنور سب

مددگار ہیں ہوں اوسی کیا خطر
بھلا دے سکے کون اوسکو ضرر

وہاں پہونچتے ہی تو بعد از سلام
میرا اوسکو پہونچا دے ایسا پیام

میرے چاند اس ابر سے تو نڈر
تجلی سے دل اونکا پُر نور کر

محمدؐ میرے دو جہاں کے رسُول
دعا کی جو تو نے ہوئی وہ قبول

اوسے کہہ کہ جا دیکھ ایشاہ تو
وہ دختر تیری ہو گئی خوبرو

ہوا اسقدر جبکہ حکم جلیل
محمدؐ کے پاس آ گئے جبرئیل

جو آیا تو وہاں اپنے سر کو جھکا
ادب سے کھڑا ہو کے کہنے لگا

قصیدۂ سلام

محمد نبی مصطفٰے السلام
شہ دین رسُولِ خدا السلام

زتو دور شد جملہ ظلمات کفر منور سراج الہدیٰ السّلام
محمد توئی سید المرسلین سرِ زمرۂ انبیا السّلام
شفیع دو عالم شدی از ازل تو حامی روز جزا السّلام
ز سخنی رسد تا ابد صبح و شام شہ زمرۂ اصفیا السّلام

خدا نے کہا اے شہ نیک نام تمھین اپنا پیغام بعد از سلام
بجا لائے جو شرط آداب کی دعا ہینے مقبول کی آپ کی
یہ کفار سے آپ گھبراؤ مت کچھ اندیشہ خاطر مین اب لاؤ مت
وے ساری جماعت مین کفار کی مدد چاہو اپنے مددگار کی
تمھین پر وے ایمان لاوینگے اب یہ جانو ہنین گے مسلمان سب
کہو بادشہ کو کہ اے نیک خو ہے دختر تیری نیکی پاکیزہ رو
یہ سنکر کیا شکر پروردگار کہا بادشہ کو کہ اے دیوفار
یہان سے تو جا دیکھ اندر سرا کہ دختر تیری نیکی خوش لقا
یہ سنکر بہت بادشہ خوش ہوا وہان سے جو نکلا تو گھر مین گیا
محل مین گیا جب شہِ نیک نام تو دیکھے ہے کیا یہ بصد احترام

غزل

صنوبر قد و مہر روشن جبین پری پیکرے ہست حجلہ نشین
برخ آفتاب ہست لب خندہ زن مژہ ہیچو پیکان نگہ شرمگین
بہار گلستان حسن و جمال گل گلبن حسن نازک ترین
کسے مشک گوید خطا مے کند کمندِ دلان کاکل عنبرین
ز مشرق بہ مغرب رود آفتاب چو گرداند آن لعبت چین جبین
چنان قشقہ بر بدر سیماش بود تو گوئی کہ شق القمر بر زمین
رباید ز دل ہوش سخنی نہ چون سیہ مست چشمِ چنین نازنین

جو دیکھا تو وہ شاہِ فرخندہ خو محمدؐ کے پاس آیا خورسند ہو

کہا یا رسولِ خدا مرحبا ق محمد نبی مصطفٰے مرحبا
میری آرزو تم نے برلائی سب شہنشاہ ہردوسرا مرحبا
میرا مدعا حاصل آیا رسول ذری عرض اک یہ بھی کرنا قبول
کہ مین چاہتا ہون فلک پر شروع اندھیرے مین ہو چاند پہلے طلوع
تمھارے اشارے سے دو پارہ ہو فلک پر سے نیچے اوتر آوے او
وہ دو ٹکڑے دو آستینونمین جائین تصدق ہو راہ گریبان سے آئین
وہ ہر ایک پھراے شہِ نیکنام کرے بو قبیس اوپر اپنا قیام
وہان سے وہ اطراف کعبے کی جا پھرین سات بار اے شہِ انبیا
وہانسے چلا جائے مشرق کو ایک دگر جائے مغرب کو ایشاہ نیک
جہانمین پھرین بعد اے نیکنام وہان سے وہ ہو جائین ماہِ تمام
رضا لیکے تم سے وہ عالی گہر چلا جائے مہتاب پھر چرخ پر
جو یہ معجزہ آپ سے پائین گے تو ایمان ہم سب کے سب لائینگے
تو حضرتؐ نے فرمایا اے نیک خو مین تبلاؤن گا تجھکو لے روبرو
ہوئی جب شبِ بست و ہشتم نمود دعا کی نبیؐ نے کہ ربّ الودود
یہ جو مجھسے اب چاہتے ہین یہان بتا دے انھین آسمانپر عیان
اگر معجزہ مجھسے یہ دیکھ لین مسلمان یہ سارے نبکر رہین
دعا رب سے کی اسقدر مصطفٰے ہوا جب تو کچھ ایسا فضلِ خدا
اندھیری گئی چاند آیا نکل ابو جہل غمگین ہوا ہاتھ مل
پیمبر گئے بادشہ کے قرین تو شہ نے بہم آکے چومی زمین
ہوئے جمع اوس آنکو خاص و عام خلائق کا یک ہو گیا ازدحام
کھڑے آکے میدانمین حضرت نبیؐ کہے چاند کو تو اوتر آ ابھی
بحکم نبیؐ وہ اوتر آگیا مقابل ہوا جب ادب سے کھڑا
نبیؐ نے شہادت کی اونگلی اوٹھا مثالِ قلم چاند کو شق کیا

اشارت کی اونگلی کی حضرت نے جب ۔ دو ٹکڑے ہوا چاند گردونپہ تب
ہر ایک ٹکڑا پھر آستینون مین آ ۔ ہو صدقے گریبان سے باہر ہوا
کہ ہے بو قبیس اسم اک کوہ کا ۔ رہا اوسپہ وہ چاند کچھ یک ذرا
پھر اوس کوہ پر سے اوتر آ گیا ۔ وہان سے وہ کعبے پہ صدقے ہوا
گیا شرق کو ایک پاکر شرف ۔ گیا دوسرا ایک مغرب طرف
پھر اطراف عالم کے ہر اک پھرا ۔ وہان سے ملے دونون گردونپہ جا
ہوا چاند یک پھر تو آیا اوتر ۔ رضا آپ کی لے گیا چرخ پر
رہا چرخ پر ایک ساعت عیان ۔ ہوا آنکھ سے خلق کی پھر نہان
مسلمان ہوا بادشہ دیکھکر ۔ مسلمان ہوئی فوج سب معتبر
دعا مین یہ کرتا ہون یا مصطفےٰ ۔ خدا سے دلا دو میرا مدعا
جیون نیکنامی سے دنیا کے بیچ ۔ رہون سرفرازی سو عقبیٰ کے بیچ
کرو اس جماعت کو حضرت پسند ۔ نہ دنیا سے پہونچے اوسے کچھ گزند
مدد کچھ کرو یا رسول خدا ۔ غنیدان دین ہووین سارے فنا
جو بیمار ہین امتی یا نبیؐ ۔ شفا رنج علت سے پاوین سبھی
شفا سے سلامت عطا کیجیے ۔ کرم آپ شاہ ہدا کیجیے
ہے سنی تمھارا غلام قدیم ۔ کرو یا نبیؐ اوسپہ لطف عمیم
تو اے سنی صلوٰۃ پڑھ صبح و شام ۔ بذات محمد علیہ السلام

معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درحال مصنف قصیدۂ بردہ

الٰہی اعطنی نعت رسولک المختار ۔ صلوٰۃ صلوٰا علیہ وآلہ الاطہار
شہ سریر رسالت رسول نیک شعار ۔ امام زمرۂ پاکان و سید ابرار
شفیع حشر تو ہے اوسکی ذات بابرکات ۔ یہان بھی جانیے اوسکو شفیع بے تکرار
عجیب معجزہ لکھتا ہون اوسکو غور کرو ۔ کہ جس سے صاف شفاعت نبیؐ کی ہو اظہار
مسمی شیخ محمد تھے ایک شرف الدین ۔ علوم چاردہ حاصل تھے اونکو بے گفتار

فراغ کنج عبادت کے واسطے شاید
فقط ہی مادر و فرزند تھے محبت سے
خوشی مین دیکھئے گردون نے کیا فساد کیا
علاج اوسکا کیا ہر طبیب نے لیکن
تمام مال و زر و زندگی اثاث البیت
لُٹائے دام و درم اوسنے سب بڑائے علاج
نہ قُوت اوسکو میسر نہ پارچہ تھا کچھ
زمانہ کیسی مصیبت مین اوسکو لایا تھا
سوائے مادرِ غمخوار تھا نہ کوئی رفیق
برائے قوت وہ بڑھیا تمام روز مدام
ملا گدائی مین گر کچھ تو لا کے بیٹے کو
سرہانے بیٹھی رہے صبح تک بصد زاری
زیادہ ہونے لگی اور اوسکو بیماری
مرض نے زور کیا اونگلیان جھڑی ساری
غرض وہ ہوگیا اسطور نقش فرش زمین
بدن مین ہوگئی بدبو مریض کے ساری
کہا وہ شہر کے لوگون نے آ کے بڑھیا سے
غرض وہانسے وہ بڑھیانے اپنے بیٹے کو
کہا مریض سے اک روز رو کے اے بیٹا
اکیلا چھوڑ کے کسطور تجھکو جاؤن مین
شفا یہ رنجشِ جانکاہ سے تجھے ہو کب
ہوئی ہے اب تو نہایت ہی ہمپہ لاچاری
کہ دو دو روز گذرتے ہین صاف فاقون سے

نہ کچھ نکاح کا اوسکو خیال تھا زنہار
مدام یاد مین اللہ کی وہ لیل و نہار
ہوا وہ شخص یکایک جذام سے بیمار
کیا نہ کوئی دوا نے مریض پر کچھ کار
اُسی علاج مین بس خرچ ہو گیا یکبار
یہانتلک نہ رہا پاس اوسکے ایک دینار
ہوا مریض کی اوسوقت مان کو اک تیمار
مدام فاقہ کشی دوسرا یسر بیمار
نہ کوئی پاس رہا اوسکے آشنا اور یار
گدائی کرنے کو جاتی بکوچہ و بازار
کھلاوے آپ بھی کھا لیوے غمزدہ لاچار
رومال لیکے ہلاتی تمام شب بیدار
تمام جسم پھٹا لگ گئی لہو کی دھار
تمام ہو گیا کمزور اوسکا جسمِ زار
مدام خاک پہ رہتا پڑا ہوا لاچار
تمام ہو گئے بیزار اُس سے اہل جوار
یہان سے جاؤ یہ بدبو سے ہم ہوئے بیزار
اوٹھا کے شہر کے باہر رکھا بحسرت زار
یہ تیرا حال ہوا ہے مرض سے لاغر و زار
رفیق کون ہے اسجائے پر تیرا غمخوار
مرض گیا نہ تیرا گو کئے علاج ہزار
گدائی کرنیکو بالکل نہین ہے شرم و عار
کسی نے دیدیا لقمہ تو ہو گیا افطار

بیان یہ کرنے لگی زار زار رو رو کر
تو اوسکو دے کے تسلی یہ کہہ اوٹھا بیمار

جدہر مین دیکھون اودھر بند ہے درِ امید
کھلا نظر نہین آتا ہے کوئی در زنہار

مگر کھلا ہے درِ دولتِ رسول اللہ
اوسی ہی در پہ کرون عرض حال لیل و نہار

قصیدہ شانِ مقدس مین ایک کہتا ہون
قوی امید شفا کی ہے مجھکو بے تکرار

یہ کہکے شانِ مبارک مین یہ قصیدہ کہا
ہزار عجز سے کر کر کے حال دل اظہار

قصیده

شہِ شفاعتِ عظمیٰ و واقفِ اسرار
کریم و راحم کونین و سید ابرار

کلیدِ قفلِ درِ رحمِ حق بدستِ تست
ترحمی بکن اے خواجہ سوی اہل جوار

محمد است مرا نام سوے این ہمنام
بنام خویش نگاہ کرم کنی یکبار

فرشتہ را بعنایات پر عطا کردی
نگاہ لطف بفرمائے ہمبرین لاچار

ملاذ و کہف غریبان شدی ز روز ازل
پناہ نیست بجز ذات تو مرا زنہار

بمنزلت نہ رسد ہیچ یک ز پیغمبر
توئی کہ سید عالی مکان شہِ احرار

ز گفتگوے تو جان یافت استخوان رمیم
زراہ لطف مسیحائی کن برین بیمار

دوائے دردِ گناہ و خطا بدستِ تست
چہ درد عارضیم می نیارد از تو فرار

توئی کہ مامن و ملجاے ہر ضعیف و نحیف
بغیر ذات تو سنی ندارد استظہار

قصیدہ شان معلےٰ مین جب ہوا التمام
تو اوسکے دل پہ نہایت خوشی ہوئی یکبار

اوسی ہی شب کو جو سویا تو خواب کے اندر
بڑے وقار سے آیا ہے ایک شاہ سوار

جو آیا پاس تو اوس نے مریض کے اوپر
اڑھادی لطف سے اوسوقت چادر اپنی اوتار

بدن سے کھینچ لی پھر صاف اوسکی چادر کو
تو اوس مریض سے سب دفع ہو گیا آزار

تمام کھال اوڑی جسم ہو گیا شفاف
مثالِ ماہ ہوا رخ تمام پُر انوار

شفا مریض کو جسوقت ہو گئی کامل
پکڑ کے دامنِ اقدس کو تب یہ کی تکرار

کہو تو کون ہو کیا آپ کا ہے اسم شریف
ہوا ہے آپکا آنا کس سبب سے گذار

کئی دنون سے مصیبت مین آگیا تھا مین
بغیر مادرِ غمخوار کون تھا غمخوار

تمام جسم مین آزار تھا میرے حضرت
علاوہ رنج مین افلاس کا یہ ہے غلبہ
چھپاؤن آپ سے کیا اور اک علاوہ ہوا
مجھے نکالدیا صاف شہر سے آقا
میری مصیبت و رنجش یہ کچھ نہ رحم کیا
پڑا تھا در رسیدہ مین بیکس و مونس
خیال آیا مجھے ایک روز کچھ ایسا
تمام رستہ جہان کے ہوئے ہین دروازے
امیدوار ہزارون امید کو پہونچے
اسی خیال سے حضرت کیا قصیدہ شروع
قصیدہ آج وہ اتمام ہو گیا حضرت
یہ میری بیکسی و رنجش و مصیبت مین
یہ شان و شوکت و حشمت بزرگی و عظمت
یہ قول و فعل سے حضرت کے ہو گئے ہین نمود
غریب و بیکس و مفلس پہ رحم فرمایا
تمھارے لطف و کرم سے گمان ہے آقا
تو مسکرا کے کہا آپ نے کہ ہان ہم ہین
قصیدہ تو نے لکھا ہمکو بھی قبول پڑا
خدا کا فضل ہوا رہ تو تندرستی سے
یہ کہکے ہو گئے رخصت محمدؐ عربی
جو دیکھا غور سے اپنے کو تندرستی ہے
اوسی ہی وقت کیا غسل آب منگوا کر
اوسی کا نام ہوا ہے قصیدۂ بردہ

نہ چین دنکو تھا مجھکو نہ رات کو تھا قرار
بجز گدائی نہین اور صورت افطار
تمام شہر کے باشندگان ہوئے بیزار
میرے بدن کی عفونت سے سب نے کی انکار
نظر تو کیجیئے یہ دور چرخ ناہموار
نہ کوئی پاس رہا میرے آشنا و یار
قصیدہ شان محمدؐ مین یک کرون تیار
یہ ہے شفیع ورا کا کھلا ہوا دربار
پھرون مین خالی کچھ ایسی نہین ہو یہ سرکار
امید و مطلب و مقصد مراد کرا اظہار
بڑی امید ہے مجھکو کہ میرا ہوگا کار
کئے ہو آپ نہایت کرم ہزار ہزار
کسی مین مین نے نہین دیکھی ابتلک زنہار
کرم کے فضل کے بخشش کے لطف کے آثار
تمام آپ مین پیغمبرون کے ہین اطوار
کہو تمھین تو نہین مصطفےٰ شہ ابرار
شفیع ورحیم کونین و احمد مختار
یہ تیرے عجز پہ کی مہربانی اے ہشیار
گئی تمام تیری آج رنجش و ادبار
ادھر کو ہو گیا یہ شخص یک بیک بیدار
نہ تن مین آگے کی رنجش رہی نہ وہ آزار
دوگانہ شکر کا گذرانا پھر وہ نیک شعار
کہا جو شیخ نے در شان احمد مختار

عرب مین کہتے ہین سب لوگ بُردِ چادر کو ۔۔۔ اُڑہائی تھی جو محمدؐ نے چادر اپنی اوتار
لقب قصیدۂ بُردہ ہوا اسی ہی لئے ۔۔۔ صلہ مین شیخ نے اوڑھی تھی چادرِ اظہار
مین اوس قصیدہ کا تھوڑا لکہا ہون کچھ مضمون ۔۔۔ لکھے ہین شیخ نے یک سو پہ بست و ہشت اشعار
عزیز و دیکھیے حضرت کی اس شفاعت پر ۔۔۔ شفیع عالم دنیا بھی ہین شہ ابرار
کریم و راحم و ارحم رحیم و رحمت حق ۔۔۔ خدا نے اونکو شفاعت پہ کر دیا مختار
کیا جو شیخ محمدؐ پہ تم نے اپنا کرم ۔۔۔ نگاہ فیض یہ سنی پہ بھی کرو یکبار
اگرچہ درد گنہ مین یہ مبتلا ہے بس ۔۔۔ تمھارا نسخۂ بخشش تو ہے شفا آثار
مریض درد جدائی ہے یا نبیؐ سنی ۔۔۔ عطا کرو اسے کچھ اپنا شربتِ دیدار
ستا رہی ہے تپِ محرقہ جدائی کی ۔۔۔ عطا ہو اسکو طباشیر روئے پُر انوار
بنفشۂ رخ و گیسوئے عنبرین دیکھے ۔۔۔ مرض ذرا نہ رہے یا نبیؐ عالی تبار
اگر نصیب سے عنابِ لب ملے تیرا ۔۔۔ تو فرح دل پہ رہے عافیت سے لیل و نہار
نظر سے اوس لب یاقوت فام کو دیکھے ۔۔۔ تو پائے قوت و طاقت مدام یہہ بیمار
نگہ سے دیکھے اگر تیری چشم کے بادام ۔۔۔ پڑے نہ روغن بادام سے اوسے سرو کار
سوائے اوسکے ہے اک درد سر معیشت کا ۔۔۔ تمھارے صندل رحمت سے کیون نہ پائے قرار
مدد کچھ ایسی ہوا سے سرور زمین و زمان ۔۔۔ تمام اہل بغاوت رہین سدا بیمار
ہمیشہ رنج و مصیبت مین وے رہین حضرت ۔۔۔ دوائی کیا ہے دعا بھی کرے نہ اونپر کار
یہ کینہ رانی کے بدلے مین اہل کینہ پر ۔۔۔ مدام ہوتی رہے ہر طرف سے غیب کی مار
تمھارے خنجر اسلام سے یکایک سب ۔۔۔ بریدہ سر ہو خرابی سے زمرۂ کفار
مراد سنی کی ہر اک ولاد و اللہ سے ۔۔۔ زیادہ کیا کہے ہو آپ واقف اسرار
مدد کچھ ایسی کرو آج یا رسول اللہؐ ۔۔۔ کہ فتحیاب رہین سب تمھارے خدمتگار
درود پڑہ تو محمدؐ کی روح پر سنی ۔۔۔ خلوص و لیسے ادب سے مدام لیل و نہار

معجزہ بوزن عربی

کیا محمدؐ ہے راحم دو عالم ۔۔۔ اللہم صل علیہ وسلم

کیا روایت ہے مومنو سنو یہ　ایک شکاری جو قصد کر مصمم
جا کے دریا پہ گر شکار ماہی　لایا اوسکو بازار مین ہو خرم
ایک یہودی نے جا خوشی سے اوسن　لی وہی مچھلی اوسکو دیکے درہم
بولا عورت سے آپکا اب اسکو　جا کے آتا ہون کام کو مین اسدم
کہکے یہ جب رخصت ہوا یہودی　لگ گئے وہان چند روز اوسکو بیہم
اوسکی عورت نے پھر تو دھو کی ماہی　رکھ کے چولھے پہ آگ دی مقدم
بعدہٗ دیکھی بھانپ بھی نہ کھائی　آگ دی پھر رکھ لکڑیون کو باہم
بعد مدت آکر یہودی گھر کو　پوچھا عورت سے کیا پکائی اسدم
تب کہا عورت نے وہی ہے مچھلی　تم گئے تب سے پکتی ہے اے محرم
لکڑیان کیا جل رہی ہین جب سے　پر نہین پکتی ہے عجب یہ عالم
سنکے یہ حیرت مین ہوا یہودی　ہانڈی سے تب آئی صدا کہ آدم
کیا اثر آتش کا مجھے بھلا ہو　ہے وظیفہ میرا درود اعظم
اوس یہودی کو پھر ہوا تعجب　دل مین سمجھا ہے ماہی اکرم
لیکے ہانڈی حاضر ہوا وہان سے　با ادب ہو پیش رسول اکرم
پوچھا حضرت نے اوسکو اسمین کیا ہے　بولا مچھلی ہے اسمین اے معظم
اوسکو مدت سے ہم پکا رہے ہین　پر نہین پکتی ایسی ہی ہے قائم
گر خدا کے تم ہو نبیؐ مقتدر　زندہ کر اسکو پوچھئے اے ارحم
حال اپنا گر بولے زندہ ہو کر　لاوینگے تب ایمان تمپہ سب ہم
یہ سخن سنکر اوسکا جب نبیؐ نے　کر دیا زندہ مچھلی کو بہ یک دم
زندہ ہوتے ہی ماہی نے کہا یہ　عاجزی سے سر کو جھکا کر اسدم
السلام صلوات یا محمدؐ　والصلوات صلی علیک سلم

قصیدہ

اے شروع سر نسخۂ دو عالم　وے ظہور وجہ وجود آدم

آیت رحم حق شدہ وجودت ... زان رحیم عالم شدی اے ارحم
روح جسم ہر دو جہان کہ ہست ... جسم تو شد چون جان مگر مجسم
از دم پاک تو دم جہان است ... آمدہ دم از تو بجسم بے دم
اندمال زخم گنہ نیاید ... اے بزخم مارحم تست مرہم
ظل رحمت در افگنی بہ محشر ... اے شہ اعلےٰ ابندہ کمینم

ہست سنی ای بادشاہ ذیشان ... جان فدائے آل و اصحاب مکرم

حال اپنا مین کیا کہون حضرت ... راز دل سے میرے ہو آپ محرم
کیا جلا دیگی آگ مجھکو بولو ... کرتی ہون مین ورد درود اعظم
تب نبیؐ نے پوچھا سکھایا کس نے ... جو پڑھا کرتی ہے درود دائم
عرض کی ماہی نے ہو مؤدب ... حال میرا سن لیجئے اے مکرم
ایکدن مین چار یکو اپنے جویان ... آب پر تھی اے آبروئے زمزم
لب پہ دریا کے تب درود اقدس ... پڑھ رہا تھا کوئی بزرگ آدم
یاد مین نے سنکر کیا ہے حضرت ... جب سے ہی ہے میرا یہ ذکر ہر دم
کیا اثر آتش اب کرے گی مجھپر ... آپ کا جب ہو ذکر مجھسے ہمدم
عرض کرتی ہون پھر سنو یہ تم سے ... حال اپنا سرور دو عالم
آئی مین پھر ایکدن بسیر دریا ... پکڑا مجھکو صیاد ہو کے اظلم
جب یہودی یہ کر خرید مجھکو ... گھر کو لایا کپڑے مین باندہ محکم
بولا عورت سے لے پکا تو اسکو ... جا کے آتا ہون کام کو مین اسدم
کہہ کے یہ رخصت ہو گیا وہان سے ... کاٹی عورت تب مجھکو ہو کے بیہم
میرے ٹکڑے ہانڈی مین کر کے داخل ... رکھ کے چولھے پہ آگ دی ہے اکرم
بعد مدت آیا یہ شخص گھر کو ... دے رہی تھی جبتلک بھی آگ ہر دم
آگ کی گرمی بھی مجھے نہ پہونچی ... آپ کی ہے تاثیر درود اعظم
پوچھا عورت سے کیا یہ پک رہا ہے ... کر دیا تب عورت نے اسکو محرم

سنکے حیرت مین آکے لایا مجھکو
آپ کی خدمت مین اے شاہِ عالم
جب تو حضرت نے کہدیا یہ سنکر
ہے سارا یہ فیض درود اعظم
اوس یہودی نے جب سنین یہ باتین
یہ کہا ہوا ایمان پر مسلّم
مرحبا اے پیغمبر مکرّم
مرحبا اے صاحب کمال اعظم

قصیدہ

شد ثنائے تو لذت زبانم
وصف تو آمد تازگی جانم
عشق تو دارد شعلہ بجانم
آہ میسوزد مغز استخوانم
یاد تو دارد آب دردہانم
ذکر تو دارد نطق بر لسانم
شد غنیمت یا محمد مصطفیٰ
در زمان تو آمدہ زمانم
کلمۂ تو حرز گلوے ایمان
نام تو شد تعویذ حفظ جانم
از ثنایت لطف سخن برآید
شد بیانت شیرینی بیانم
تو امام پیغمبران اعلیٰ
یا نبی من سنی مدح خوانم

جب یہودی نے کی صفت نبیؐ کی
لا کے ایمان اسلام پر ہو قایم
صدق دل سے فرزند ونکو لیکر
پڑھ دیا کلمہ دین پر ہو محکم
ایسا سنی پر بھی کرم ہو حضرت
تا ابد ہو ورد درود اعظم
درود اسکا تو کرسدا اے سنی
سرد تجھپر ہو آتش جہنم

معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در احوال فرشتہ

شاہدی دیتا ہون مین دل سے کہ اللہ ہی ہے یک
اور یہ کہتا ہون رسول اوسکا محمدؐ بیشک
حمد اور نعت کے بعد از مین یہ لکھتا ہون سنو
ایک عجب معجزہ حضرت کا نہین اسمین شک
جبرئیل آتے تھے ایک روز محمدؐ کے قرین
تو زمین پر بلا رستے مین اوٹھین ایک ملک
بال و پر جلگئے تھے بس وہ فرشتے کے تمام
آہ بھرتا ہوا سر و تیا تھا ہر بار ٹپک
وہ فرشتہ تو نہایت ہی عظیم الشان تھا
فیضیاب ہوتا تھا بس اس سے فرشتہ یک یک
بس تعجب ہوا جبرئیل کو کیا باعث ہے
ایسا مقبول فرشتہ ہے پڑا ایسا الگ

پوچھا جب روبرو جا کر اوسے یہ بعد سلام — کیا سبب ہے کہ خدا نے تجھے یون ڈالا جھٹک
اوس فرشتے نے کہا کیا کہون تجھسے احوال — تھہر مجھپر ہوا جب سے مین پڑا ہون اتبک
تو نہین جانتا کیا مرتبہ اعلے تھا میرا — اک خطا ہو گئی اُس رتبے سے مین آیا سرک
پوچھا جبرئیل نے وہ کیا ہے بیان کر مجھسے — جسکے باعث ہوا مردود خدائے زیرک
بولا باعث یہ تھا اک شب کو نبی صلّ علے — قربت حق مین چلے جاتے تھے طے کر کے فلک
یعنے وہ تھی شب معراج خدا نے اون کو — یاد فرمایا تھا با فضل و کرم اپنے تک
سب نے تعظیم کی حضرت کی مگر جب مجھکو — ایسی غفلت ہوئی یکبار گئی عقل بھڑک
مجھ سے تعظیم نہ بر آئی نبی کی جو دم — تو ندا حق سے مجھے آئی کہ اے مردود ک
کیا سبب تو نے محمدؐ کی نہین کی تعظیم — بس یہ سُنتے ہی میرے دلمین لگا اک ناوک
بال و پر جلگئے اوسوقت میرے اے جبرئیلؑ — تھہر مین آگیا ہون اوڑ گیا سب موہنہ کا نمک
اب کہو تم کہان جاتے ہو بھلا اے جبرئیلؑ — بولا جبرئیلؑ مین جاتا ہون محمدؐ کے تلک
اُس فرشتے نے کہا اسطرح جبرئیلؑ سے تب — بعد پیغام خدا کیجیئے کچھ میری کمک
یا تو حضرت کے تلک مجھکو پکڑ کے لے چل — مجھ مین طاقت نہین رو رو کے گیا ہون مین تھک
الغرض سنکے یہ جبرئیلؑ ہوا وہان سے روان — حکم حق کہدیا دروازے پہ دیکر دستک
اور نبیؐ سے کہا تم رحمت عالم ہو یقین — کچھ گنہگارون پہ ہو رحم شہ پُر بارک
پوچھا حضرت نے کہو خیر تو ہے اے بھائی — بولا جبرئیلؑ کہ اے رہبر عالی مسلک
اک فرشتے نے خطا کی ہے تمھاری حضرت — ایسے کچھ قہر خدا مین ہے پڑا ہو کے تنک
بال و پر جلگئے ہین اُسکے زمین پر ہے پڑا — غم سے روتا ہے نہایت ہی مثال کودک
یعنے تعظیم نہ کی آپ کی حضرت اوس نے — اسلیئے آگیا ہے قہر مین رتبے سے ڈھلک
ایسے مقبول فرشتے کا ہوا ہے یہ حال — ایکدن میرا بھی ویسا نہ ہو حال کودک
الغرض عرض یہ ہے آپکی خدمت مین میری — آپ کے رحم پہ ہے اوسکا پڑا کام اٹک
سنکے حضرت نے کہا اوسکو کہو اے جبرئیلؑ — تا درود آج پڑھے مجھپہ اوسے وہ ملک
حق تعالی تجھے مقبول کرے گا اسدم — بیشتر سے بھی زیادہ ہو تیرے رخپہ چمک

اوسکو جبریلؑ نے یہ حکم سنایا جسدم
شکر کر کر کہا واصلِّ علیٰ ہوکے خنک

بار اول جو پڑھا ذات مبارک پہ درود
اوٹھکے بیٹھا جو پڑا روتا تھا بلبلکے ہلک

بار دوم جو پڑھا اوسنے درود اقدس
پر نکل آیا اوسے فضل خدا سے یک یک

بار سیوم جو پڑھا اوس نے محمدؐ پہ درود
جلد یا اُڑکے فلک پر نہ لگی ایک پلک

جاتے جاتے کہا حضرت سے کرو عرض قبول
روز محشر مین رہون آپکے دامن سے بلک

حشر تک ہوویگی جو مجھسے عبادت حضرت
کی نثار آپکی امت پہ وہ مین نے بیشک

بولے حضرت اوسے کی مینے تیری عرض قبول
تجھکو مقبول کیا حق نے چلا جا بفلک

اوس فرشتے کی جو کی عرض محمدؐ نے قبول
چرخ چارم پہ نوازا وہ خوشی کا طبلک

اوس فرشتے کو ملا مرتبہ آگے سے دوچند
فیض پانے لگا پھر اوس سے فرشتہ ہریک

اوس فرشتے پہ کیا رحم جو تمنے حضرت
عرض سنی بھی کرے ہے نکر و اوسکو فک

بال و پر جلگئے ناچار پڑا ہون حضرت
اوج رتبہ سے زمانہ نے مجھے ڈالا پٹک

بال و پر کرکے عطا اپنی عنایت سے نبیؐ
میرے سینے سے جدا کیجئے غم کا کزلک

مجھکو مقبول کرو حشر مین سائیکے تلے
اپنے دامان سے حضرت مجھے دینا نہ جھٹک

زخم عصیان پہ میرے مرہم کا فور بنے
روضۂ پاک کا یکبار جو دیکھون آہک

بس ہے سنی کو اگر سایۂ دیوار ملے
یا نبیؐ آپکا حسبجائے پہ ہووے کوشک

دین و دنیا مین ہر اکدم اے رسولؐ ابرار
کیجئے فضل و کرامات سے سنی کی کمک

معجزۂ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم در فضیلت درود شریف

یا محمدؐ نبی رسول اللہِ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ صلّے اللہ

پہلے کہہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ
بعد نام نبیؐ رسول اللہ

معجزہ اک نبیؐ کا لکھتا ہون
با طہارت مین مقبلانِ آلہ

کعبۃ اللہ کے حج کو کوئی شخص
باپ کو لے کے چلد یا ہمراہ

باپ بیمار ہو گیا اوسکا
یک بیک ہی براہِ بیت اللہ

ایسی حالت سے راہ چلتے تھے
باپ بیٹے وے دونون شام وپگاہ

کچھ نہ صورت بچی اوسکو صحت کی
جبکہ بیماری ہو گئی زاید
رہگئے باپ بیٹے جنگل مین
بیکسی پر وہ اپنی ہر یک دم
اس مصیبت پہ پھر علاوہ ہوا
رنج پہ رنج ہو گیا جو اوسے
دلمین کہتا تھا یہ بصد زاری
ایک تنہائی دوسرا یہ غم
کیا مین موتے کا اب کرون اسباب
دفن اب کسطرح کرون اوسکو
روتے روتے اوٹھائی چادر کو
دیکھتا کیا ہے باپ کو اپنے
حال یہ دیکھ پھر ہوا مغموم
کیسی آفت ہوئی الٰہی یہ
میری رسوائی ہووےگی بیحد
مجھکو اور باپ کو میرے یارب
یاالٰہی مراد کو پہونچا
دادرس ہے تو داد کو پہونچا
اس دعامین تھا وہ غریب وطن
ایک سوار آیا پہنے سبز لباس
آتے ہی لاشۂ سیہ رو پر
ہاتھ پھیرتے ہی اوسکا لاشے پر
دیکھکر حال باپ کا وہ شخص

تھی ترقی مین رنجش جانکاہ
قوتِ دست و پا گئی واللہ
قافلہ چلدیا بوقتِ پگاہ
رو رہا تھا پڑا ببنالہ و آہ
باپ اوس شخص کا موا ناگاہ
پھینک کر رو رہا تھا سر کی کلاہ
کیا مصیبت مین ہون مین یااللہ
سب طرح سے ہوا مین آج تباہ
غسل کو یہان کہان سے رود وچاہ
مین ہون تنہا نہین کوئی ہمراہ
موںہ سے مردے کے جب بیک ناگاہ
سارا چہرہ ہوا ہے صاف سیاہ
سرد تر دل سے ایسی کی یک آہ
باپ سے میرے کیا ہوا ہے گناہ
ذکر یہ ہو جو خلق کی افواہ
اپنے لطف و کرم سے دی تو پناہ
ہے غریب الوطن یہ حاجت خواہ
دادخواہان ہے بندۂ درگاہ
ہو گیا جب کچھ ایسا فضل آلہ
اوس بیابان مین غیب سے ناگاہ
ہاتھ اپنا پھرا دیا بِلِلّٰہ
چمکا مردے کا چہرہ مثلِ ماہ
خوش ہوا دلمین اپنے خاطر خواہ

دامن اسوار کا پکڑ کر پھر
اس مصیبت مین پھنسکے مین حضرت
آپ نے مجھپہ رحم فرمایا
نام جب تک نہ اپنا بولوگے
وہ سوار اوس سے بولا یہ سنکر
نام سے میرے تجھکو کیا مطلب
تیری حالت پہ رحم کر ہم نے
اوسنے کی عرض پھر بعجز وادب
عاجزی اوسکی دیکھکر بولا
ہم درود شریف ہین اے مرد
باپ تیرا بوقتِ خواب مدام
جبکہ وہ مرگیا باین حالت
کی جناب خدامین تونے دعا
حق تعالی کو رحم آیا بہت
ہمکو بھجوایا پاس لاشے کے
روسیاہی بدل دی ہمنے اب
اتنا کہہ کر اوسے ہوئے رخصت
الغرض اوسنے کرکے کچھ تدبیر
یارسولِ خدائے عز و جل
وہ بھی پڑھتا ہے روز تمپہ درود
آپ روشن کرو مشعل نور
یانبی ہین جو دشمنانِ دین
اسطرح سے اونھین ہزیمت ہو

عرض کی کون ہو تو دین پناہ
لاغری سے بنا تھا مثل کاہ
کس نے اسبات سے کیا آگاہ
دو نگا دامن نہ ہاتھ سے ناگاہ
تونے یہ بات اچھی کی اے واہ
دستِ دامن سے میری رکھ کوتاہ
کام جو کچھ تھا کردیا بللہ
نام اپنا کہو تو شاہنشاہ
نام کہتے ہین اپنا رہ تو گواہ
اپنی رحمت کی آئے کرنے پناہ
ہمکو پڑھتا تھا پانسو تِمہ
چہرہ اوسکا ہوا گنہ سے سیاہ
لاش کو لے کے باپ کی سرِراہ
سنگے رونا تیرا بزاری و آہ
آپ فرمائے مرحمت کی نگاہ
حکم حق سے بموجبِ دل خواہ
وہ درود شریف صاحب جاہ
لاش کو دفن کرلی حج کی راہ
عرض سنی کی ہے یہ شام و پگاہ
کیجیئے اوسپہ بھی کرم کی نگاہ
ہے گنا ہون سے اوسکا دل جو سیاہ
ایک پل مین وے ہو وین سارے تباہ
شیر سے بھاگے جسطرح روباہ

سارے ہوجائین یک بیک معدوم | آپ کی راہ کے جو ہین بدخواہ
راہ پہ لاؤ اون کو اب حضرت | جو کہ راہ خدا کے ہین گمراہ
یہ مرادین دلادو اللہ سے | یا حبیب اللہ فی سبیل اللہ
دین و دنیا مین اپنے سنی کو | خوش رکھو ہر طرح سے دین کے پناہ

معجزہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم دراحوال سوسمار

ہے محمدؐ ہادی کون و مکان | ہے محمدؐ رہنمائے انس و جان
ہے محمدؐ سرور دنیا و دین | ذات جسکی رحمۃ للعالمین
مؤمنو خاموش رہکر باادب | کیا مین لکھتا ہون اوسے سن لیجے اب
باطہارت ہاتھ مین لیکر قلم | معجزہ حضرت کا کرتا ہون رقم
کی یہودیون نے ایسی مصلحت | آزمائین کچھ محمدؐ کی صفت
الغرض اون سب نے لاک جانور | رکھا ایک تھیلی مین اوسکو باندھکر
گھوڑپھوڑا اوسکو کہین اہل دکن | گوہ اردو مین کہین سب مرد و زن
فارسی مین نام اُسکا سوسمار | اوسکا ہے اکثر پہاڑو نمین قرار
پر وہ جلکر آگ سے تھا مرگیا | جلکے وہ ایسا تھا جیسے کوئیلا
الغرض وہ روبرو حضرت کے آ | باادب ہوکر وہ تھیلا رکھدیا
اور کہا ہم کون ہین فرمائیے | کیا ارادہ رکھتے ہین بتلائیے
اور اس تھیلی مین کیا شے ہے نہان | گر خدا کے ہو نبیؐ کیجے بیان
سنکے حضرت نے خدا سے کی دعا | حق نے تب حضرت کو آگاہ کردیا
جب یہ حضرت نے کیا اونسے کلام | جانتا ہون تم یہودی ہو تمام
یہ ارادہ تم سبھون نے ہے کیا | آزمانا مصطفےٰ کے پاس جا
گر وہ بولے حال اس تھیلی کا اب | جب تو ایمان لادینگے ہم سبکے سب
ورنہ جھٹلا دوینگے اُسوقت ہم | دیوینگے ذلت اوسے ہوکر بہم
یہ تمھارا ہے ارادہ صاحبو | دی خبر اللہ نے مجھکو تم سنو

اور اس تھیلی مین ہے یک جانور — نام اُسکا گوہ ہے مشہور تر
پر ہوا ہے جل کے وہ مثلِ کباب — کھول دو تھیلی کا مونھ اب یجاب
جسگھڑی کھولے وہی تھا جانور — سچ کہ جلکر کوئیلا تھا سربسر
حکمِ حق آیا کہ تم یا مصطفےٰ — اوسکو زندہ کردو باصدق وصفا
پھر تو حضرت نے اوسے زندہ کیا — جب ہوا زندہ تو حضرت سے کہا
السّلام اے سیّدِ دنیا و دین — السّلام اے رحمۃٌ للعالمین
مُردے کو ہے زندہ کرنا تیرا کام — السّلام اے روحِ اعظم السّلام
گر مین ہونگا آدمی یا مصطفےٰ — حال اپنا سب کہون گا برملا
جب تو حضرت نے خدا سے کی دعا — بنگیا وہ آدمی ایک مرتبا
آدمی جب بنگیا وہ سوسمار — پشت خم ہوکر کہا تب ایکبار
مرحبا اے ذاتِ اکرم مرحبا — مرحبا اے رحمِ عالم مرحبا
عرض کی حضرت سے یا خیر الورا — اب سنو میرا مفصل ماجرا
وقت مین موسیٰ کے ای شاہ ہدا — آدمی مین تھا مگر عالم بڑا
امتِ موسیٰ مین تھا یا مصطفےٰ — اپنے مذہب مین تھا کامل خوب سا
جب پڑھون توریت مین یا مصطفےٰ — نام آتا تھا تمہارا جا بجا
جبکہ مین پڑھتا تمھارے نام کو — دشمنی ہوتی تھی مجھ ناکام کو
بسکہ ہوکر بے نہایت دل ملول — چھیلتا اوس نام کو مین یا رسول
چھیلون گر سو بار بالبغضِ تمام — پھر لکھا جاتا تھا قدرت سے وہ نام
دیکھتا پرزے پہ گر نام آپ کا — بغض سے آتش مین اوسکو ڈالتا
ذکر ہے اک روز کا یا مصطفےٰ — مین نے ڈالا آگ مین نام آپ کا
غیب سے کھا یا طپانچہ ناگہان — پھر ندا آئی کہ سن اے بدگمان
بافضیلت یہ وہ اسمِ پاک ہے — صاحبِ عزت شہِ لولاک ہے
جسطرح اوسکو جلایا اے لعین — اسطرح تو بھی جلے گا بالیقین

جبکہ

جبکہ یہ آواز آئی کان مین
آدمی کا ہوگیا مین سوسمار
پھر تو گھبرا کر بہ نا امید و یاس
عرض کی موسیٰؑ سے ای صاحب کمال
واسطے میرے دعا فرمائیے
پوچھا جو موسیٰؑ نے مجھسے ماجرا
جب تو موسیٰؑ نے نہایت ہو خفا
بولا اے مردود تو نے کیا کیا
پھر تو زاری کرکے موسیٰؑ سے کہا
پھر نہین کرنے کا ہرگز ایسا کام
سنکے یہ موسیٰؑ نے کی حق سے دعا
جب دعا موسیٰؑ کی بالکل رد ہوئی
تو نے بے ادبی کی جس سے بیحیا
سنکے یہ مین نے خدا سے کی دعا
مصطفیٰ کے وقت تک مجھکو خدا
الغرض موسیٰؑ سے لیکر آپ تک
مین نے جا ہر ایک سے چاہا دعا
جا محمد مصطفیٰ کے پاس تو
ہو کے نا امید ہر ایک سے مین تھا
ہو تمھارے فضل کا امیدوار
ذکر ہے اک روز کا ایک مرتبہ
کر خوشی اے دل جلے پھرتا ہی کیا
مین نے ہاتف سے سنی جب یہ خبر

مسخ صورت ہوگئی اوس آن مین
شکل دیگر ہوگئی تب ایکبار
پہونچا مین یکبارگی موسیٰؑ کے پاس
اسطرح سے ہوگیا ہے میرا حال
صورتِ اصلی پہ مجھکو لائیے
حال جو گذرا تھا مین نے سب کہا
کی ملامت مجھکو جب بے انتہا
جیسی بے ادبی کی ویسا پھل ملا
واسطے میرے کرو حق سے دعا
مین نہ واقف تھا کہ ایسا ہی یہ نام
رد ہوئی اوسوقت اوسکی التجا
بات یہ اوسوقت پر مجھسے کہی
اوسکی ہی مقبول ہووےگی دعا
یا الٰہی ہے یہ تجھسے التجا
زندہ رکھ اپنے کرم سے اسجگہ
ہوگئے جتنے نبیؑ بے شبہ و شک
ہر پیمبرؑ نے یہی مجھسے کہا
ہے تیرا حامی وہی بے گفتگو
وادی ویران مین سر مارتا
پھر رہا تھا دشت مین ہو بیقرار
ہاتفِ غیبی سے آئی یہ ندا
لے زمانہ مصطفیٰ کا آگیا
بے تحاشا دوڑا یا خیر البشر

تا کہ پہونچوں آپکے قدمون تلک / دیکھکر پاؤن سعادت یکبیک
جبکہ دوڑا ہو نہایت بیقرار / آگ تھی چوطرف بس یک پُرشرار
جسطرف کرتا تھا مونھ اسطرف کو / آگ آتی تھی نظر بس روبرو
شوق مجھکو آپ کا تھا یا رسولؐ / کرلیا اوس آگ مین جلنا قبول
جا پڑا اوس آگ مین ایک مرتبہ / یا رسول اللہ مین جلکر رہگیا
یہ یہودی مجھکو وہان سے یکبیک / لائے حضرت آپکے قدمون تلک
شکر للہ میری برآئی مراد / آپکی رحمت ہوئی مجپر زیاد
کہکے یہ کلمہ پڑھا اوسوقت پر / مرتبہ اوسکو ملا اک معتبر
ہوگیا اللہ کی درگہ مین قبول / ہوگیا وہ اک صحابی رسولؐ
وہ جو تھے جتنے یہودی ویسے تب / پڑھ دیا ہر اک نے کلمہ باادب
ہو مشرف سب کے سب ایمان سے / رہگئے خدمت مین دل اور جان سے
مجھکو بھی فضل و کرم سے یا رسولؐ / کیجئے اپنی غلامی مین قبول
آتش عصیان سے ہون جلکر کباب / بخش صحت مجھکو اے عالیجناب
جسطرح جنور ہوا ہے دل میرا / بخشئے انسانیت یا مصطفٰے
بخشئے حسرت کو اور مسلم کو سب / خوبیان دنیا و دین کی روز و شب
قابل و لایق کو اور حنفی کو بس / نعمت عقبےٰ پہ دیجے دسترس
اور جو ہین میرے اقارب یا نبیؐ / دو جہان مین وے رہین خوشدل سبھی
اور سب اہل جماعت کو مدام / یک دلی بخشو با آرام تمام
اور تمامی مؤمنین اور مومنات / ہر دو عالم مین رہین راحت کیساتھ
اور اس سُنی کو تم یا مصطفٰے / مت کرو ہر حال خدمت سے جدا
بس یہ سُنی آپکا ہے مدح خوان / کیجئے اس پر عنایت ہر زمان
مصطفٰے پر ویسے اے سنی مدام / پڑھ درود و فاتحہ ہر صبح و شام

معجزۂ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم در احوال آہو

محمدؐ شافع کل مذنبین ہے | محمدؐ رحمۃٌ للعالمین ہے
محمدؐ رہنمائے گمرہان ہے | یقین ایمان بخش کافران ہے
محمدؐ زینت دین یقین ہے | محمدؐ دافع ہر کفر و کین ہے
سُنو اے مومنو یہ میری تقریر | کہ اعجاز نبیؐ کرتا ہون تحریر
عرب کے سمت ہے اک شہر معمور | ہے طائف نام اوس بستی کا مشہور
یہودی کوئی اک رہتا تھا اوسجا | وہ جنگل مین ہمیشہ صید کرتا
اوسی معمول جاکر دشت اندر | لے آیا اک ہرن مادہ پکڑ کر
رکھی مضبوط تر رسّی سے بندھکر | تھے اوس ہرنی کو دو بچے مقرر
مگر جنگل مین تھے وہ آہ بھرتے | نہایت غم سے مانکو یاد کرتے
مصیبت کیسی اُن بچون پہ آئی | تھے اک بھوکے دگر مانکی جدائی
تھی ہرنی اوسطرف غمگین نہایت | تھا بچون کا بچھڑنا اوسپہ آفت
اودہر بچون پہ تھی ایک بیقراری | اِدہر ہرنی کھڑی تھی غم کی ماری
اودھر بھوکے پیاسے بچّے دونو | اِدھر بھی غمسے فاقہ تھا ہرن کو
اُدھر کو بھوک سے بچے تھے بیدم | ادھر ہرنی پہ تھا اک سخت تر غم
تڑپتے تھے اودھر بھوکے پیاسے | بچھڑ کر مان سے بچّے ہو نراسے
ادھر ہرنی کھڑی تھی سخت ناچار | یکایک قید مین ہوکر گرفتار
مسلمانو ذرا دیکھو نظر کر | مصیبت جو تھی اُن بچونکے اوپر
کسی کا دوست کوئی چھوٹ جاوے | تو وہ سووے نہ سووے اور نکھاوے
خصوصاً ہونی بچون کی جدائی | بڑی ہوتی ہے اک دلپر بُرائی
اگر انسان ہو یا ہووے حیوان | محبت سبکو ہے بچونکی یکسان
تھی ہرنی گرچہ وہ حیوان لیکن | محبت سے نکھائی کچھ وہ اوسدن
اگرچہ ہو گئی تھی سخت تر قید | مگر فضل خدا پر کرکے امید
دعا یہ دلمین کرتی تھی الٰہی | طفیل مصطفےٰ دے تو رہائی

خدا کا فضل کچھ ایسا ہوا جب
کہا ہرنی نے اے سالار عالم
کہ ہو تم رحمتِ عالم بشہرت
فقط انسان کے راحم نہیں ہو
کہا حضرتؐ نے کہہ کیا تجھپہ غم ہے
کہا ہرنی نے ناحق مجھکو کر صید
میرے چھوٹے ہیں بچے مصطفےٰؐ دو
سوا میرے نہیں ہے انکا غمخوار
وے بھوکے ہونگے تلملاتے
خبر یہ بھی نہیں یا مصطفےٰؐ اب
وے شاید زندہ ہیں یا مرگئے ہیں
میری یہ عرض ہے یا مصطفےٰؐ اب
پلاکر دودھ بچوں کو میں اسدم
یہ سُنکر کیفیت ہرنی سے حضرت
میں ہوں ضامن اسے تو چھوڑدو پھر
اگر آوے گی یہ پھر کر نہ اسجا
ہوئے ضامن وہ ہرنی کے جو حضرت
ادھر کو وہ یہودی بے نہایت
تمامی قوم کو اپنی بلاکر
کہ میں نے آج ایک ہرنی پکڑکر
محمدؐ نے دی ہرنی کی ضمانت
ہے یہ بھی وعدہ یہ آویگی پھر کر
محمدؐ کو میں لایا داؤ میں اب

رسول اللہ آئے ناگہاں تب
میری فریاد ہے اک تمسے اسدم
مصیبت میں ہوں مجھپر کیجے رحمت
کہ تم تو رحمۃً للعالمین ہو
کہ جس باعث سے تو یوں چشم نم ہے
رکھا ہے اس یہودی نے مجھے قید
ہیں جنگل میں نہیں ہے دودھ اونکو
پلاوے دودھ اور اُنکو کرے پیار
جدائی سے میری آنسو بہاتے
بچھڑکر مجھسے ہیں وہ کسجگہ اب
نوالہ شیر کا ہو کر گئے ہیں
مجھے چھُڑوادو از بہر خدا اب
چلی آتی ہوں اب الیشاہ اکرم
کہے اُسدم یہودی سے بہ الفت
پلاکر دودھ آوے گی مقرر
تو پھر اوسوقت کر مجھسے تقاضا
یہودی نے اوسے چھوڑی بعجلت
ہوا خوش اور دلپر آئی فرحت
کہا ایک کام کیا بن آیا بہتر
رکھی تھی باندھکر رسی سے در پر
ہے چھُڑوائی اوسے مجھسے بدقت
نہ آوے تو تو مجھسے لے مقرر
کہ کھُلجاتا ہے اوسکا جھوٹھ سچ اب

وہ جنگلی جانور ہے آویگی کب — اسی پر اوسکو ذلت دیوینگے اب
ادھر کو تھا یہودی غافلی مین — کہ ایسی گفتگوئے جاہلی مین
اودھر جنگل مین ہرنی پہونچی جب او — تو آئے روبرو وہ بچے دونو
کہا اون دونون بچون نے ہرن سے — تو آئی چھوٹکر کس مکر و فن سے
شکاری آکے تجھکو لے گیا تھا — تو آئی کسطرح سے پھر کے اسجا
کہا ہرنی نے اون بچون سے یکسر — سنو احوال میرا کان دھر کر
رسول اللہ کو ضامن دیکے باہم — پلانے دودھ مین آئی ہون اسدم
کہا بچون نے اے اماں یہ کیا کی — رسول اللہ کو ضامن دیکے آئی
اگر جھوٹا یہ تیرا وعدہ ہو اب — رسول اللہ کو ذلت ہوویگی تب
تو کر کے آئی ہے اب کام کیسا — نہین پیوینگے اب ہم دودھ تیرا
رسول اللہ کی خدمت مین چلکر — پئینگے دودھ تیرا ہم مقرر
یہ کہکر مان وے دو بچے یکایک — محمد کے قرین تب آئے بیشک
ہے ابتک یہ نشان طائف مین دیکھو — جو پتھر و نیر سے ہرنی آئی اُٹھی او
ہے نقش سُم ابھی پتھر کے اندر — نظر سے دیکھتے ہین لوگ اکثر
غرض ہرنی مع بچون کے آئی — سعادت دیکھکر حضرت کو پائی
یہودی کو تعجب ہو گیا جب — خدا نے راہ بتلائی اوسے تب
پڑھا کلمہ محمد کا بشہرت — خدا نے دین کی دی اوسکو نعمت
جو چمکا اوسکے دل پر نور ایمان — یہودی ہو گیا اوسدم مسلمان
مجھے بھی یا رسول اللہ کرم سے — بچا لینا جہان کے درد و غم سے
یہ آفت سخت تر ہے مجھپہ آئی — کہ دو اس قید دنیا سے رہائی
مسلمانون کو ہو کچھ ایسی ہمت — کہ جس سے کفر سب پاوے ہزیمت

تو سنی ختم کر اب پڑھکے صلوات
جناب سید عالم پہ دن رات

معجزۂ خرما از جناب سیّد عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے محمّد صبور راہ نما ہے محمّد شکور شاکر خدا

ہے روایت محمّد عربی چار دن سے نکھائے تھے کچھ بھی

چار پتھر شکم پہ باندھے تھے وہ نشانی تھے چار فاقون کے

آئے اک روز فاطمہؓ کے گھر بولے فاقہ ہے چوتھا یہ مجھپر

بھوک اسدم مجھے ہے نیکو نام جو کہ حاضر ہے مجھکو لادی طعام

فاطمہؓ روکے بولین زار و نزار مین تصدق ہون تمپہ سُو سُو بار

چار فاقے ہوئے ہین تمپہ بہم ہمپہ گذرے ہین سات دن اکدم

سیر آٹا رہا تھا گھر اندر کیا کرون عرض اوسکو حصّے کر

دونون بچون[۱۵] کو اسبلک بابا تھوڑا تھوڑا پکا کے مین نے دیا

آج آٹا وہ ہو گیا ہے تمام ہان مگر ایک رہا خدا کا نام

صبح سے ابتک آپکے پیارے بلبلاتے ہین بھوک کے مارے

چھوٹے چھوٹے نواسے آپکے اب تلملاتے ہین بھوک کے بسبب

حال یہ سنکے فاطمہؓ سے تمام پلٹے وہان سے رسوؐل عالی مقام

اک یہودی سے پوچھا جاکر تب مجھکو مزدوری کچھ بتادی اب

وہ یہودی یہ بولا حضرت کو ایسی مزدوری ہے قبول کرو

پانی کھینچوگے تم اگر بسرُور دونگا ہر ڈول کو مین چار کھجور

راضی ہوکر اسی ہی حالت سے پانی بھرتے تھے آپ دقت سے

پانچ ایک کھینچے تھے رسوؐل اللہ ڈول کی رسّی ٹوٹی تب ناگاہ

ڈول پانی مین گر پڑا جسدم اوس یہودی کو آیا غصّہ بہم

مارا حضرت کو ایک طپانچہ جب سرخ کلّہ ہوا نہایت تب

گال اپنا پکڑ اسی حالت آئے گھر فاطمہؓ کے تب حضرت

بولین جب فاطمہؓ کہ باباجان کیا ہے حالت تمھاری کیجے بیان

[۱۵] یعنی حضرت امام حسن و امام حسین علیہما السلام ۱۲

آپ نے حال جب کہا یکبار
اوسطرف مان یہودی کی یہ حال
جانتی تھی کہ یہ محمدؐ ہے
بولی بیٹے سے اپنے اے کمبخت
وہ رسولِ خدائے برحق ہے
اون کو مارا بڑا گناہ کیا
ایسے صابر یہ تونے جبر کیا
جو وہ چاہے وہ کرسکے فی الحال
بد دعا کا نہ کچھ خیال کیا
بد دعا کا اوسے جو ہوتا خیال
جب یہودی کو آیا خوف خدا
ہاتھ پہنچے سے اپنا کاٹ لیا
پہلے وہ ہاتھ اپنا نذر کیا
میری تقصیر تم معاف کرو
مین نہ واقف تھا یا رسول اللہ
سنکے فرمایا اوسکو حضرت نے
مین نے کی لے معاف تیری خطا
ہاتھ اوسکا کٹا ہوا لے کر
کچھ لعاب وہان اسپہ رکھا
ہاتھ آگے سے ہوگیا بہتر
جب یہودی نے صدق ہو ناگاہ
پڑھکے کلمہ بصدق احمدؐ کا
دونون مان بیٹے کیا کہون اُس آن
رو دیا فاطمہؓ نے زار و نزار
دیکھتی تھی غرض تمام دکمال
سرورِ انبیائے امجد ہے
تونے کی کیسی یہ خطائے سخت
رحمت عالمین مطلق ہے
تونے اپنے کو کیون تباہ کیا
دُکھ دیا تونے اوسنے صبر کیا
لیکن اوسکو نہ آیا اور خیال
اپنی رحمت کو کام فرمایا
کیا تیرا جانے کیسا ہوتا حال
خوف سے دلمین اپنے کانپ اُٹھا
وہان سے حضرت کے روبرو آیا
بعدہٗ عرض کی کہ اے آقا
دل کو میری طرفسے صاف کرو
بھول کر یہ گناہ کیا واللہ
مقبلِ بارگاہِ عزت نے
تجھکو ایمان حق کریگا عطا
رکھا حضرت نے اوسکے پہنچے پر
حق تعالیٰ نے بخشی اوسکو شفا
طاقت آئی وہ ہاتھ مین بڑھکر
کہدیا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
یعنے اوس ذات پاک امجد کا
ہوگئے دل سے صاحبِ ایمان

مجھکو بھی آج یا رسول اللہ
فضل سے اپنے کیجے ایسی عطا

دست قدرت کٹا ہوا ہے میرا
اسمین طاقت دو تم برائے خدا

اس جماعت کو ہو تمھاری یاد
مدح خوانی کا شوق ہووے زیاد

اور سنی کی یہ دعا ہو قبول
جو مقاصد ہین اُسکے ہووین حصول

فتح دو مومنون کو اے آقا
کفر کا ہو مدام مونھ کالا

ختم کر کر بیانسے اے سنی
فاتحہ پڑھ زبان سے اے سنی

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در احوال سہ مرد

محمد ہادی کون و مکان ہے
محمد رہنمائے گمرہان ہے

محمد کا سنو یہ معجزہ ہے
کہ جس سے کافرونکا دل پھرا ہے

کہین تھے تین شخص اکجان و یکدل
وہ تینون تین امت مین تھے داخل

کہ ابراہیم کی امت مین تھا ایک
دویم موسیٰ کی امت مین تھا بیشک

تھا سیم عیسوی عیسیٰ کی اُمت
اوسے تھی عیسوی مذہب سے الفت

پھر ابراہیم کی الفت مین جو تھا
سمجھتا اپنا مذہب سب سے اعلیٰ

کہا تب روبرو حضرت کے آکر
فضیلت ہی تمھاری سب نبی پر

ہے ابراہیم سے کیا رتبہ اعلیٰ
دلیل اسبات کی فرماؤ ہے کیا

اونھین حق نے خلیل اللہ کیا ہے
تمھین کیا مرتبہ ایسا دیا ہے

کہا اوسکو رسول اللہ نے تب
دلیل اوسکی یہ ہی کہتا ہون سن سب

خلیل اللہ لقب اونکو ہوا ہے
حبیب اللہ مجھے حق نے کیا ہے

کہا پھر موسوی نے روبرو آ
کلام اللہ نے موسیٰ سے کیا تھا

تمھین کیا ہے فضیلت انسے بڑھکر
کہ جس سے فخر کرتے ہو سراسر

رسول اللہ نے فرمایا یہ اوسکو
فضیلت اس سبب ہے میری سنلو

خدا نے طور پر موسیٰ سے کی بات
ہوئی اللہ کی میری یون ملاقات

مکان لامکان پر مین گیا ہون
مقابل ہو سخن حق سے کیا ہون

جواب اپنا لیا جب موسوی نے | کہا پھر روبرو آ عیسوی نے
کئی مُردے مسیحا نے جلائے | کہو یہ مرتبے تم نے بھی پائے
یہ سُنکر خشم آیا مصطفےٰ کو | طلب کرکر کہا یہ مرتضےٰؓ کو
کہ یوسف کعب کی مرقد پہ جانا | تم اوسکو قبر سے اسدم اُٹھانا
یہودیون کا سب وہ مقتدا ہے | وہ ساری قوم کا اک پیشوا ہے
گواہی اُسکی تم ان کو دلانا | نبوت پر میری قایل کرانا
ہوا مولا کو حکمِ مصطفےٰ جب | گئے تینون کو لیکر مرتضےٰؓ تب
پکارے مرقدِ یوسف پہ جب جا | کہ یوسف قبر سے باہر نکل آ
اُسیدم قبر شق ہوکر وہ نکلا | وہ مردِ پیر بس اک اہلِ دل تھا
علیؓ سے بولا اے میرِ عرب تم | کہو کسواسطے آئے ہو اب تم
علیؓ فرمائے ہین آیا ہون اسجا | نبیؐ نے مجھکو تیرے پاس بھیجا
نہین ہین دینِ احمدؐ پر یہ مایل | نہین ہوتے کلامِ حق کو قایل
کہا یوسف نے وہ سچ مصطفےٰ ہے | یقین جانو وہ ختمِ انبیا ہے
مقرر صاحبِ لولاک ہے وہ | کہون کیا ہین رسولِ پاک ہی وہ
نبیؐ سے بحث جب کی تھی جنھون نے | گواہی اسکی جب پائی انھون نے
ہوئے شرمندے اور جھوٹے نہایت | خدا نے اونکو دی اُسدم ہدایت
رسول اللہ کے وے روبرو آ | لیا تینون نے پھر رستہ خدا کا
پڑھا کلمہ وے تینون نے بیکدم | کیا اللہ نے اون کو مکرم
مشرف ہوگئے ایمان سے تینون | ہوئے صدقِ نبیؐ پر جانسے تینون
مسلمانو نبیہ سب تم یا محمدؐ | بلطفِ خاص کیجے فضل بیحد

نبیؐ پر پڑھو درود اسوقت سنی | وہ ہی بخشائین روزِ سخت سنی

معجزۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

محمدؐ ہدایت دہِ گمرہان | محمدؐ ہے سردارِ کون و مکان

سنو مومنو تم بگوشِ قبول | مین لکھتا ہون اعجازِ حضرت رسولؐ
ہوا بولہب جبکہ سردارِ قوم | تو بد ہوگئے سارے آثارِ قوم
لگا ہونے ظلم و ستم جابجا | تو مکّے سے نکلے رسولِ خدا
بنی بکر سے جاکے مانگی پناہ | ندی اونسنے حضرت کو آرام گاہ
وہانسنے نکل وہ شہِ دلفروز | رہے جاکے طائف مین تا چند روز
وہان جبکہ کی دعوتِ اسلام کی | جو کی بات تھی نیک انجام کی
تھے وے سبکے سب دشمنانِ خدا | مگر زین بن حارث اک دوست تھا
سخن یہ اونھین جب نہ آیا پسند | لگے دینے حضرت کو سارے گزند
وہان سے نکلکر رسولِ خدا | لئے دم ذرا باغ عتبہ مین جا
خدا ترس تھا اسجگہہ اک غلام | تھا قومِ نصاریٰ عداس اوسکا نام
اک انگور کا خوشہ لاکر دیا | تو بسم اللہ کہکر رسولِ خدا
خوشی سے اوسے لیکے کھانے لگے | تو حیرت مین آکر کہا شخص نے
کہا جس فصاحت سے یہ لفظ تو | سنا مین نے ہرگز نہین ہی کبھو
کہا آپنے ہے یہ اللہ کا نام | کہ جس نام سے ہے جہانکو قیام
کہا آپ نے قوم تیری ہے کیا | کہا عیسوی ہون مین شاہِ ہُدا
کہا آپ نے مجھسے سن بات یہ | یقین ہے وطن تیرا یونس کا دِہ
کہا تم نے پہچانا کیونکر کہو | کہ تھا کون یونسؑ بیان تو کرو
کہا حال یونسؑ کا سن اے عزیز | رسولونسے تھا وہ بھی اک باتمیز
کہا آپکا نام کیا وہ غلام | کہا شہ نے میرا محمدؐ ہے نام
کہا اوسنے اوسوقت تعجیل سے | تیری شان ثابت ہی انجیل سے
تیری شان مین نے پڑہی ہی مدام | تو ختمِ رسل ہوگا اے نیکنام
خبر یہ بھی انجیل سے ہے مجھے | ستاوینگے سب اہلِ مکّہ تجھے
کیا ہے خدا نے تجھے ارجمند | کسی سے نہ پہونچیگا تجھکو گزند

تیرا دین چارون طرف ہو عیان ہو روشن تیری دین سے سارا جہان
یہ کہتے ہی آکر قدم پر گرا کہا آج سے مین مسلمان ہوا
مجھے اپنا کلمہ پڑھا دیجیے سب احکام دین کے بتا دیجیے
تو حضرت نے کلمہ پڑھایا اوسے سب اسلام اپنا جتایا اوسے
وہان سے شہِ دین نے کعبہ کو جا بشکرانہ وان طوف کعبہ کیا
مجھے بھی بفضل و کرم یا رسولؐ گر اپنی تو خدمت مین ازبس قبول
فضیلت تیری مین کرون کیا رقم کہ اب رہگیا چاک ہوکر قلم
تحیت پہ کر ختم اب سینیا ہو نعتِ نبیؐ تجھ سے کب سینیا

معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم در احوال عکاشہ رضہ

کر کے اول با وضو حمدِ خدائے دو جہان بعد کچھ لکھتا ہون مین حالِ نبیؐ آخر زمان
ذکر ہے اک روز کا حضرت محمد مصطفیٰ لیٹے تھے بستر پہ بس بیمار ہوکر ناتوان
ہوگیا اے مؤمنو یکبار جب وقتِ نماز سب صحابی متفق ہو آئے حضرت کے مکان
عرض کی سارون نے حضرت سے یہ ہوکر باادب آئیے مسجد کو اب آپ اے امامِ دو جہان
آپ نے فرمایا اب مجھکو نہایت ضعف ہے کچھ نہین طاقت ہے اب میری بدن کے درمیان
جاؤ تم صدیقِ اکبرؓ کو کرو اپنا امام بعد میرے ہے وہی بس پیشوائے مؤمنان
حکم کے موجب صحابی سارے مسجد کو گئے اور امام اپنا کیا صدیقِ اکبرؓ کو وہان
دیکھا جب صدیقؓ نے محراب خالی ہے پڑی ہے نہین وہ ذاتِ پاکِ بادشاہِ انس و جان
مار کر نعرہ نہایت شور سے اک مرتبہ کھا کے چکر گر پڑے بیہوش ہوکر ناگہان
سب صحابیون نے پھر حضرت کے آکر روبرو حال وہ صدیقؓ اکبر کا کیا سارا بیان
سنکے سب احوال کو بولے محمد مصطفیٰ لے چلو مسجد کو مجھکو تھام کر اے مہربان
جب تو عبد اللہ بن عباسؓ اور حضرت علیؓ لے چلے حضرت نبیؐ کو تھام کر دو پہلوان
گھس رہے تھے دو انگوٹھے مصطفیٰ کی خاک پر گھر سے لیکے تا مسجد پڑ گئے تھے دو نشان
الغرض مسجد مین جا صدیقؓ کو کر کے امام بیٹھکر پڑھ لی نمازِ ظہر شاہِ مرسلان

اور تھوڑا وعظ فرما کر کہا اے صاحبو
ظلم کچھ مین نے کیا ہے تمپہ یا کچھ قرض ہے
سب صحابی آہ بھر کر شور سے رونے لگے
اک عرب بولا ہین میرے تین درہم آپ پر
دوسرا اک شخص آکر روبرو حاضر ہوا
بولا حضرت کو تمہارے ہاتھ سے روز سفر
مین برہنہ پشت تھا اوسوقت پر یا مصطفےٰ
آپکے کہنے سے بدلا چاہتا ہون یا نبیؐ
سنکے حضرت نے کہا اوسکو جزاک اللہ خیر
سنکے یہ صدیق اکبرؓ آہ بھر کر زار زار
کہتے تھے اُس شخص کو سن اے عکاشہ ہوشمند
حشر مین کیا انسے تجھکو کام پڑنے کا نہین
دیکھ تو کچھ تندرستی سے نہین ہین مصطفےٰ
درعوض اوس ایک کوڑے کے تو مجھکو مار سو
سنکے یہ اوسنے کہا جسکا ہے بدلہ اوسکے سر
بعد ازان حضرت عمرؓ نے روبرو آکر کہا
اوسنے جب مانا نہین تو آکے عثمانؓ نے کہا
پھر عکاشہ کچھ نہ سمجھا تو جناب مرتضےٰؓ
الغرض سارے صحابی روکے بولے اس گھڑی
پہ محمدؐ مصطفےٰ کو اس گھڑی اندازے سے
سنکے بولا کچھ نہین ہو مین لونگا بدلا تو سہی
جب عکاشہ نے کہا حضرت نبیؐ نے اے عزیز
بولا وہ بار یک کوڑا ہے کہ جس سے آپ نے

الوداع ہوتے ہین ہم تم خوش رہو ہر ایک آن
مجھسے اب لے لیجیے جو کچھ ہے بدلا بیگمان
لے زمین سے تا فلک اک ہوگیا شور و فغان
آپنے دلوادیئے اوسکو وہ درہم اس زمان
اے مسلمانو عکاشہ نام تھا اوسکا عیان
مین نے کوڑا کھایا ہے اے بادشاہ دو جہان
آپنے مارا ہے کوڑا مجھکو پہونچا ہے زیان
ورنہ کیا مقدور ہے جو ہل سکے میری زبان
مار کوڑا تو بھی میری پشت پر اب ایجوان
رو رہے تھے دمبدم تھے چشم سے آنسو روان
کیا نہین معلوم تجھکو ہین یہ سردار جہان
حق تعالیٰ نے کیا انکو شفیع عاصیان
مارے بیماری کے ہین بیطاقت و تاب و توان
مار مت انکو ہین بیطاقت نکل جاویگی جان
جاؤ تم کچھ مت کہو اے پیشوا اے مومنان
مار سو کوڑے مجھے تو اے عکاشہ اب یہان
مار دو سو تازیانے مجھکو ہون حاضر بجان
بولے مجھکو مار کوڑے تین سو تو ایکسان
مار ہمکو اے عکاشہ تو جہان چاہے وہان
مارے بیماری کے لاغر ہین شہ کون و مکان
مین ہون اور حضرت نبیؐ ہین سرور پیغمبران
کونسا کوڑا تھا جس سے تجھکو مارا کر بیان
زور سے مارا ہے مجھکو راستے کے درمیان

تھے وہان حاضر کھڑے اوسوقت پر سلمانؓ پاک
سُنکے یہ سلمانؓ گئے جب فاطمہؓ زہرا کے گھر
فاطمہؓ نے پوچھا سلمانؓ سے نہایت کر کے ضد
پھر تو سلمانؓ نے سنایا فاطمہؓ کو حال سب
بولی اب ہرگز نہ دونگی تازیانہ تیرے ہاتھ
اُسگھڑی بلوا کے اپنے دونو بچون سے کہا
اب تمھارے ناناجان سے کوئی لیتا ہی قصاص
سُنکے یہ ہمراہ سلمانؓ کے وہ ہو کر دو نو طفل
ایک حسنؓ تھا اور دیگر تھا حسینؓ مجتبے
ہو مخاطب وے عکاشہ سے لگے کہنے کہ اب
دیکھتے ہین اپنے دشمن کو اگر تکلیف مین
وقت فرحت مین تو دشمن بھی ہوئی جاتی ہین دوست
ایسی ہے تکلیف حضرت پر کہ لاغر ہین بہت
اے عکاشہ دوست ہی تو اُس نبیؐ کا کلمہ گو
چھوٹے چھوٹے ہاتھ سے اپنے بتا کر کہتے تھے
پر ہمارے ناناجان کو اب نہ دے تکلیف تو
کیا نہین تو جانتا یہ کون ہین لے بیخبر
حشر کو ہو چرخ فولادی زمین تانبے کی ہو
خلق کے بھیجے پکینگے اسطرح جیسے اے عزیز
اور خدا بیٹھیگا قاضی ہو کے تخت عدل پہ
نفسی نفسی سب نبیؑ بولینگے اوس میدان مین
اے عکاشہ دونون ہم ہمراہ ناناجان کے
رکھلے تو اب ہاتھ اپنا واسطے اللہ کے

بولے حضرت لاؤ وہ کوڑا ہے زہراؓ کے وہان
مانگا کوڑا فاطمہؓ سے حال وہ کر کے نہان
بولو کس سے لیتے ہین بدلہ ہمارے باباجان
سنکے زہراؓ ہو گئی یکبارگی گریہ کنان
کیونکہ بیماری سے بیطاقت ہین شاہ خاصگان
لو یہ کوڑا جاؤ ناناپاس تم اے طفلگان
درعوض ناناکے کوڑے کھاؤ تم ایجان جان
چلدیئے روتے ہوئے اُسدم بچشم خونچکان
پہونچے جب یکبارگی وہ دونو صاحبزادگان
عرض ہی ہم دونو بھایونگی تو سُن اے کاروان
دشمنی سے درگذر جاتے ہین اوسدم دشمنان
دیکھکر تکلیف کام آتے ہین اکثر دوستان
تن مین کچھ باقی نہین ہین اک پوست اور ہی استخوان
کر معاف اللہ تجکو خوش رکھیگا جاودان
ایک کے بدلے مین ہمکو مار سَو سَو ایجوان
کر معاف اللہ کی خاطر ہوگا تیرا امتنان
حشر مین سب مومنونکے ہین یہی رحمت رسان
آئیگا خورشید نیزے پر نہایت ہو طپان
جسطرح پکتی رہے ہانڈی بہ روی دیگدان
ہو وینگے اوسوقت پر نائب ہمارے ناناجان
امتی کہتے رہینگے یہ شفیع عاصیان
حق سے کروینگے شفاعت تیری تو ہو شادمان
گر تو ماریگا تو اونکو ہووے گا رنج گران

سنکے یہ بولا عکاشہ تمنے سچ فرمایا پر — اک کا بدلہ ایک لے یہ بات ہوتی ہے کہان
کہکے یہ بولا کہ اب جبّہ اوتارو یا نبیؐ — مارتا ہون پشت پرمین ایک کوڑا بعد ازان
پھر تو یک غوغا ہوا رونیکا از بس اُسگھڑی — شور ایسا ہو گیا کانپے زمین و آسمان
جبکہ حضرت نے اوتارا جُبّہ اپنے جسم سے — پشت پر مہر نبوت تھی جو اک رونق فشان
وہ عکاشہ ہاتھ سے یکبار کوڑا پھینک کر — جاکے بوسہ لے لیا اوس مُہر کا ہو شادمان
اور کہا حضرت نبیؐ سے یا محمد مصطفےٰ — سنتا تھا مین آپ سے ہر وعظ مین ہر اک زمان
بوسہ جو مُہر نبوت کا لیا اوس شخص پر — آتش دوزخ حرام اُسکو ہو سیر بوستان
اسلیئے بے ادبی مجھسے ہو گئی ہے کیا کہون — میرے ہون عفو جرایم اے امام راستان
آپ نے فرمایا اوسکو جنتی بے شک ہے تو — جو ملا تجھسے تو وہ بھی جنتی ہے بیگمان
سنکے یہ سارا مدینہ اُٹھا تب یک مرتبہ — ملگئے یکبار اُس سے وہانکے سب باشندگان
اور عکاشہؓ بولا حضرت کو زیارت کے لئے — مُہر یہ لکھدو مجھے اے خاتم پیغمبران
آپ نے حضرت علیؓ کے ہاتھ سے لکھوا کے دی — مہر وہ کلمہ سے تھی جو پشت پر جلوہ کنان
ابتلک دستور ہے دیکھو عرب کی طرف کو — ملتے ہین قبر عکاشہؓ سے ہر اک خورد و کلان
مجھکو بھی اپنے کرم سے یا محمد مصطفےٰ — خواب مین تبلایئے مُہر نبوت کا نشان
زندگی مین مجھکو ہو جاوے زیارت آپکی — گر نہ یہ ہووے تو میری زندگی ہو رایگان
کیجیئے ایسا کرم تا عاقبت بالخیر ہو — یا نبی سنی تمہارا ہے غلام کہتران
یا محمد مصطفےٰ سنی یہ ہو ایسا کرم — حشر مین بھی آپکا ہر بار ہووے مدح خوان

قصیدۂ وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

مین اب حسن نیت سے سجدہ مین جا — کرون دل سے توصیف بار خدا
بقا ذات اوسکی ہے سبکو فنا — وہ واحد ہے ہمسر نہین دوسرا
محمد نبیؐ صاحب جاہ کو — کیا نور سے اپنے پیدا خدا
طرف سے نبیؐ کے یہ سب خلق کو — کہ چھپے روز مین حق نے پیدا کیا
اوسی نور سے کرکے صدہا نبیؐ — اونھون کو کیا خلق کا رہنما

جو دیکھا کہ یہ اپنے بندون لیئے کوئی صاحب رحم ہووے بھلا
محمدؐ نبیؐ سرورِ دین کو کیا رحمتِ عالمین ظاہرا
ہوئے جب شفیع خلائق نبیؐ تسلی نے تب مونہہ دکھایا ذرا
جہان مین جو پہلا محمدؐ کا نور تو اوس نور ذاتی کو چاہا خدا
خدا کو ہوا جب محبت کا جوش رکھا ذات مین اسکو پھر اپنی لا
مگر نور تھا ذات سے کب جدا فقط دیکھنے کو یہ ظاہر ہوا
وہ کیا تھا سبب تمسے کہتا ہون مین تپ محرقہ سے وہ پُر درد تھا
ہوئی صحت اکدن تو حضرت نبیؐ کیئے نوش تھوڑا سا پانی منگا
کہا بعد زہراؓ کو یہانتک بلاؤ کہ کھاوے میرے ساتھ کچھ آج آ
یہ سنکر بلائے بصد اضطرار چلے آئے فرزند وہان اسجگہ
نبیؐ عائشہ زہراؓ حسنینؓ نے کیا کچھ تناول یہ پانچون نے آ
ابوبکرؓ آکر کہے یا نبیؐ مین آگے تمھارے مرون تو بھلا
مین غم آپ کا تا نہ دیکھون کبھی یہ رو رو کے کہتے تھے صدیقؓ آ
غرض ساری اصحاب روتے تھے وہان کہا جب نبیؐ نے میرے اقربا
میرے بعد ہو حال تم سبکا کیون یہ سنتے ہی رونے کا غل مچگیا
غرض صبحدم کی نماز سعید پڑھے لے کے اصحابکو مصطفےٰؐ
خوشی سے دیا صدقہ ہر ایک نے کوئی زر کوئی توسن بادپا
خوشی سے رہے چارشنبے کو دن خلاصہ طبیعت تھے خیر الوریٰ
مزاج نبیؐ جمعہ کی رات کو سنو عصر کے بعد اور ہی ہوا
وہ جسم مبارک جو تھا گل کے طور ہوا خشک ایسا کہ کانٹا بنا
ہوا ایسا حضرت کا تن ناتوان نہ چلنا نہ پھرنا نہ آرام تھا
نہ اوٹھنے کی طاقت نہ پھر نیکا زور نہ کھانا نہ پینا عجب حال تھا
دو اصحابؓ حضرت کو فرمان سے لے مسجد مین آئے نبیؐ کو اوٹھا

ابو بکر صدیقؓ کو کر امام　　نمازِ سحر آپ نے کی ادا
نمازون سے بہتر نہین کوئی کام　　وہان وعظ حضرت نے ایسا کیا
کہو راستی سے ذرا دوستو　　تمہارا مین کیسا پیمبر ہوا
یہ سُنکر صحابی کہے آپ کے　　کہ مان باپ سے تھی زیادہ مَیا
تمہارا کرم دل کے آئینے مین　　قیامت تلک نقش ہو جائیگا
وسیلے ہو دین اور دنیا کے تم　　شفیعِ امم حامی دوسرا
کہا پھر نبیؐ نے رہو مجھسے خوش　　مین ہوتا ہون ای یارو تمسے جُدا
کہا رو کے اسطرح اصحاب نے　　ہین ہم خوش رہو تم بھی خوش دائما
تمہاری عنایت سے شرمندہ ہین　　نہ بھولینگے ہم تا بروزِ جزا
کہے الوداع آ کے منبر سے جب　　وہ منبر سے رونے کی آئی صدا
نبیؐ کی جو آواز غمگین سُنے　　وہ مسجد کی ہر اینٹ کو غم ہوا
وہان سے یتیم و مساکین کو　　بُلا کر دیئے سیم و زر پارچہ
کہا اُن غریبون نے اسطور سے　　ہوئے بیوسیلہ ہم اے مصطفےٰ
ہوا اُسدن ایسا مدینہ مین شور　　کہ رونے کی ہر سنگ سے تھی صدا
کہا سب نے اب بیوسیلہ ہوئے　　ہے اب کون وارث ہمارا بھلا
وہان سے نبیؐ گھر کے در پر جو آئے　　کہا آ کے اک اونٹ روتا ہوا
مجھے چھوڑ جاتے ہو کس شخص پر　　خبر کون لے میری یا مصطفےٰ
ٹپکتا ہوا سر بروئے زمین　　کھڑا تھا بہت شور کرتا ہوا
تو حضرت نے سمجھا کے اوس اونٹ کو　　کہا فاطمہؓ سے کہ اے فاطمہؓ
رکھا کر عنایت تو اس اونٹ پر　　اسے دانا اور کاہ دے تو سدا
کہا دوسرے روز صدیقؓ نے　　مین یک خواب دیکھا ہون یا مصطفےٰ
کھڑی عائشہؓ اوڑھ چادر کو تھی　　ہوا سے الگ اوڑ گئی وہ رِدا
کہا آپ نے بیوہ ہو جیو وہ　　یہ تعبیر اوسکی ہے اے باوفا

وہان سے یہ حضرت عمرؓ نے کہا
مجھے خواب اسطور پر ہے پڑا

شکستہ میرا خواب مین عدل ہے
کہو مجھکو اوسکی ہے تعبیر کیا

کہا آپ نے عدل ہے میرا دم
کوئی دم مین ٹوٹے گا یہ دم میرا

کہا پھر تو عثمانؓ نے اسطرح سے
مجھے یا نبیؐ خواب ایسا پڑا

کہو اوسکی تعبیر کیا ہے مجھے
ورق ایک قرآن کا اوڑتا چلا

کہا آپ نے اس ورق سے یہ ہے
میری روح تن سے اوڑ گئی بجا

جناب علیؓ نے ادب سے کہا
کہ اک خواب پرُسوز مجھکو دکھا

کھڑا تھا مین بکتر پہن یا نبیؐ
وہ بکتر میرے جسم سے کھل پڑا

نبیؐ بولے بکتر ہے مجھ سے پناہ
نہ تھا کیا پناہ مین تیری مرتضیٰؓ

اوٹھونگا جہان سے مین یا مرتضیٰؓ
غرض بے پناہ مجھسے تو ہووےگا

کہا عائشہؓ نے یہ حضرت سے پھر
مجھے رات کو خواب ہے یہ دکھا

میرے گھر کا کھم ٹوٹ کر گر پڑا
کہو اوسکی تعبیر کیا مصطفیٰؐ

کہا خواب ایسا جو عورت کو ہو
یقین ہے کہ مرد اوسکا مر جائیگا

کہا بعد زہراؓ نے حضرت سے یہ
دکھا خواب مجھکو بھی اسطرح کا

ورق ایک قرآن کا تھا میرے ہاتھ
یکایک ہوا پر الگ اوڑ گیا

کہا بی بی زہراؓ سے حضرتؐ نے یہ
مین کہتا ہون مجھسے سُن اے فاطمہؓ

ورق سے ہی مطلب سمجھ میری ذات
پڑھاتا تھا قرآن مین تجھکو سدا

ہے نزدیک دنیا سے اوٹھ جاؤنگا
رہے گی تو غمگین اے فاطمہؓ

کہا بعد حسنینؓ نے اسطرح
کہ اک خواب دیکھا ہے ہمنے بُرا

ہے اک تخت وہ ہے ہوا پر چلا
تلے اوسکے روتے تھے سر تھا کھلا

کہا اُن سے حضرت محمدؐ نے یہ
جگر گوشے سُنلو یہ کہنا مرا

ہے میرا جنازہ جو دیکھے ہو تخت
لجاوینگے اوسکو فرشتے اوٹھا

جنازے کے نیچے میرے ہو وینگے
کہ تم دونو بھایون کا ہو سر کھلا

یہ سنکر مچا شور ماتم کا وہان
کہا آکے اوسوقت جبرئیل نے
نبی نے جواب سلام اوسکو دے
کہا حق نے بعد از سلام آپ کو
تو رکھتے ہین قندیل یاقوت مین
یہ فرمان سنکر نبی نے کہا
موئے پر بھی امت مین اپنی رہون
کہا پھر تو جبرئیل نے اسطرح
لے آتا ہون کپڑا مین جنت سے اب
کہا ایسا جسوقت جبرئیل نے
کفن جسطرح میری امت کو ہو
ہوا حکم اللہ کا اے میری دوست
کہا مجھکو امت کا غم ہے بہت
کہا حق نے ایسا نہ ہوگا کبھو
نصیحت کے خاطر فرشتو نکے ہاتھ
یہ سنتے ہی حضرت کو غم ہوگیا
شہادت کا درجہ اُسے دیوینگے
جو یک دن ہو بھوکا اگر قحط مین
رسولِ خدا نے کہا رب سے یہ
گذر جاؤنگا گر مین دنیا سے یہ
کہا حق نے مت غم کر اے میرے دوست
مجھے سونپ دے اپنی امت کو تو
سو یہ سنکے حضرت بہت خوش ہوئے

ہر اک جائے رونا مدینہ مین تھا
سلام علیک اے نبی مصطفیٰ
کہا کیفیت کیا ہے مجھکو سُنا
اگر زندگی چاہو تم مصطفیٰ
کہو تو تمھین عرش پر مصطفیٰ
بہت مجھپہ احسان ہے تیرا خدا
جبتک مین امت کی اندر ہی تھا
تمھارے لئے جا کے یا مصطفیٰ
کفن کو تمھارے شہِ انبیا
تو حضرت محمد نے ایسا کہا
کفن مجھکو بہتر ہے اوسطرح کا
تجھے کون سے غم نے مضطر کیا
گنہ سے نہ ہوا اُسکا چہرہ بُرا
گنہ کے سبب اُنپہ یا مصطفیٰ
خلائق پہ بھیجین گے قحط و وبا
نہ ہر چند غم کر یہ فرمان ہوا
وبا کے سبب سے جو مرجائیگا
ثواب حج کا اوسکو کرونگا عطا
خلیفہ جو ہارون موسیٰ کا تھا
یہ کہہ شپہ امت کو چھوڑون بھلا
خلیفہ مین امت کا تیری ہوا
مین جسکا خلیفہ ہون ڈر اوسکو کیا
کیا شکر اللہ سجدے مین جا

ہوا بعد ازان پھر یہ فرمان حق
کہ جس سے تو خوش ہو ویگا یا نبیؐ
میری طبع ہو ویگی اوسوقت خوش
میری جبتک امت نہ سب بخش جائے
کہا ایسا جبرئیل نے آپ کی
لیے آتا ہون جنت سے اسوقت پر
مین دوزخ کی دروازے کرتا ہون بند
یہ کہکر مرخص ہوئے جبرئیلؑ
تو اوسدم ادب سے پکارا کوئی
کہا یا حبیب خدا مجھکو اب
تو زہرؓا نے اوسکو کہا کون ہے
کہا فاطمہؓ نے ذرا صبر کر
کہا مجھکو فرصت نہین ایکدم
کہا پھر تو زہرؓا نے غصے سے جب
رہا سنکے زہرؓا کے غصے کو چپ
نہ کر غصہ اوسپر تو اے میری جان
تینون سے ہے جانکو کرے وہ جدا
یتیمی وہ لاتا ہے بچون کے سر
کھلے سر بٹھاوے جہان کو تمام
وہ بچون کو ماں باپ سے کر جدا
نہین ہے وہ اعرابی اے فاطمہؓ
یتیمی تیرے سر پہ آتی ہے اب
کسی سے وہ ڈرتا نہین میری جان

تجھے یا نبیؐ اور کرون گا عطا
ہوس کچھ نہ ہوگی تجھے مصطفےٰ
رسول خدا نے یہ حق سے کہا
خوشی مجھکو ہوگی نہ اسکے سوا
مین اب پیشوائی کو یا مصطفےٰ
نبی اور شہیدونکا یہان قافلہ
کرون آٹھون جنت بھی آراستہ
کچھ آرام حضرت نے اوسدم کیا
عرب ایک آہستگی سے ذرا
اگر ہو اجازت تو آؤن چلا
کہا اوسنے مین ہون مسافر کھڑا
کہ سوتے ہین اسوقت خیر الوریٰ
بہت دور سے آرہا ہون چلا
چپ اب ٹھہر بے ادبی کرتا ہے کیا
تو ہشیار ہو کر نبیؐ نے کہا
نہ اعرابی ہے شخص ہے دوسرا
گھرون مین وہ ویرانی ڈالے سدا
کرے مرد کو عورتون سے جدا
کئی دلہنون کو وہ بیوہ بنا
پھپھولے کلیجے مین ڈالے سدا
فرشتہ کھڑا ہے یہ آموت کا
میری جان لینے کو ہے وہ کھڑا
نڈر گھر مین جاتا ہے ہر ایک جا

فقط میری خاطر ہے منظور اوسے
اوسے منع مت کر تو ای میری جان
یہ سُن فاطمہؓ نے کہا روکے تب
کہا ایسا حضرت نبیؐ نے اوسے
جو دروازہ کھولا یہ زہراؓ نے سن
کہا السلام علیک اے نبیؐ
اگر حکم ہووے تو یا مصطفےٰ
نہین تو چلا جاؤن پھر یا نبیؐ
یہ بولے فرشتے سے حضرت نبیؐ
چل اب قبض کر تن سے تو میری جان
لگا قبض کرنیکو جب تن سے جان
جو امت کی ہو سختی جان کنی
کہ سکرات امت پہ آسان ہو
یہ سنکر کہا اوس فرشتے نے یہ
سنا جب تو حضرت نے کی یہ دعا
ہوا حکم خالق کا ای میرے دوست
مگر میرے بندے ہین سب یا نبیؐ
قدم ساتھ عالم کے جو کوئی چلے
نہ ہو جان کندن اگر فرض بعد
ہوا حکم خالق کا اسطرح سے
گھڑی رو رہی تھی بہت آہ مار
منایا جو حضرت علیؓ نے اونہین
مجھے رونا زہراؓ کا آتا ہے خوش

کسی کا نہین خوف اوسے فاطمہؓ
کہہ بے شبہہ اندر تو ای بھائی آ
نہ کھولون گی دروازہ بابا ذرا
نہ کھولو تو وہ در ٹھہرتا ہے کیا
وہ آ کر قریب نبی مصطفےٰ
مین جسواسطے آیا ہون ظاہرا
کرون قبض تن سے مین روح صفا
ہے اسبات پر اختیار آپ کا
مین اسدن کو مدت سے تھا ڈھونڈھتا
یہ سنکر قدم چومے اوسنے اوٹھا
تو فرمایا حضرت نے اے باوفا
وہ سب سختی مجھپر تو رکھ نا اوٹھا
وہ عاجز ہے سختی اوٹھا دیگی کیا
میرا کیا ہے حضرت ہی مالک خدا
بصد عاجزی اپنے سر کو جھکا
اگرچہ یہ امت ہے تیری بھلا
کرونگا کرم اونکے اوپر سدا
نہ ہوگا عذاب اسپہ سکرات کا
پڑھے آیۃ الکرسی جو کوئی سدا
گیا غم بہت خوش ہوئے مصطفےٰ
سرہانے نبیؐ کے ادھر فاطمہؓ
تو اتنے مین بولے نبی مصطفےٰ
اوسے منع مت کر تو ای مرتضےٰؓ

یہ سُنکر ہوا ایسا رونیکا غل
کہا فاطمہؓ نے کہ ای میرے باپ
مجھے بے کس و بے وسیلہ کیے
مجھے سونپ جاتے ہو کسکو کہو
نہ اس غم سے اب نیند آوے مجھے
نہ کھاؤنگی پیونگی ہرچند مین
تمھاری جُدائی سے اِسدم میرا
جلا یا تمھارے کرم نے مجھے
مجھے کون چھاتی لگا دیگا اب
جو رو دین حسینؓ و حسنؓ یاد کر
ہی افسوس سایہ ڈھلا سر سے آج
کیا زخمی چہرہ کو وہ نوچکر
کبھو اپنے ہاتھون سے سر پیٹتی
کبھو کہتی یارب یہ دن کیسا ہے
یہ غم باپ کا مجھکو مارے گا ہیچ
حسینؓ و حسنؓ کو کبھو کہتی تھی
چلو لپٹو سینے سے نانا کے اب
یہ دیدار نانا کا اب دیکھ لو
یہ سُنکر ہوا شور اس طرح کا
زیادہ نہ گھبراؤ بچون کو روک
تو میری جدائی سے غمگین نہو
کہ تو فاطمہؓ چھے مہینے کے بعد
مگر میری امت کو مت بھول جا

مدینے مین ایک حشر برپا ہوا
میرے سر یتیمی ہوئی برملا
میرے دلپہ غم کا ہے نشتر لگا
مین روتی رہی تم چلے مصطفےٰ
مجھے فرش کانٹونکا بستر ہوا
مجھے آب و دانہ ہے آنسو میرا
کلیجا اُکھڑتا ہے یا مصطفےٰ
اگرچہ میری مان ہوئی تھین فنا
کرے پیار اب کون ای مصطفےٰ
یہ فرماؤ سمجھاؤن کیونکر بھلا
دو عالم کا سردار جاتا رہا
کہ ناخن ہر اک اُسکا خنجر سا تھا
کبھو نوچتی بال کر کے بکا
چلا باپ مین ہو گئی بے نوا
نکلتا ہے نعرہ ہر اک آہ کا
چلے نانا جان تم سے ہوکر جُدا
پھر اسطرح ملنا کہان ہوویگا
یہ دیدار آخر ہے دیکھو ذرا
کہ یکبار کانپے زمین و سما
یہ زہرا سے حضرتؐ نبیؐ نے کہا
کہ اب صبر تو سونپ پھر خدا
ملیگی میرے ساتھ خوش حال آ
دعا مغفرت کی کرا سے فاطمہؓ

ادھر کو حسینؓ و حسنؓ روتے تھے
محمدؐ کے غم مین بہ آہ و بکا

ہمین چھوڑ جاتے ہو تم کسلیے سر
جو تم ہمسے ہوتے ہین نانا جدا

کہ ہم دونون ضد کرکے روتی تھی جب
اوٹھاتے تھے کاندھے پہ ہمکو سدا

کرے نازبرداری اس طور کون
ہمارا وہ آرام آخر ہوا

ذرا آنکھ اب کھول کر دیکھیے
کہ ہے آخری دید دیکھو ذرا

ہلا کر کہا چھوٹے ہاتھون سے یہ
کہ نانا اوٹھو کچھ کہو لب ہلا

الٰہی اب اس چھوٹی سن مین ہمین
نہ کرنا تھا غمگین اس طور سا

نبیؐ نے یہ سُن بات کو کھولی آنکھ
یہ سمجھائے اپنے گلے سے لگا

کہا اے کلیجے کے ٹکڑے میرے
کرو صبر رونے کو تھامو ذرا

مگر باعثِ بخششِ عاصیان
کہ تم دونون بھائیونکے سر لگ جھکا

نہ بھولو کبھو میری امت کو تم
تمھین سے یہ امت کا ہووی بھلا

حسنؓ سے کہا ای میری لخت دل
تجھے زہر ظالم کھلا وینگے لا

شہادت تیری زہر سے ہوویگی
تو سرسبز ہو حشر مین آویگا

اوسی سے ہو سرسبز امت میری
رہونگا مین خوش تجھسے ای باوفا

کہا پھر حسینِؓ مطہر سے جب
تیرے سر سے امت کو بخشے خدا

کبھو سر پر امت کلیجے میرے
چلاوینگے نیزے جو اہل جفا

پسر اور بھائی بھتیجون کو سب
کٹاوے تو کربل کے میدانمین جا

غرض ظہر کے بعد پیارے میرے
چلے حلق پر تیرے تیغ جفا

میرے لعل تو لال ہو خون مین
چلا آ میرے پاس روز جزا

مجھے سرخروئی خدا پاس ہو
رہے سرخرو میری امت سدا

یہ کہکر ہوئے سوئی جنت روان
شفیع الامم صاحب دوسرا

ٹپکتا تھا ہر چشم سے خون سرخ
مدینے مین اُس دم اندھیرا پڑا

محمدؐ محمدؐ محمدؐ نبیؐ
ہوئی شور تھا ہر طرف جا بجا

دو شنبے کا دن تھا تھا ماہِ ربیع
کہ تاریخ تھی بارہوین ظاہرا

کہ ترسٹھ برس کی تھی عمر شریف
تھا سن گیارہوان جب ہوئی فوت شا

ہے حجرے مین ہی عائشہؓ کے صحیح
ہے تحقیق دفن نبیؐ مصطفےٰ

تو اے سنی اب ختم کر داستان
کہ روح مبارک پہ پڑھ فاتحہ

تو اے سنی کر عرض حضرت سے یہ
وہ ختمِ رسالت ہین شاہِ ہُدا

جب آؤنگا محشر مین ہو تشنہ مین
مجھے یا نبیؐ کیجیے کوثر عطا

رہین ہر دو عالم مین عزت کیساتھ
میرے جتنے شاگرد ہین باوفا

میرے دشمنون کو تو پامال کر
رہین خوش میرے دوست اور اقربا

یہ اہلِ جماعت کو سب یا نبیؐ
زیارت ہو انکو تمھاری سدا

خدا کی عنایت سے اب یا نبیؐ
رہین یہ محبت سے سب ایک جا

نبیؐ مصطفےٰ پر درود و سلام
تو اے سنی ہو بجا بصدق و صفا

روایت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

گوش دل سے مومنو سن لیجے اب
جو مین قربانی کا لکھتا ہون سبب

پہلے کعبہ تھا عرب مین خوشنما
بیت معمورِ مقدس نام تھا

آسمان اوپر وہ کعبے کو خدا
ہاتھ سے ملکوت کے منگوا لیا

اوسکی اک مدت تلک خالی تھی جا
پر نشانی کے لیئے اک ٹیلہ تھا

جب زمانہ آیا ابراہیمؑ کا
اسطرح اونکو ہوا حکمِ خدا

بیت معمورِ مقدس کی جگہہ
تو لے ابراہیمؑ میرا گھر بنا

اونکے اسمٰعیلؑ ایک فرزند تھے
راحتِ جان و جگر پیوند تھے

ساتھ اسمٰعیلؑ کو لیکر خلیلؑ
کی بنائے خانۂ ربّ الجلیل

پانچ ہین اس سمت کو کوہِ بلند
اونکے پتھر آپ کو آئے پسند

جب فرشتے آ خدا کے حکم سے
دیتے تھے لا لاکے سنگ اون کوہ کی

کعبۃ اللہ خود بناتے تھے خلیلؑ
دیتے تھے فرزند کیچڑ بے دلیل

بنتے بنتے کعبہ اونچا ہو گیا
پھر نہ پہونچا ہاتھ اسمٰعیلؑ کا

حکم رب سے آیا ایک سنگ گران
رکھا اوس پتھر پہ کیچڑ اس زمان

پھر وہ پتھر او ٹھکے ابراہیم کو
دیتا تھا ہر وقت کیچڑ مومنو

جسگھڑی تیار کعبہ ہو گیا
کی وہ پتھر نے خدا سے التجا

یا الٰہ العالمین مسرور کر
مجھکو اپنے گھر سے تو مت دور کر

حکم حق آیا اے ابراہیم تو
رکھ جما کر ایک طرف اس سنگ کو

تا زیارت اسکی ہووی خلق مین
خوب عزت اسکی ہووی خلق مین

حکم ایسا جب کیا اللہ نے
سنگ چپکا یا خلیل اللہ نے

کرسی ابراہیم کی ہے اسکا نام
جسکی کرتے ہین زیارت خاص و عام

الغرض با عز و اکرام تمام
ہو گیا تیار کعبہ والسلام

جب تو ابراہیم نے با شکر رب
کی ضیافت خوب مسکینو نکی تب

جب ضیافت سے فراغت ہو گئی
جو کہ ہونی تھی سخاوت ہو گئی

ایک شب دیکھا خلیل اللہ ذ خواب
حکم آیا دے تو قربانی شتاب

سکی دعوت تو ذکی ای خوش قرین
کیا ضیافت میری کچھ کرتا نہین

خواب سے چونکا جو یہ سنکر خبر
صبح کو قربان کئے یک سو اشتر

دوسری شب کو کیا آرام جب
حکم حق آیا کہ قربان کر دے اب

جب سنی اللہ سے پھر اوسنے خبر
سو اشتر قربان کئے بارہ دگر

تیسری شب کو جو سویا ذی ہمم
حکم آیا دے تو قربانی ہم

جب ہوئی ایک فکر ابراہیم کو
عرض کی اللہ سے آزردہ ہو

یا الٰہی ہون نہایت دل ملول
کیا کرون قربان جو تجھکو ہو قبول

حکم آمد اے خلیل نیک خو
لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا

میری رہ مین جو تیری پیاری ہی چیز
جلد کر قربان اوسکو اے عزیز

یعنی جو تیرا پسر ہے پاکذات
اوسکو کر قربان ای عالی صفات

سنکے یہ کہنے لگا حق کا خلیلؑ ذبح مین کرتا ہون اُسکو یا جلیل
ایک پسر کیا ہے فدا تجھپر ہزار پر تجھے منظور ہووے کردگار
حکم تیرا کسطرح ہووے عدول مین نے کی بیٹے کی قربانی قبول
پھر تو بیٹے کو سنایا حکم رب ذبح و قربانی کا وہ سارا سبب
تیری قربانی یہ ہے حق کی رضا بول کیا کہتا ہے تو اے باوفا
سنکے بیٹے نے کہا ای بابا جان ہون رضائے حق پہ راضی بیگمان

بر سرم صد گونہ احسان خداست صد سرم قربان بفرمان خداست
گر قبولش افتد اکنون حاضر است جان این مسکین قربان خداست

اسمین اب مجھکو سعادت ہی حصول اور قربانی تمھاری ہو قبول
مین ہون راضی حکم رب پر جانسے سر نہ پھیرونگا کبھو فرمان سے
جبکہ بیٹے سے سنی راضی کی بات فکر کی دل مین خلیل نیکذات
مان کو اوسکی گر سناؤن یہ سبب جان پر اسکی بڑا ہوگا غضب
اور کچھ ہووے تو پھر یکبات ہی ذبحیت فرزند کی آفات ہے
ایک ہی اُسکو ہے بیٹا نہ جبین ذبح پر اوسکے ہے راضی یا نہین
یا الٰہی کیا کرون ہیہات ہے جان پر میری بڑی آفات ہے
گر محبت پر دل اُسکا آئیگا میرے وعدے مین خلل پڑ جائیگا
روک کر دل کو خدا سے کی دعا یا الٰہی ہو میری حاجت روا
جیسا مین اسباب پر ہون استوار وہ بھی راضی ہووے ای پروردگار
مانگ لی اللہ سے جب یہ دعا پاس بی بی ہاجرہؓ کے چلدیا
بولا بی بی سے کہ ای روشن جمال اسطرح آیا ہے حکم ذوالجلال
ذبح کر بیٹے کو میری راہ مین تحفہ یہ مقبول ہے درگاہ مین
بولو کیا کہتی ہو ہے یہ حق کی بات تم ہو راضی یا نہین ای نیکذات
سنکے بی بی نے کہا جب حکم رب مین ہون حاضر جان و دل سے بی تعب

قطعہ

جان و سر قربان بر فرمان باد — اے فدائے نام او صد جان باد
شد بنائے کعبہ از حکمش بنا — صد پسر بر حکم او قربان باد

دلسے راضی ہو نمین اُسکے حکم پر — سَو پسر قربان ہین کیا ہے یک پسر
حق کو سونپا مین نے اسمٰعیل کو — خیراب لے جاؤ تم قربان کرو
دیکھا جب راضی ہے یہ فرمان پر — لے چلا مان سے جدا بیٹے کو کرُ
لے کے بیٹے کو خلیلِ معتبر — پہونچے رفتہ رفتہ ایک میدان پر
تب کہا بیٹے نے تم ای باباجان — باندھو اک پٹی میری آنکھون پہ ہان
اور ایک پٹی تم اپنی چشم پر — باندھ لو آوے نہ تا مہرِ پسر
جسگھڑی مہر پسر آوے اوبل — وعدۂ حق مین پڑیگا بس خلل
جب تو اک آنکھون پہ پٹی باندھ لی — اور ایک چشم پسر پر بھی بندھی
ذبح کرنے کو سُلایا خاک پر — اور چھُری رکھی گلے پر بے خطر
زور سے جب پھیرنے خنجر لگا — حلق بچے کا نہ یک ذرہ کٹا
دھار تب اوس خنجر خونریز کی — گھسکے پتھر پر نہایت تیز کی
جب مَلا بیٹے کے اوس نے حلق پر — ہوگئی پھر دھار اوسکی کُند تر
پھیرتا تھا زور سے صاحب قرین — پر وہ خنجر حلق پر چلیتا نہین
پوچھا ابراہیم نے خنجر کو جب — بول تو چلتا نہین ہے کیا سبب
حق نے دی اوسوقت خنجر کو زبان — یون لگا رو رو کے وہ کرنے بیان
حق نے فرمایا تجھے قربان کر — جب کئی قربان کئے تو نے شتر
تیری قربانی نہین آئی قبول — تو ہوا اُسدم نہایت دل ملول
جب ہوا فرمان کہ کر قربان پسر — تو ہوا راضی خدا کے حکم پر
اور پسر بھی تیرا راضی ہوگیا — اپنی قربانی پہ اے اہلِ صفا
ہوکے راضی اسکی مان نے بھی کہا — مین نے سونپا تجھکو ای بارِ خدا

یعنے اسمٰعیلؑ کو سونپا ہے تجھے
یہ امانت میری ہے اب دیکھ لے
حُسن نیت سکی سُن اے سربلند
حق تعالیٰ کو بہت آئی پسند
حلق پر بچّے کے اب تو مجھکو مل
بولتا ہے ای چُھری تو جلد چل
حکمِ حق آتا ہے مجھکو دمبدم
ہان چھری مت کر گلا اسکا قلم
ہے امانت ہاجرہ کی اس لیئے
حق تعالیٰ منع کرتا ہے مجھے
حکم یا تیرا سنون یا حکم رب
کیا کرون مین ای خلیل اللہ اب

قطعہ

چون بہ برّم حلق طفل بے گناہ
آہ می جنبید بہ غم عرش اِلٰہ
از وجودِ قدسیانِ آسمان
می بر آید یک زبان یک شور آہ

جانکر کاٹون تجھے یارا نہین
کیا یہ طفل اللہ کا پیارا نہین
اسطرح خنجر خلیل اللہ کے سات
کر رہا تھا مُومنو اوسوقت بات
تب جلالت سے ہوا حکم جلیل
جلد جا دُنبے کو لیکر جبرئیلؑ
ذبح کرتا ہے پسر اپنا خلیلؑ
ہان نہو دے ذبح وہ ای جبرئیلؑ
رکھ دے جا دُنبے کو تو خنجر تلے
تا کہ اسمٰعیلؑ مبرا بچ رہے
حکم سے اللہ کے روح الامین
لیکے دُنبے کو شتابی سے وہین
رکھدیا خنجر تلے اوسوقت آ
اور اسمٰعیلؑ کو چھڑوا لیا
جب چلا خنجر گلے پر تیز ہو
تب خلیل اللہؑ نے دیکھا روبرو
دست بستہ ہے کھڑا آگے پسر
رکھی پیشانی زمین پر شکر کر
مُومنو فرمائے حضرت مصطفیٰؐ
سنت ابراہیمؑ کی لانے بجا
یعنی ایک بکرے کو تم قربان کرو
اور وہ بکرا رہے بے عیب ہو
مصطفیٰ کا حکم اے سنی مدام
لا بجا ہر وقت ہر اک صبح و شام

مصطفیٰ پر اور ابراہیم پر
فاتحہ پڑھ سنی تو شام و سحر

کرامت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کیا روایت ہے یہ غمگین دوستو
معتبر کنز العبادت ہے کتاب
ایک یہودی تھا کوئی ای مومنو
اوسکو ایک بیٹی نہایت تھی حسین
اوسکی آنکھوں مین یہ تھی جادوگری
دونوں دیدے دو سیہ بادام تھے
کیا وہ دیدے بر سر نخچیر تھے
دیکھے گر بھر کر نظر جادو نگاہ
مہ جبین رخسار گل ابرو ہلال
تھی کمان ابرو و مژگان تیر تھے
زلف سنبل سرو قد غنچہ دہن
قد قیامت اور یہ تھی چہرے کی تاب
شعلہ رو تھی اور لباس اوسکا زری

دل لگا کر آج تم مجھسے سنو
اسمین لکھتا ہے یہ حالِ غم مآب
قومیت مین اپنی بس با آبرو
حسن سے جسکے خجل ماہِ مبین
دیکھکر جسکو مسخر ہو پری
کاکل مشکین دلون کے دام تھے
دیدۂ آہو یہ آہو گیر تھے
عاشقوں سے کچھ نہ نکلے غیر آہ
عاشقونکے خون سے دیدے لال لال
سیکڑون دل اوسکے بس نخچیر تھے
لعل لب سوسن زبان شیرین سخن
تھا سوا نیزے پہ گویا آفتاب
حسن کے عالم مین تھی آتش بھری

غزل

بر در خود گر خرامان آمدے
تازگی بگرفتے از سر بوستان
چون کشادی طرۂ مشکین خود
دردمندان را اگر کردی نگاہ
گر فشردی آب از گیسوئے خود
گر ز گوشہ آمدے ابرو کمان
ذرہ وار آن یافتہ ای سنی نور

عاشقان را جان در جان آمدے
چون نسیم ناز خندان آمدے
بوئے خوش در سنبلستان آمدے
درد را نفرت ز درمان آمدے
در خجالت ابر نیسان آمدے
صد دل و جان بہر قربان آمدے
چون ببام آن مہر رخشان آمدے

اسطرح تھا حسن اوسکا لا بیان
جس سے شرماتا تھا مہرِ آسمان

الغرض وہ غیرتِ خورشید و ماہ — ہوگئی بیمار تھا حکمِ الٰہ
ایسا بیماری نے کچھ صدمہ کیا — ہوگئی معذور تر وہ دلربا
دونوں آنکھیں رہگئیں جب دید سے — دل شکستہ ہوگیا امید سے
کان بہرے ہوگئے اور پاؤن لنگ — پھر تو اوس گل کا ہوا کچھ اور رنگ
تن مین تھا لرزہ نہایت بیقرار — جسم لاغر ہوگیا دل سوگوار
گوشت گھلکر تھا عجب کچھ اسکا حال — استخوان باقی رہی تھین اور کھال
ہر گھڑی ہر لحظہ ہر دم اُسکو تھا — زندگی مین ذائقہ سکرات کا
اسطرح سے ہوگئی بیمار تر — اوسکو ہر موئے بدن تھا نیشتر
اوس رُخِ پُر حسن پر مانند ماہ — آیا بیماری کا اک ابر سیاہ
طرۂ مشکین جو تھا آراستہ — بادِ صرصر سے پریشان ہوگیا
وہ قدِ سروِ خرامان واہ واہ — خشک ہوکر بنگیا مانند کاہ
وہ تر و تازہ جو تھا غنچہ دہن — ہوکے خوشیدہ ہوا بس بے سخن
وہ خرامان سرو قدِ نازنین — ناتوانی سے ہوا مسند نشین
اوس کمان ابرو نے جب گوشہ لیا — ہوگئے سب تیر مژگان ریختہ
روغن اُن دو چشم کے بادام کا — بہ گیا جب ہوگئین وی بے جلا
یعنی جو نقدِ بصارت اوسمین تھا — لے لیا غارت گر علت نے آہ
تن جو اوسکا پھول کے مانند تھا — کیا کہون مین سوکھکر کانٹا بنا
مثلِ طوطی وہ جو تھی شکر زبان — آہ و نالے سے ہوئی فریاد خوان
مار تھی نسخون کی اوس بیمار پر — پر دوا ہوتی نہ تھی کچھ کارگر
باپ نے دیکھا نہین ہوتا علاج — مشورت کی دلسے اپنے لاعلاج
باغ مین اپنے اوسے لیجائیے — آب و دانہ بھی وہین پہونچائیے
شاید اسجا کی ہوا بھا جائے گی — صحت اوسکو کچھ تو منھ دکھلائیگی
شہر کے باہر ایک اوسکا باغ تھا — لے گیا بیمار کو اُسمین اوٹھا

وہان بھی وہ بیمار واری مین رہا — پر کسی صورت نہ ہوتی تھی شفا
روز و شب اُسکو نہ کچھ آرام تھا — آہ و زاری سے ہمیشہ کام تھا
اوسکی بیماری مین بس اوسکا پدر — خرچ کر ڈالا تمامی سیم و زر
شہر مین جاکر کے کچھ فکرِ معاش — اوسکو مُنھ مین وہ چُوادیتا تھا آکش
آپ بھی کرلیتا کچھ کچھ زہر مار — کیونکہ رہتا تھا نہایت دل فگار
چھوڑ کر اک روز اُس بیمار کو — شہر مین جاکر رہا کچھ کار کو
لگ گیا اُس روز اوسکو ایسا کام — شہر مین ہی رہگیا اک شب تمام
باغ مین بیمار وہ تھی بے قرار — دردِ بیماری سے روتی زار زار
بے قراری مین گئی جب شب گذر — ہو گیا یکبارگی وقتِ سحر
بھائی دل کو صبح کی ٹھنڈی ہوا — ہر پرندہ چہچہانے کو لگا
اک پرندے کی صدائے دردناک — جب سُنی اوسنے وہ نقشِ فرشِ خاک
ناگہان دل مین الم پیدا ہوا — جان پر اک اوسکی غم پیدا ہوا
آئی بے طاقت وہ اوٹھتی بیٹھتی — کرکے کچھ ہمت وہ اوٹھتی بیٹھتی
جب گیا اوس جھاڑ کے نیچے گذر — تھا پرندہ پُر الم اوس جھاڑ پر
پھر پرندے نے جو کی آوازِ غم — جوش دل کو آگیا اوسکے بہم
دونون آنکھونسے وہ تھی معذور تر — دیکھ کچھ سکتی نہ تھی بھر کر نظر
دیکھنے کی آرزو تھی مرغ کو — اوسکے دل اندر بہت اے دوستو
دیکھ تو سکتی نہ تھی لیکن ذرا — آرزو سے اپنا سر اونچا کیا
اوس پرندے نے جو جھٹکے اپنے پر — گر پڑا قطرہ اک اوسکی آنکھ پر
جب پرون سے اوسکے وہ قطرہ گرا — ایک دیدہ اوسکا روشن ہو گیا
کھل گیا دیدہ تو دیکھا کر نظر — مرغ ایک بیٹھا ہے خونین تر بتر
خون پرون مین اور دل ناشاد ہے — مرغ بیٹھا کر رہا فریاد ہے
چشم پر اوسکی جو وہ قطرہ گرا — خون تھا اوس مرغکِ ناشاد کا

پھر تو اوس نے ہاتھ دو پھیلا دیئے
خون ملا وہ دوسری بھی چشم پر
اور تھوڑا خون اوسکا جھیل کر
جسم بے راحت کو راحت ہو گئی
بدر سیما ہو گیا تھا جون ہلال
جسم وہ کانٹا بنا تھا سوکھ کر
تاب بیماری سے تھا چہرہ سیاہ
اک خوشی سے کر رہی تھی سیر باغ
اوس گلِ رخسار پہ بلبل ہزار
ایسے مین آیا وہان اوسکا پدر
دیکھتا کیا ہے نہ وہ بیمار ہے
غمزدہ ہو کر چلا جب ڈھونڈھتا
غنچہ لب رشکِ چمن اک نازنین
پوچھا اوس سے تب کہا ای رشکِ بہار
کیا اوسے دیکھے ہو تم نے اسجگا
تب کہا اوسنے کہ اے بابا عزیز
دیکھکر پوچھا یہ کیا صورت ہوئی
باپ کو اوس نے سُنایا ماجرا
اوس یہودی نے جو دیکھا جھاڑ پر
پوچھا اوسکو جب اے مرغ کارساز
یا فرشتہ ہے کوئی افلاک کا
شکل بدلا کر یہان آیا کدھر
کس نے تجھکو آج مارا تیر ہے
خون کے جب اور کچھ قطرے گرے
آ گیا اوس چشم مین نورِ بصر
جب لگایا اوسنے اپنے جسم پر
چلنے پھرنے کی بھی طاقت ہو گئی
پھر نئے سر سے ہوا بدرِ کمال
ہو گیا مانند گل پھر تازہ تر
پھر درخشان ہو گیا مانند ماہ
لعل لب سے اوسکے تھا لالہ کو داغ
چہچہاتے کر رہے تھے جان نثار
دخترِ بیمار کی لینے خبر
اور نہ آوازِ دلِ لاچار ہے
ناگہان اوس باغ مین دیکھے ہو کیا
ہے کھڑی پر اوسکو پہچانا نہین
میری اک بیٹی تھی یہان بیمار وار
بول دو دل اب پریشان ہے میرا
کیا نہین بیٹی تمھاری یہ کنیز
کونسی صورت سے کہہ صحت ہوئی
اوس پرندے کا بھی بتلا یا پتا
ایک غمگین ہے پرندہ خون مین تر
کس ولی کی ہے تو روح جان نواز
یا ہے وہ کوئی ولیِ پاک کا
تیرے خون مین اسطرح کا ہے اثر
کس شکاری کا ہو انخچیر ہے

چھوٹ کر آیا ہے کہہ کس باز سے — غم نمایان ہے تیری آواز سے
عارضے سے یا کہ دل ہوتا ہی خون — یا کسی کے غم مین تو روتا ہے خون
اُس پرندے کو خدا نے دی زبان — جب تو یہ کہنے لگا گریہ کنان
مین فرشتہ ہون نہ روحِ اولیا — یہ خیالِ خام تو دل مین نہ لا
روح ولیون کی بدلتی ہے کہین — مومنون کا یہ عقائد ہے نہین
کان رکھکر سُن میرا اب ماجرا — مرغ ہون اک مین بھی غم کا مبتلا
اب نہ مارا مجھکو کوئی تیر ہے — ہان مگر غم کا یہ دل نخچیر ہے
پنجہ کھایا ہون مین غم کے باز کا — ہے یہی باعث میرے آواز کا
ہون نہ بیماری مین کوئی مبتلا — ہے مقرر غم کا مجھکو عارضا
خون بہاتا چشم سے مین غم گزین — کیا کرون کچھ جسم مین خون ہی نہین
حال مت پوچھ اب دلِ مغموم کا — ہے پرو مین میرے خون مظلوم کا
یعنے وہ حضرت نبیؐ کا جانشین — تن پہ کھایا اپنے زخم اہلِ کین
خنجر و تیر و تبر سے وائے غم — ہو گیا زخمی بصد ظلم و ستم
جسکو کاندھے پر بٹھاتے تھے نبیؐ — اوسکا تن زخمی کیئے ہین اب شقی
جو رسولُ اللہ کا ہے دلستان — وائے غم وہ ہو گیا لوہو لُہان
تیر جب اوسکو لگا میدان مین — چُبھ گیا پیکان نبیؐ کی جان مین
جس گھڑی زخمی شہِ والا ہوا — کربلا مین خون کا نالا بہا
اوسکے خون پر چرخ بھی خون رو دیا — ہوش ہر اک اہلِ جان نے کھو دیا
اوسکے جب خویش و اقارب کٹ گئے — زخم سے اونکے کلیجے پھٹ گئے
خون بہا جب شاہِ نیکو فال کا — حال تب سے ہے یہ غم منوال کا
جب یہودی نے سنا یہ حالِ غم — رو دیا بیچارہ با درد و الم
مرغ سے بولا کہ کہہ بہرِ خدا — کون سے ہین وے رسولِ کبریا
نام تو اونکا سُنا مجھکو بہم — ہو گیا جنکے نواسے پر ستم

سنکے یہ اُس مرغ نے اک آہ کی | بولا کیا ہووے ثنا اوس شاہ کی

قصیدہ

آن شہ دین مظہر نور خداست | سید عالم رسول کبریاست
شد وجودش موجب ہستی خلق | آن شہ کونین ختم الانبیاست
مقتدائے دو جہان آن ذات پاک | جادہ پیشینیان را پیشواست
پائمالش آمدہ لات و منات | ذات پاکش رہنما و مقتداست
دست عالم از ضلالت برگرفت | آنہمہ گم گشتگان را رہنماست
حضرت موسیٰ عصا بردار او | کلمۂ او ماضعیفان را عصاست
حضرت عیسیٰ مسیحائی چہ کرد | آن مسیح ورد عصیان و خطاست
نفسی نفسی ہر نبی گوید مگر | در قیامت آن نبی دوسراست
حمد حق از اسم مقبولش عیان | نامش ای سنی محمد مصطفیٰ است

اوس نبی ہی کی یہ آل پاک ہے | جسکے خون مین تر جو یہ غمناک ہے
سنکے بولا وہ یہی دی غم تکھا | حق تعالیٰ اونکو بخشیگا شفا
اونکے ظالم حق سے شرمندہ رہین | خون بہا تو کیا ہے یہ زندہ رہین
خون بہا گر ظالمون کے ہاتھ سے | جیتے جی تو ہین نہ اس آفات سے
جام آب زندگی پیتے تو ہین | خنجر گر زخمی ہوئے جیتے تو ہین
گر وہ زندہ ہین تو بس اتنا ہی بس | ہوویگی صحت یہ اونکو دسترس
آفتین گر جان پہ ہین انسان کی | خوف کیا پر خیر ہووی جان کی
کاہیکو روتا ہے شور و آہ سے | رکھ تو امید شفا اللہ سے
سنکے یہ اس مرغ نے اک آہ بھر | یون کہا رو روکے اسدم مار سر
ہے شفا زندونکی خاطر ایجوان | کیا ہوا اب تک نہین تجھپر عیان
زندہ گر رہتا وہ فرزند علیؓ | کاہیکو ہوتی مجھے یون بیکلی
مصطفیٰ کا وہ نواسا مر گیا | سر کٹا کر ہائے پیاسا مر گیا

دیکھ لے یہ جسم اور یہ میرے پر
اوسکے ہی خونین ہوئے ہین تربتر

تب یہودی نے بصد غم یون کہا
واسطے اللہ کے کہہ کچھ ماجرا

اونکی مظلومی سے جان اُکھڑی ہے اب
بول مجھکو کیفیت اسوقت سب

تجھکو کسنے دی خبر اس حال کی
کیا ہے صورت مصطفےٰ کے آل کی

تب کہا اوس مرغ نے اے باخبر
حال غمگین سن ذرا اب غور کر

ایک دن کا ذکر ہے ہم مرغ چند
سوئے صحرا چلدئے اے ہوشمند

واسطے چارے کے نکلے سب اکے سب
پر کہین چارہ نپایا ہمنے تب

مشورت تب کی کہ ہر اک ہو جدا
واسطے چارے کے جانا جابجا

الغرض ہر اک وہان ہو منتشر
اپنے چارے کو چلا پر بھول کر

پھر تو چُرچُگ کر کے ہم یکجا ہوے
آئے سب ہل مل کے کرتے گفتگو

مہر کی گرمی سے جان بیتاب تھی
دھوپ سے چربی پگھلکر آب تھی

دوپہر تھی سر پہ تھا جب آفتاب
ٹھہرنے کی تھی زمین پر کچھ نہ تاب

تاب چلنے کی نہ تھی انسان کو
دھوپ مین تھا اک تڑپتا جان کو

دھوپ کالا تھا کہ جلتی تھی زمین
تھے بھڑکتے شعلہائے آتشین

دھوپ سے بیتاب ہوکر ہم تمام
آئے سایہ ڈھونڈھتے باہم تمام

جھاڑ اک آیا نظر مین سایہ دار
جاکے اوسپر ہمنے تب پایا قرار

جب لگی اوس جھاڑ کی ٹھنڈی ہوا
دل پہ فرحت ہوگئی بے انتہا

کوئی تو سائے مین مرغولا کرے
کوئی بولی اپنی خوش بولا کرے

کوئی بولے آب اور دانہ کی بات
کوئی اپنی سیر کر آنے کی بات

الغرض ہم سب وہان بایکدگر
بات کرتے تھے خوشی مین آن کر

ایسے مین ایک غیب سے آئی ندا
اے پرندو چین سے بیٹھے ہو کیا

آج ہے آفات مین میرا حسینؓ
تمکو خوش آئے بھلا اس جائے چین

دھوپ مین جلتا ہے میرا نازنین
تم یہان اچھے ہوئے سایہ نشین

وہ وہان بھوکا پیاسا ہے کھڑا
اوسکے بچے آہ ہر یک دم بھرین
بلبلاوین بھوک سے بچے تمام
پیاس سے نکلی ہو وہان اونکی زبان
بند پانی اونپہ ظالم نے کیا
آب و دانہ تین دن سے اونپہ بند
آب و دانہ تمکو بھایا کس طرح
آہ و نالے کا وہان ہے غلغلہ
اب نہ آئی دہوپ کی کچھ تمکو تاب
سیکڑون اوسپر وہان چلتے ہین تیر
اپنے سب خویش واقاربکو کٹا
زخم کھائے شاہ نے تلوار سے
قاتل اوسکے قتل پر تیار ہے
جسکو کاندھے پر بٹھاتے تھے رسول
قافلہ اوسکا وہان تاراج ہے
جو پلا ظل رسول اللہ مین
ظالمون کی اوسپہ اب آفات ہے
کچھ بھی آیا تمکو اب اوسکا خیال
الغرض ہمنے سنی جب یہ ندا
اڑ چلے ہم سب بسوئے کربلا
ذبح ہوکر وہان پڑا ہے خاک پر
جسم تیرون سے ہوا ہے چاک چاک
مصطفی کے جانشین کو دیکھکر

آب و دانہ تمکو خوش آیا بھلا
تم یہان سائے مین مرغولا کرین
تمکو خوش آیا بھلا کیسا طعام
کسطرح پانی پیا تم نے یہان
تم نے اچھا سرد تر پانی پیا
تمکو عیش اسجائے کیا آیا پسند
عیش یہان تمکو خوش آیا کسطرح
چہچہانا تمکو کیا اچھا لگا
دھوپ مین جلتا ہے میرا آفتاب
خون مین آغشتہ ہے میرا امیر
آپ بھی تیار مقتل پر کھڑا
صاف پر کرتے ہو کیا منقار سے
چین تمکو اب یہان ہر بار ہے
وہ زمین گرم پر ہے دل ملول
کیا جماعت خوش تمھاری آج ہے
تشنہ لب ہے وہ کھڑا جنگاہ مین
تم کرو اس جا خوشی کیا بات ہے
ہے میرے محبوب کا کسطرح حال
جسم مین ہراک کے لرزہ پڑ گیا
جاکے کیا دیکھے کہ وہ شاہ ولا
گرد اوسکے ہین پڑے خویش و پسر
لاشہ مظلوم ہے آلودہ خاک
ہوگئی آفت ہماری جان پر

لاشۂ پرخون پہ لوٹے سارے جا — پھر وہاں سے اوڑ کے ہر اک چلدیا
کچھ نہ تھی تب ایک کی اک کو خبر — ہوگئی ساری جماعت منتشر
جسطرف دل لیگیا اوسطرف کو — ہر پرندہ اوڑ چلا بے ہوش ہو
اسطرح سے مین بھی ہوکر پرالم — آگیا اُس جھاڑ پر با درد وغم
کاٹ لیتا حلق پر خنجر نہین — کیا کرون کچھ تیز یہ شہپر نہین
ہے یہ خون اوس کشتۂ شمشیر کا — ہے یہ خون زخم تن شبیرؓ کا
کہکے یہ وہ مرغ وہانسے اوڑگیا — یہ یہودی اس جگہ غمگین بنا
دل ہوا ازبسکہ اوس کا نرم تر — اپنی دختر سے کہا اے باخبر
جسکے خون مین اسطرح کا ہو اثر — اوسکے جد کا کیون نہو دین خوبتر
الغرض بیٹی کو لے وہ باصفا — شہر مین جاکر اقارب سے کہا
دین محمدؐ کا کرو تم اب قبول — وہ یقین برحق خدا کا ہے رسول
حال جو گذرا سنایا اونکو سب — اور دختر صحت پانیکا سبب
جب سنا خویشون نے اونسکے ماجرا — سب نے تب کلمہ محمدؐ کا پڑھا
وہ یہودی بھی مع دختر وہان — پڑھ لیا کلمہ بدل ہو شادمان
دیکھئے شبیرؓ کے خون کا اثر — درد کو ہر اک دوا ہے نیک تر
غم کرو شبیرؓ کا اے دوستو — خوش رہو گے مصطفیٰؐ کے روبرو
بس کر اے سنی یہ غم کی داستان — کیا بیان ہو وہ کہ ہے قاصر زبان
فاتحہ پڑھ اتبو اے سنی بہم — ختم کر کر داستان درد وغم

آغاز کرامات

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہٗ دربیان شیخ صنعان

ذات خالق قل ہو اللہ احد — لم یلد واحد و لم یولد احد
ذات باری لاشریک و وحدہٗ — ہے رسول اللہ محمد عبدہٗ

سلمو اصلو علیہ وآلہ ۔ وصلوٰۃ اللہ علیٰ اصحابہ
بعد حمد و نعت کے ہو با ادب ۔ ہین کرامت غوثؒ کی لکھتا ہون اب
وعظ مین اک روز حضرت نے کہا ۔ میرے کاندھے پر ہے پائے مصطفیٰ
ہین ولی جو حاضرین و غائبین ۔ اور جو ہین اولین و آخرین
ہے قدم میرا سبھونکے دوش پر ۔ حق تعالیٰ نے مجھے دی ہے خبر
آپ نے جسوقت یہ فرمادیا ۔ فضل حق سے اولیاؒ نے سُن لیا
یعنے وہ آواز شاہِ کاملین ۔ سُن چکے سب اولین و آخرین
حاضرین و غائبین کے کانمین ۔ جبکہ پہونچادی خدا نے آنمین
سنکے یہ آواز شاہِ اولیا ۔ سب نے گردن کو جھُکا کر یون کہا
غوث الاعظمؓ کا وہ پائے نیک تر ۔ دوش پر سر پر ہماری چشم پر
شیخ صنعان تھا جو پیر اصفہان ۔ سنکے بولا کبر سے وہ ناگہان
دوستانِ حق سے اک مین بھی تو ہون ۔ کیا سبب اسکا قدم کاندھے پہ لون
جب فرشتے سنکے اس آواز کو ۔ لاکے پہونچائے وہ شاہ راز کو
غوث نے سنکر شتابی سے کہا ۔ اپنی جانب سے مین کچھ بولا نہ تھا
آئی ایسی درگہ رب سے ندا ۔ مین نے پہونچایا جو تھا حکمِ خدا
سب نے کاندھے پر لیا میرا قدم ۔ عاجزی سے کرکے اپنی پشت خم
جو کہ رحلت پا چکے تھے اولیا ۔ اون سبھون نے بھی قدم میرا لیا
یعنے اپنی قبر سے گردن اوٹھا ۔ سب نے رکھدی صاف میرے زیر پا
شیخ صنعان نے کیا انکار اب ۔ یہ نہین معلوم اسکا کیا سبب
یہ نہین سمجھا وہ پیر اصفہان ۔ اس سخن مین دیکھو ہے رازِ نہان
یعنے آنحضرت محمد کا قدم ۔ عبدؓ قادر کو ملا ہے باکرم
اوسکے پا سے موجب برکات ہو ۔ پانون حضرت کا بھی اسکی سات ہے
یہ نہین سمجھا کیا دیگر خیال ۔ لایا نادانی سے دل پر وہ ملال

گر قبول اوسکو نہین میرا قدم ‏ لیوے گا گردن پہ سوّر کا قدم
چُپ رہے فرماکے آتنا دستگیر ‏ غوث الاعظم شاہِ دین پیران پیر
شیخ صنعان نے یہ دیکھا شبکو خواب ‏ آپ شہر روم مین پہونچے شتاب
ایک بُت کے روبرو ہو باادب ‏ صاف سجدہ کر رہا ہے بے سبب
صبح کو وہ خواب اپنا کر بیان ‏ بولا مجھکو اسمین آتا ہے گمان
خواب یہ اچھا نہین ہے دوستو ‏ یہ نہین معلوم کیا انجام ہو
یہانسے چلیے کعبۃ اللہ کیطرف ‏ دل لگانا اپنا اللہ کی طرف
اتفاقاً شیخ صنعان قصد کر ‏ چلدیئے حج کے لئے خورسند تر
ساتھ اُنکے چارسو تھے سب مرید ‏ جب چلے ہو عازمِ حج سعید
راہ مین ترسا کی اک لڑکی حسین ‏ اپنے بنگلے پر تھی بیٹھی نازنین

غزل

دلفریب و دلربا رشکِ قمر ‏ گل رخ و غنچہ دہان و سیم بر
تیر مژگان گوشۂ ابرو کمان ‏ چشم نرگس سحر گر جادو نظر
مہر خوبی شعلہ رو آتش پری ‏ ز آتشِ عشق آب زاہد گرم تر
گیسوئے شبرنگ بر رخسار صاف ‏ چون بخوبی ہمقران شام و سحر
از مئے خوبی لبالب جام چشم ‏ ہوش سخی صاف بردہ در نظر

کافرہ ترسائی تھی آتش پرست ‏ بلکہ خاکستر مین آتش اس سے پست
شعلہ رو کچھ ایسی آتشناک تھی ‏ رشک سے گھل گھل کے آتش خاک تھی
بیٹھکر دوکان پہ بیچے تھی شراب ‏ عاشقونکے دل وہ آتش پر کباب
نازنین ایسا بُت قہوہ فروش ‏ ایک ادا مین لوٹ لے زاہد کا ہوش
آگ کو رغبت سے یہ پوجا کرے ‏ آگ اسکو رشک سے دیکھا کرے
آگ کو پوجا کرے یہ شعلہ خیز ‏ آگ کی اُسپر نظر تھی تیز تیز
سنگدل وہ بُت کہ آتش رنگ مین ‏ کیونکہ ہووے آگ اکثر سنگ مین

دیکھتے ہی اوسکو عاشق ہو گیا
مارتا تھا جس طرح کعبے کا دم
شیخ جی بھولے حرم کا صاف نام
ہو گیا کر عشق کعبے کا عدم
ہو گیا زلفِ صنم کا تار تار
کعبہ جب روئے صنم کا بھا گیا
وہ خمِ ابرو جو دیکھا یار کا
اوس کمان ابرو کا دیکھا جبکہ تیر
مانگ لیکر مانگ نے دل شیخ کا
پُر گہر اوس مانگ کی کیا دون نظیر
یا کہون مین کہکشانِ پُر ضیا
یا کہون مین کر چکا شاید گذر
جوئے حیوان یا کہ تھی ظلمات مین
یا کہون مین ابر مین تھا صاعقہ
حق و باطل کی سمجھ مین ابر و برق
مانگ کیا تھی زاہدون کی آہ تھی
زلف اوسکی دام تھی اک جان پر
زلف کیا زاہد کو لائی دام مین
دَلنو سیادل ہو گیا کاکل رسن
شیخ تسبیح سلیمانی کو چھوڑ
پھینک دی تسبیح متوالا ہوا
کا ہیکی تسبیح تھا وہ اور طور
شیخ صاحب چھوڑ کر سب عقل و دین

کاہیکا عاشق کہ فاسق ہو گیا
ہو گیا ویسا پرستارِ صنم
بُت کا جسدم بھا گیا بیت الحرام
وہ مسلمان کافرِ عشقِ صنم
شیخ صاحب کے گلے زنار وار
طاق مین ابرو کی جا سجدہ کیا
صاف محراب عبادت کر لیا
ہو گیا نخچیر شیخ گوشہ گیر
لے لیا ایمان کامل شیخ کا
کوڑیالے سانپ کی تھی وہ لکیر
یا کہ نقشہ کوڑیالے سانپ کا
راستے مین سانپ انڈے ڈالکر
صبح صادق یا تھی آدھی رات مین
خضر یا ظلمات مین بھولے تھے راہ
کفر اور اسلام مین اتنا ہی فرق
کفر کی ظلمات مین گم راہ تھی
ظاہرا ڈالے بلا ایمان پر
کفر نے ڈالی بلا اسلام مین
پھر ہوا چاہِ ذقن مین غوطہ زن
ہو گیا کافر مسلمانی کو چھوڑ
سلسلہ پھر اشک کا نالا ہوا
منکے منکے مین پڑا کچھ پھیر اور
ہو گئے بوسے صنم کے جانشین

ٹکٹکی باندھی صنم کے روبرو
دین و آئین چھوڑ کر سب ایک سو

چھوڑ کر پاسِ نفس پاسِ قدم
دم صنم کا مارتے تھے دمبدم

اسطرف بھی عشق نے جذبہ کیا
ہو گئی آشفتہ تر وہ دل رُبا

وہ جہان بیٹھی تھی پھر اُٹھی نہین
اپنی جا سے بُت بھی اوٹھتے ہین کہین

چپکی بیٹھی تھی نہ کس سے تھا کلام
کیونکہ ہون خاموش بُت سب لا کلام

کہنا سننا ہوش کے سب بات ہے
بُت اگر بولے تو پھر کیا بات ہے

کھانا پینا رہگیا سب ایک سو
بُت نہ کھاتے ہین نہ پیتے ہین کبھو

جان پر اوسکی ہوا ایک اضطرار
چشم پُرنم دل نہایت بے قرار

عشق کافر کا عجب کچھ طور ہے
ہر گھڑی مین رنگ اوسکا اور ہے

گاہ یہ معشوق کو عاشق کرے
صورتِ عشاق کا شائق کرے

گاہ عاشق کو کرے معشوق یہ
ہے بلا انگیز ہر مخلوق یہ

عشق آیا کفر اور اسلام مین
حق و باطل آ گئے اک دام مین

شیخ جی کو بُت کے آگے تھا قیام
دین کے آگے بُت کو جلسہ تھا مدام

سلسلہ آنسو کا وہان تسبیح تھا
شیخ کو یہان اشک کا مالا ہوا

اوسکا گیسو تار تھا تسبیح کا
کاکلِ بُت شیخ کا زنار تھا

کفر سے ایمان مین گر رخنہ پڑا
دین نے بھی کفر کو ٹکڑے کیا

کفر کا ایمان مین یون تھا وطن
جسطرح لگ جائی سورج کو گہن

کفر مین ایمان کا تھا یون مقام
جون شبِ تاریک مین ماہِ تمام

یہ وہ آتش پر سمندر کے بطور
وہ یہ مہ رو پر بنے جیسے چکور

الغرض اسطور گذرے چند روز
جان بریان چشم گریان دل بسوز

باپ نے اُس شعلہ رو کو دیکھکر
دل مین سمجھا یہ ہوئی بیمار تر

جلد بلوایا تو آیا اک طبیب
عرض کی یہ اور ہے علت نصیب

اسکو بیماری نہین ہے اور کچھ
مجھکو آتا ہے نظر یہ طور کچھ

اسکو سودا بڑھ گیا ہے عشق کا
اور صفرا چڑھ گیا ہے مغز پر
خلط چارون بھی پریشان ہوگئے
اس سقامت کا کرون مین کیا علاج
ایک نسخہ اسکی خاطر ہے سنو
اور کچھ نسخہ نہوگا کارگر
عشق کی تن مین حرارت ہے بہت
واسطے بیمار کے تخفیص یہ
چاہیئے شربت وصال یار کا
ہو گل سرخ عذار رنگ دار
ہو طباشیر رخ صبح وصال
کہکے یہ رخصت ہوا وہان سے حکیم
جب پدر یہ سوچکر کہنے لگا
ایسی کچھ ٹھہرائیے تدبیر اب
پھر تو یہ تدبیر ٹھہرا کر ہم
تیری معشوقہ تو تیرے ساتھ ہے
ہم ہین ترسا جو ہمارا دین ہے
واسطے شادی کے ہو جسکا پیام
خوک دلھن کے چراوے وہ مدام
جو کہ کم طاقت ہین بچے شیر خوار
اپنے قرآن کو جلا دیوے تمام
عقد کے دن ہے یہ دستور صواب
دامن دلھن ہو دیگر ہات مین

خون فاسد جوش کرتا ہے سدا
صورت بلغم نہین آتی نظر
صحت وراحت کے خواہان ہوگئے
الغرض بیماری ہے یہ لاعلاج
اس سے ہی صحت کچھ اسکو ہو تو ہو
کیونکہ اوسکو عارضہ ہے سخت تر
اسلیئے اسکو سقامت ہے بہت
الغرض نسخہ کیا تشخیص یہ
بوسۂ عناب لب دلدار کا
کچھ بنفشائے خط خوشبوئے یار
ہوگئی صحت جب اسے بے قیل و قال
اس سے بہتر ہے نہ داروئے سقیم
ہے یہ ترسا وہ مسلمان باصفا
تاکہ وہ راضی نہو جسکے سبب
بول بھیجا شیخ کو وہ چشم نم
چند شرطون پر مگر اثبات ہے
انمین ایسی رسم یہ آئین ہے
چند مدت عقد کے دن تک مدام
پھر مکانین لائے اونکو وقت شام
اونکو لاوے دوش پر کرکے سوار
دین کا پھر کر نہ لاوی مونھ پہ نام
دین شراب اک ہاتھ سور کی کباب
ہے طریقہ یہ ہماری ذات مین

یہ شرائط آپ کو گر ہین قبول
شیخ بولا صاف دونگا جان کو
وہ جو دو باتین تمھاری ہین قبول
الغرض دو بات پر راضی ہوئے
خوک سب جنگل کو نیچا یا کرین
غوث اعظم سید کل اولیا
شیخ جی صاحب کے کاندھے پر بہم
بعد مدت آگیا دن عقد کا
شیخ کے اک ہاتھ ساغر پر شراب
شیخ نے چاہا کہ پی لیوے شراب
تب فریدالدین نے دیکھا یہ حال
سوئے بغداد مبارک چشم تر
بر ہن مسکین از بہر صمد
ورنہ مرشد میرود از دست ما
مرشدم افتادہ شد یا دستگیر
پیر اب جاتا ہے میرا ہات سے
کی جو یہ فریاد باشور و بکا
وہ کباب و ساغر و مل پھینک کر
عشق ترسا سے اوٹھا کر اپنا دل
کافرہ سے توڑ دی الفت ہون
بت کے آگے سے کیا یکبار جست
کافرون کو راہ پر لا دین بہم
پانون اپنا کر دیا سوئے صنم

لیجیے اوسکو نکاح مین بے ملول
پر جلانے کا نہین قرآن کو
ہین عمل اونپر کرون گا بے ملول
لیکے سور شیخ جنگل کو چلے
اونکے نیچے دوش پر لایا کرین
جسطرح فرمائے تھے ویسا ہوا
آگیا یکبارہ سور کا قدم
ہو گئی پھر تو دلہن آراستہ
دے دئے بنوا کے سور کے کباب
اور کھا لیوے وہ سور کے کباب
ہاتھ سے جاتا ہے پیر باکمال
کر دا این آواز با سوز جگر
المدد یا غوث الاعظم المدد
الغیاث اے غوث حق بہر خدا
از برائے جد خود دستش بگیر
لو بچا یا غوث اس آفات سے
شیخ کے اعضا مین لرزہ پڑ گیا
سوئے صحرا چلد یا خستہ جگر
فعل سے اپنے ہوا تب منفعل
کیونکہ ہوتے ہین مسلمان بت شکن
کا ہیکو ہونگے مسلمان بت پرست
کب مسلمان ہون پرستار صنم
ہو مسلمان کو برا روئے صنم

جبکہ اپنے فعل سے تائب ہوا — شیخ پر گبرہ کا دل راغب ہوا
شیخ صنعان سوئے صحرا جب چلا — پھر تو اوس ترسا نے بھی پیچھا کیا
شیخ نے فرمایا کیون آئی ہے تو — کافرہ تو مین مسلمان نیک خو
مجھکو تیرے ساتھ کچھ نسبت نہین — کفر اور اسلام مین الفت نہین
عرض کی ترسا نے تب ای شیخ دین — مین نے لعنت کی وہ مذہب پر یقین
مین مسلمان آپکے ہون گی حضور — اہل ایمان ہون تو پھر کیا ہے قصور
عرض یہ کرکر مسلمان ہو گئی — کافرہ تھی اہل ایمان ہو گئی
اور اوسکا خاندان بھی یک بیک — اہل ایمان ہو گیا بے شبہہ و شک
گو کہ غفلت جا چکی تھی شیخ کی — پر ولایت اوسکی ساری سلب تھی
شیخ احمد مغربی خواجہ فرید — شیخ صنعان کے مریدان سعید
مشورت دونون نے کی جب اسقدر — جائیے اب غوث کی درگاہ پر
شیخ احمد مغربی کو چھوڑ کر — وہ فریدالدین مرد نیک تر
سوئے بغداد مبارک چلدیا — جا کے درگہ سے مشرف ہو گیا
خانقاہ مین جا کے اترا جب فرید — یعنی خادم شیخ صنعانکا سعید
مشورت کی دلسے اپنے اسقدر — کیا کرون ہو جس سے حضرت تک گذر
پھر تو ٹھہرائی کہ کچھ محنت کرون — یعنی اوس درگاہ کی خدمت کرون
الغرض ہر رات پچھلی رات سے — جا کے پاخانہ کماوے ہات سے
خانقاہ کے خاکروبون نے تمام — عرض کی حضرت سے یا عالی مقام
ہمکو جو خدمت مقرر تھی سدا — آپ نے وہ کام اب کسکو دیا
ایک مدت ہو گئی جسکے سبب — ہو گئے محروم یہ ہم سبکے سب
وہ جو خدمت تھی نہین ملتی ہے اب — یا محی الدین کہو ہے کیا سبب
کیا سبب دیگر کو سونپا آپ نے — ہمکو کیون محروم رکھا آپ نے
آپ نے فرمایا یہ کیا بات ہے — جو تمھارا کار ہے اثبات ہے

کوئی دیگر تو یہان آیا نہین
مین نے اوسکو کام یہ سونپا نہین

ہان مگر جا خانقاہ مین دیکھہ لو
کوئی وہان تازہ مسافر تو نہ ہو

لی خبر اوسجا خبرگیرون نے جا
تازہ وارد اک مسافر ہے پڑا

کیفیت کی جا کے حضرت سے بیان
اک مسافر تازہ وارد ہی وہان

حال سُنکر غوث الاعظمؒ نے کہا
ہو نہ ہو شاید وہی کچھہ ہو وےگا

چُپ رہے یہ کہکے شاہِ دلفروز
ہو گئے اس بات کو بھی چند روز

ہے روایت غوث الاعظمؓ ایک شب
باہر آئے کوئی حاجت کی سبب

ہو رہی تھی صاف پانی کی جھڑی
کوئی پاخانے سے نکلا اُسگھڑی

ٹوکرا چرکین کا سر پر اوٹھا
روبرو سے پھینکنے کو لے چلا

ٹوکرے سے اوسکے بارش کے سبب
بہ رہا تھا جسم پر چرکین سب

آپ نے یہ دیکھکر اُس سے کہا
ایجوان تو کون ہے یہانتک تو آ

جب فریدالدینؒ نے وہ پھینککر
موُنھہ کو کالا کر لیا کالک سے پھر

باندھہ لیکر اپنے دونون ہاتھہ کو
مثل فریادی کے آیا روبرو

عرض کی ہون مین غلیظ و روسیاہ
ایک مدت سے ہون باحالِ تباہ

شیخ صنعان کا ہے خادم یہ فقیر
دستگیری اوسکی ہو یا دستگیر

الغیاث

اے طبیب دردِ عصیان الغیاث
وے دوائے دردمندان الغیاث

این غریب بیوطن آمد بہ تو
اے کرم بخشِ غریبان الغیاث

من یتیم و بیکس و بے وارثم
اے سرِ ظلِّ یتیمان الغیاث

بے نوا ام دست بستہ روسیاہ
اے نوائے بے نوایان الغیاث

آمدہ سخی چو مورِ خستہ جان
اے سلیمان ای سلیمان الغیاث

نام عاصی کا فریدالدین ہے
ایک حاجت کیلئے غمگین ہے

یہ فریدالدینؒ نے کی عرض حال
سن چکے جب سب شہِ فرخندہ فال

ہاتھ دو دھلوا کے منھ دھلوا دیا
رحم سے پھر اُسکو یہ فرما دیا

کاہیکو ایسا غلیظ و خوار ہے
جا فریدالدین تو عطار ہے

غوث الاعظم نے جو فرمایا خطاب
تب فریدالدین نے پائی یہ آب

اُسگھڑی تاثیر دیکھو کیا ہوئی
ہاتھ مین بو عطر کی پیدا ہوئی

معتقد ہون با مریدان سعید
ہاتھ جن جن کے ملاتے تھے فرید

ہاتھ مین ایک مرتبہ اُن سبکے ہو
عطر کی بو مشک کی عنبر کی بو

پائخانہ تھا اوٹھایا غوث کا
ہاتھ مین خوشبوئی آئی بر ملا

بعد حضرت غوث نے اس سے کہا
مانگ لے جو کچھ تجھے ہے مانگنا

عرض یہ کی آپ پر روشن ہے سب
آپ بولے اس سے بہتر کر طلب

تب فریدالدین نے کی عرض حال
بخشدو مرشد کو اے صاحب کمال

پیر میرا آپ سے گستاخ ہو
کھو کے بیٹھا صاف عقل و دین کو

ہو گیا گمراہ اُس عاجز کا پیر
رحم کچھ فرماؤ یا روشن ضمیر

بخشش مرشد کی دولت ہاتھ آئے
گویا دو عالم کی دولت ہاتھ آئے

غوث نے یہ سنکے سارا ماجرا
درگہ اللہ مین کی ایسی دعا

مناجات

یاربی بہر عطا آوردہ است
پیش تو عذر خطا آوردہ است

بندۂ خوار و گنہگار و ذلیل
یک گنہ صد عذرہا آوردہ است

ذکر استغفار و عذر صد گناہ
بہرِ نذرِ تو جہا آوردہ است

روسیاہی و گنہگاری تمام
پیش تو واحسرتا آوردہ است

از رہ الطاف عذرش کن قبول
ہر چہ سُنّی عذرہا آوردہ است

شیخ صنعان نے کیا تھا جو گناہ
اُس سے اب تائب ہوا ہے یا الٰہ

اُس کو تو اپنے کرم سے عفو کر
پھر نہ ہو ایسی خطا بارِ دگر

درگہِ حق سے ندا آئی بہم
یا محی الدین شہِ لطف و کرم

وہ ہوا گستاخ و نافرمان صاف ہم خطا اوسکی کرین کیونکر معاف
ہے وہ نافرمان مردودِ جناب اسلئے ہے واسطے اوسکے عذاب
اوسکی خاطر پھر دعا کی آپ نے ایسی الفت کی نہ ہوگی باپ نے
وہ دعا بھی رد ہوئی اک مرتبہ بار سیوم اسقدر کی پھر دعا
یا الٰہی بہر ذاتِ مصطفےٰ فضل سے تو بخشدے اوسکی خطا
تب خطاب آیا کہ اے محبوب من یہ ہوا مردود بے گفت و سخن
جو جہان مین ہین بزرگانِ خدا واسطے اوسکے نہ کی اک نے دعا
آپ نے کی عرض اے پروردگار ہم معاصی ہین تو ہے آمرزگار
ایک نے اسکی حمایت کی نہین تیری درگہ مین شفاعت کی نہین
اسلئے پہونچا ہے یہانتک مرتبا ہوگیا گمراہ اے بارِ خدا
اوسکا جب پہونچا ہو درجہ یہانتلک اسلئے آتا ہے میرے دلمین شک
کیا میری عرضی بھی ربّ العالمین کہہ بھلا قابل اجابت کے نہین
خیر اگر ایسا ہے اے بارِ خدا مجھ مین و دیگر اولیا مین فرق کیا
مین بہت اسوقت اندیشے مین ہون گر شفاعت مین مریدونکی کرون
وے جو بخشے جائین بن آوےگا کار ورنہ محشر مین رہونگا شرمسار
تو ہی جانے بار بی کیا طور ہو باز رکھا غوثیت سے آپ کو
تیری درگہ سے پھرون محتاج مین باز آیا غوثیت سے آج مین
چھوڑ کر مین آج امرِ غوثیہ کام بندون کا تجھی پر رکھدیا
بخشے یا بخشے نہ تیرا کار ہے تو جو چاہے سو کرے مختار ہے
مین ہون عاصی پر معاصی ربّنا امر مین تیرے مرا مقدور کیا
جب تو آئی آپ کو ایسی ندا دوست میرے کیون تو آزردہ ہوا

غزل

آشناے من چرا آزردۂ باصفاے من چرا آزردۂ

آنچه می خواهی کنم امروز گیر ... با وفائے من چرا آزردۂ

مردہ را زندہ کنم از بہر تو ... جان فدائے من چرا آزردۂ

درگذشتم از خطا از روئے تو ... خوش لقائے من چرا آزردۂ

زمرۂ سنی بہ تو بخشیدہ ام ... با رضائے من چرا آزردۂ

لے دعا کی ہم نے تیری استجاب ... گرچہ ہے وہ لائق قہر و عتاب

یہ لے او سنے جو خطا کی برخلاف ... تیری خاطر کے سبب سے کی معاف

سب مریدونکو تیری اے خوش نفس ... ہمنے سونپا تجھکو ہی لے اب تو بس

وے بھری ہونگے اگر عصیان سے ... پر اوٹھاؤ نگا انھین ایمان سے

جبکہ یہ فرمان ہوا اللہ کا ... عالم بالا پہ ایسا غل ہوا

سب ملائک نے کیا شکر خدا ... ہے محی الدین کا کیا مرتبا

جب تو حضرت نے فریدالدین کو ... مہربانی سے کہا اے نیک خو

ہمنے تیرے پیر کو بخشائے اب ... تیری خاطر کا ہوا سارا سبب

منہ سے حضرت کی جو یہ نکلا کلام ... شیخ صنعان کا ہوا عالی مقام

جب فریدالدین رخصت ہو چلا ... پیر کے نزدیک آ دیکھے ہے کیا

ہوگیا ہے مرتبہ ایسا بلند ... جسقدر آگے تھا اوس سے بھی دوچند

پھر تو دونون ہوگئے پیر و مرید ... غوث کی خدمت مین آ کر مستفید

شیخ صنعان غوث کی خدمتمین آ ... عاجزی سے مانگ لی عفو خطا

آپ نے فرمایا جا اے خستہ حال ... تجھکو بخشا اب خدائے ذوالجلال

عفو کر کر شیخ صنعان کی خطا ... غوث نے پھر اور نعمت کی عطا

غوث کی وہ ذات بابرکات ہے ... اپنی بخشایش تو ہاتھ ہی ہاتھ ہے

گر یہ سنی پر بھی بخشایش کی دید ... کیونکہ ہے یا غوث حق تیرا مرید

دوستونکو او سکے اور اولاد کو ... ہر دو عالم مین ہمیشہ خوش رکھو

رب سے دلوا دو یہ سنی کی مراد ... یا محی الدین شہ عالی نژاد

یا ربی بہر محی الدین مدام / تو روا کر حاجتیں میری تمام
تندرستی دے تو ہر بیمار کو / یا الٰہی بہر غوث نیک خو
دشمنانِ دین کو نابود کر / فتح دے اسلام کو تو اونکے سر
عدن مین سخی کی ہر دم سیر ہو / یا الٰہی خاتمہ بالخیر ہو
غوث الاعظم کا ہی سخی مدح خوان / یا ربی خوش رکھ اوسی تو ہر زمان
فاتحہ پڑہ دلسے اے سخی مدام / غوث کی تو روح پر ہر صبح و شام

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہٗ

پہلے لکھون آداب سے اللہ کی تعریف / بعد اسکی جو بہتر ہی محمد کی ہی توصیف
بعد از صفتِ احمد مرسل کے جو پوچھو / بہتر ہی صفت آل محمد کی عزیز و
اسواسطے مین جانکے ای اہل سعادت / کرتا ہون رقم غوث مکرم کی کرامت
اک روز کا ہی ذکر سنو غوث معظم / جاتے تھے کسی راہ سی مخدومِ دو عالم
دیکھا کہ مسیحائی مسلمان سے اوسجا / کہتا ہے محمد سے مفخر ہے مسیحا
تم اپنے نبی یعنے محمد کی فضیلت / رکھتے ہو جو عیسیٰ پہ بھلا کونسی صورت
اسواسطے رکھتا ہی بزرگی میرا عیسیٰ / کر ڈالے کئی بار کئی مردونکو زندہ
تب غوث نے پوچھا وہ فرنگی سی کہ دانا / مردہ کو کیا زندہ مسیحا تو ہوا کیا
مردہ کو کیا زندہ اگر حضرت عیسیٰ / ہر بخشش عصیانکا محمد ہے مسیحا
ہر چند کہ ہے روحِ مسیحائے ممجد / یہ رتبہ کہان ہے ابو الارواح محمد
بیمار کے موںھ نام محمد کا نکلجائے / وہ رنجشِ جانکاہ سی فی الفور شفا پائے
یہ فیض ہے اوسکی نظرِ فیض اثر کا / کر دیوے بہم مردہ صد سال کو زندہ
مردونکو جلانا تو بڑی بات نہین ہے / امت کی گنہگارونکا حامی بھی کہین ہے
احمد کا ہوا اور نہ ہوگا کوئی ہمسر / مردود فرشتہ تھا دئی جسنے اوسے پر
اونگلی سے کیا ماہ کو دو ٹکڑے فلک پر / دیگر نہ پیمبر ہے محمد کے برابر
اونگلی سے روان آپکی اکروز ہوا آب / اوس آب سے سب لشکرِ تشنہ ہوا سیراب

پھو

بھوکی تھی سپہ آپکی آٹا رہا اک سیر
اک سیر مین حضرت نے ہزارونکو کئے سیر

ایک روز محمدؐ نے کیا ریت کو حلوا
پانی پہ سے پتھر کو بلایا تو چل آیا

کلمہ مین یہ کچھ میرے محمدؐ کے اثر ہے
ماہی نہ جلی آگ پہ کچھ تجھکو خبر ہے

ہرنی کو جو اک روز ضمانت سی چھڑائی
وعدہ پہ مع طفل ہرن آپ سے آئی

اک روز پئے فاختہ تھا باز دَوِندہ
دینے کو تھے تیار اوسے گوشت بدنکا

قصیدہ

امت مین محمدؐ کی ذرا آنکے دیکھو
اس دین مکرم کو تو پہچان کے دیکھو

اس دین کی اسلام کی مذہب کی عزیزو
کیا کیا ہی فضیلت ہے ذرا جانکے دیکھو

رحمت ہے عنایات ہے بخشایش محشر
کیا کیا یہان اسباب ہین آمانکے دیکھو

ہین نعمتین انواع کی اسلام کے اندر
کچھ ذائقے اب چکھ کر تو اُن خوانکے دیکھو

سنی کا نبیؐ حامی ہے اللہ مددگار
کیا عالی مراتب ہین مسلمانکے دیکھو

امت نہین اس امت احمدؐ کے برابر
ہے کون نبیؐ میرے محمدؐ کے برابر

اللہ نے بنائے کہو کسکے لئے افلاک
وہ کون نبیؐ ہے کہ ہوا سیدِ لولاک

تھا کس سے اثر حضرتِ آدمؑ کی دعا کو
وہ کون نبیؐ سارونسے پیارا ہے خدا کو

یہ وہ ہے نبیؐ نام نبیون کا جگایا
یہ وہ ہے نبیؐ کفر سے خلقت کو بچایا

احمدؐ جو میرا بعد مسیحا کے ہوتا
اسوقت نہ کہتا تھا کوئی کون ہے عیسیٰؑ

پیدا ہوا پیچھے تو کیا خلق کو محرم
آدمؑ یہ ہین موسیٰؑ یہ مسیحائے مکرم

اس دین کو نقصان نہین تا بقیامت
اس دین سے ہے ہر ایک پیمبرؐ کی فضیلت

ہو جبکہ عیان صبح قیامت کا سفیدا
تا نیچے کی زمین اور فلک ہوگا لوہے کا

ہر ایک نبیؐ نفسی و نفسی بین رہیگا
پر میرا نبیؐ امتی امت ہی کہیگا

ہر وقت محمدؐ کی تو امت ہی مین جان ہے
یہ رحم بھلا حضرتِ عیسیٰؑ مین کہان ہے

قصیدہ

امت مین محمدؐ کی اگر آئے مسیحا
تو ذائقہ اس دین کا کچھ پائے مسیحا ؏

امت مین محمد کی مین داخل رہون یارب
مدت سے یہ ہے دل مین تولائے مسیحا

تب پھول کے پھولون نہ سماؤنگا خوشی سے
برآئیگی اکدن جو تمنائے مسیحا

دل مردہ جو اس دین سے جیتا ہوا دیکھے
تو قم کی صدا لب پہ نہ پھر لائے مسیحا

ہے عرش کجا اور کجا چرخ چہارم
ہے بام محمد کے تلے جائے مسیحا

ہے عرش معلیٰ کے تلے چرخ چہارم
سایہ مین محمد کے ہے ملجائے مسیحا

فرمائیے پاگاہ براق نبوی تک
کسطرح رسا ہو خر کج پائے مسیحا

امت جو انھین کہتی ہے اللہ کا بیٹا
محشر مین اسی شرم سے شرمائے مسیحا

لوگ آئین شفاعت کیلیئے پاس تو انکو
احمد کی طرف راستہ تبلائے مسیحا

بیماری عصیانکی طبابت نہین سیکھی
کیا زندہ جو بیجان کو فرمائے مسیحا

عصیانکی طبابت نہ مسیحا نہ کسی مین
ای سنی محمد ہے مسیحائے مسیحا

دعویٰ ابھی کیا حضرت عیسیٰ نے برغبت
مین احمد مرسل کے رہون داخل امت

اقوال یہ آقا کے نظر ہے کہ نہین ہے
عیسیٰ سے محمد کی خبر ہے کہ نہین ہے

انجیل مین ہے نام نبی فارقلیتہ
اللہ نے عیسیٰ کو کیا اس طرح آگاہ

کچھ سمجھا بھی ہو فارقلیتہ سے جو مقصد
ہم خوب سمجھتے ہین وہ ہے نام محمد

افضل ہے مکرم ہے محمد میرا سچا
سچا ہے کہ سب نبیون کو سچ کرکے بتایا

ہوتا تھا محمد نہ خدا خواستہ جھوٹا
تو نام نہ لیتا تھا کبھی کوئی نبی کا

ہونے سے محمد کے سچائی ہوئی سبکی
ہونے سے محمد کے بڑائی ہوئی سبکی

احمد کے سبب ہمکو بزرگی جو عیان ہے
عیسیٰ کی فضیلت سے خبر تمکو کہان ہے

دستور یہ ہے عالم ہستی کا عزیزو
جو شاہ کہ منصوب ہو حکم اوسکا روان ہو

شاہی شہ منصوب کی ہو اسمین بشہرت
کیونکر شہ معزول کی جاری ہو حکومت

عیسیٰ ہوئے معزول محمد ہوئے منصوب
معزول کے تابع رہین یہ بات ہے ناخوب

یہ سچ تو کہو تمکو مسیحا نے کہا کیا
ہرگز نہ سنو بعد میرے حکم کسی کا

یہ بات کہی حضرت عیسیٰ نے مقرر
آویگا میرے بعد بڑا ایک پیمبر

اوس سرورِ عالم کا سنو نام ہی احمدؐ
وہ ساری نبیون مین نہایت ہی ممجد

انجیل مین ہے نام رقم فارقلیتہ
تم اوسکی اطاعت کرو راضی رہی اللہ

کچھ سمجھا تو ہی فارقلیتہ سے جو مقصد
ہم خوب سمجھتے ہین وہ ہی نام محمدؐ

یہ وہ ہے محمدؐ سر سر دفتر ایجاد
یہ وہ ہی محمدؐ کہ جہان جسسے ہی آباد

یہ وہ ہے محمدؐ کہ ہوا راحمِ خلقت
یہ وہ ہے محمدؐ کہ ہوا شافع امت

یہ وہ ہے محمدؐ کہ ہوا سرورِ عالم
یہ وہ ہے محمدؐ ہوا آدمؑ سے مقدم

یہ وہ ہے محمدؐ کہ ہے اللہ کا پیارا
یہ وہ ہے محمدؐ کہ ہی امت کا سہارا

یہ وہ ہے محمدؐ کہ خدائی کا ہے مظہر
یہ وہ ہے محمدؐ کہ ہوا سبسے فزدن تر

قصیدہ

خوش آگیا سب سے رخِ نیکوئے محمدؐ
کیا بھاگئی اللہ کو خوش خوئے محمدؐ

جب خلق دو عالم کا خیال آیا خدا کو
تیار کیا آئینۂ روئے محمدؐ

بیماریِ عصیان سی شفا پائیگی امت
ہے خاک شفا خاکِ سرِ کوئے محمدؐ

ہر چند کہ اللہ سزا دیگا گنہ کی
پر کیا کرے بخشش کی ہوئی خوئے محمدؐ

دوزخ مین نہ ڈالیگا خدا ہمکو یہ باعث
ہے دیکھنا محشر مین ہمین روئے محمدؐ

اس رتبۂ اعلیٰ کی صفت کس سے بیان ہو
ہے عرش برین سایۂ مشکوئے محمدؐ

ای سنی شفاعتکی لئے دوڑیگی خلقت
تب دیگی نشان ساری نبیؐ سوئی محمدؐ

احمدؐ کے برابر کہو ہے کون پیمبرؐ
جو شافع امت ہوا اور حامیِ محشر

آدمؑ نہ چھڑا دینگے تمھین اور نہ عیسیؑ
یہ کام جو ہوگا تو محمدؐ ہی سے ہوگا

یہ بول تو مردے کو جلانا ہی بڑی بات
یا امتِ عاصی کو چھڑانا ہی بڑی بات

پھر غوث نے اس سی کہا جب حضرتِ عیسیؑ
مردیکو اوٹھایا کہو کیا کہکے اوٹھایا

تب آپسے کی عرض فرنگی نے بفرحت
کہتا ہو نہین اب آپسی ای صاحبِ عظمت

کہتے تھی کہ اوٹھ حکم سے اللہ کی بیشک
اوٹھ جاتا تھا وہ مردۂ بیجان یکایک

یہ سنکے ذرا کرکے تبسم کہے حضرت
مین ایک گنہگار محمدؐ کی ہون امت

چل مجھکو بتا ایک کوئی مرقدِ کہنہ
کر دیتا ہون مین دیکھ ای اس مُردیکو زندہ

کہہ جب تو محمدؐ پہ بھلا لاویگا ایمان
کیا تب بھی نہین ہوویگا ای شخص مسلمان

تب غوثؓ سے کی عرض مسیحائی ذُو اسجا
یہ کام اگر ہو تو مسلمان ہنونگا

یہ کہکے چلا غوث کو لے ساتھ وہ اوسجا
جسجا ئے یہ تھین قبرین نہایت ہی شکستہ

تبلا کے کہا آپ کو ایک مرقدِ کُہنہ
اس قبر کے مُردیکو بھلا کیجیے زندہ

اوس قبر کو دیکھا تو کہا غوث نے ایسا
کہتا ہون سُن اس قبر کا مُردہ ہے گوّیا

یہ کہکے ہوئے ذات مین اللہ کے واصل
پھر قبر پہ جا کر وہ شہنشاہ مکمل

اوٹھ حکم سے میری جو کہا آپنے فی الحال
مرقد سے نکل آیا وہ گاتا ہوا قوّال

یہ دیکھ مسیحائی ہوا صاحبِ ایمان
کلمہ سے محمدؐ کے ہوا صاف مسلمان

حضرت کی قدم چوم کی کی عرض کہ آقا
اب داخلہ خُدّامو مین فرمائیے میرا

خُدّامونکے لائق یہ گُنہگار نہین ہے
حضرت کے سوا کوئی مددگار نہین ہے

حضرت نے کرم کر کے مرید اوسکو بنایا
اوس فیض سے کچھ اور ہوا مرتبہ اوسکا

کیا غوثؓ معظم کے ہین اوصاف عزیزو
اس جا پہ ذرا کیجیے انصاف عزیزو

اوس ذات سے جو بغض رکھے اوسکو کہین کیا
لعنت ہو وہ مذہب پہ پڑی قہر خدا کا

یا غوث کرو فضل یہ سنی پہ کچھ ایسا
دل مُردہ جو اوسکا ہے ابھی ہو رہے زندا

یہ سنی ناکارہ گنہگار اگر ہے
جب آپکا کہلایا تو کیا اسکو خطر ہے

کچھ ایسی دعا کیجیے یا غوثؓ مکرم
ہم دین کی دشمن پہ مظفر رہین ہر دم

ای سنی کر اب ختم یہان فاتحہ پڑھکر
ہی غوث مکرم تیری ہر وقت مدد پر

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرّہ

ہے قلم حمد خدا کا شجرہ
نعت احمدؐ کی ہے اوسکا ثمرہ

کس طرح شکر ادا ہو اوسکا
جس نے نابود سے موجود کیا

ہے سزاوار ثنا کے وہ رحیم
سب ہین نابود مگر وہ ہے کریم

چاہتا ہے سو وہی کرتا ہے
اوسکی قدرت مین کسے رسنا ہے

نخل بے بار کو دیدیوے بار
اوسکی قدرت مین لگے کسکا بار

اپنے محبوبون کو یہ جاہ دیا
اُنکو ہر امر کا مختار کیا

خاص محبوبون مین احمدؐ مختار
ہے خدائی خدا کا سردار

عشق پیدا جو ہوا اللہ کو
کیا موجود رسول اللہ کو

حق نے چاہا کہ ہو آپ ہی اظہر
مصطفےٰ کو کیا اپنا مظہر

چاہی جب جلوہ نمائی اپنی
کی محمدؐ سے خدائی اپنی

قصیدہ

شدہ چون جلوۂ نورِ احمدؐ
آمدہ حق بظہورِ احمدؐ

رحم زان ذات زامت عصیان
این چنین است شعورِ احمدؐ

حور و غلمان و ملایک انسان
ہمہ خُدّام قصورِ احمدؐ

ہیچیک از بہرِ شفاعت نگذشت
شدہ زین بحر عبورِ احمدؐ

زمرۂ سنی ہمہ شد مغفور
چون بیاید بحضورِ احمدؐ

نامِ احمدؐ ہے عجب نامِ خدا
نام گر لیوین تو ہو دفع بلا

رحمت اللہ کی آ گھر جاوے
اولٹے پا آئی بلا پھر جاوے

آلؓ بھی اسکی نہین ہے کچھ کم
سلّموا صلّوا علیہ سلّم

کیمیا وہ ہے تو یہ ہے اکسیر
وہ دوائی ہے تو یہ ہے تاثیر

جسکی کونین مین توقیرین ہین
اوس مرقع کی یہ تصویرین ہین

عرش پر جسکی کہ تحریرین ہین
یہ وہ قرآن کی تفسیرین ہین

بحر رحمت کے گہر ہین خوش آب
آفتاب ہے کوئی کوئی مہتاب

مصطفےٰ کے وہ جگر پارے ہین
چرخ عظمت کے وہ سب تارے ہین

عالی رتبت ہین جہان کے مقبول
لطف پروردۂ اللہ و رسولؐ

نازنینانِ رسول الثقلین
جگرِ فاطمہؓ نورِ حسنینؓ

جائین جس راہ سے اُس راہ کی خاک
مشک کی طرح سے ہوجاوے پاک

ہے یہ تمہید میری غوث ؓ طرف | اوسکو اللہ نے دیا ایسا شرف
دی ہے حق نے یہ نظر مین تاثیر | دیکھے جس خاک کو ہووے اکسیر
اوسکی جس جائے پہ پڑ جائے نظر | سنگریزے ہون وہانکے سب زر
چلے جنگل مین تو وہ ہر بالی | سب زمرد بنے شبنم لالی
چاند زہرا کا ذرا دیکھے اگر | جون کتان کفر کا پھٹ جائے جگر
جھاڑ کو دیکھے ثمر ہو پیدا | آب کو دیکھے گہر ہو پیدا
یہ زبان اسکی ہے اعجاز بیان | قُم کے کہتے ملے بے جان کو جان
ہووہی مونھ سے جو فرماوے بات | رات دن ہووے تو دن ہووے رات
معجزے باقی جو تھے احمد ؐ سے | پائے اظہار وہ اس امجد سے

قصیدہ

مقبل ذات احد غوث ؓ کریم | ہر چہ خواہد بکند غوث ؓ کریم
راحت جان نبی ؐ صل علی | رامز سر احد غوث ؓ کریم
راحم امت احمد ؐ بر حق | شاہ بے بغض وحسد غوث ؓ کریم
پائے احمد ؐ کہ فتادہ ہر جا | قدم آنجا بنہد غوث ؓ کریم
زمرہ سنی بہ عجز و الحاح | ہر چہ خواہد بدہد غوث ؓ کریم

وہ ہے ہر بحر کا بر کا مختار | بلکہ اللہ کے گھر کا مختار
اپنے خالق سے مُصِر ہو جاوے | کام نا ہونے کا کر کر آوے
شیخ عثمان ؓ سے روایت ہے سنو | خوش بیان کیسی حکایت ہے سنو
ابن عبد اللہ محمد ؐ تھے ایک | انکو اک بی بی ضعیفہ تھی نیک
عرض کی غوث کی آ خدمت مین | گر غنی ہون مین بہت دولت مین
عمر اتنی ہوئی لیکن اب تک | مجھکو پیدا ہوا فرزند نہ یک
ہو گئے آگے جو اللہ کے نبی ؐ | آرزو انکو بھی اسبات کی تھی
نیک فرزند خدا گر دیوے | توشہ عقبی مین ہمارا ہووے

مجھکو امید ہے یہ حضرت سے
نام لیوا ہو ہمارا اچھا
اوس ضعیفہ کی سنی غوث رض نے بات
یا ربی فضل سے کر اپنے عطا
یہ ندا آئی خدا سے اسدم
دخل مت دے تو میری قدرت مین
پھر دعا آپ نے کی اللہ سے
کیا تجھے پہلی ندا یاد نہین
پھر دعا آپ نے کی تیسری بار
واسطے اوسکے نہ کہ تو ہرچند
چارمی بار وہ شاہِ اعلےٰ
ہاتھ سے سوئے ہوا پھینک دیا
مقصد اوسکا نہ ہو حاصل جبتک
غوث کے موںھہ سے جو نکلا یہ کلام
یہہ گوارا نہ ہوا اللہ کو
جلد جنت سے زمین پر جاؤ
کار قدرت مین قدم دھرتا ہے
ملے مطلب تو مسرت پاوے
اپنے تن پر سے وہ محبوب میرا
میری جانب سے کہو اسکو سلام
اپنی جانب سے بہت سمجھانا
روح پاک نبوی سنکے ندا
کارخانے مین ہوا حکم خدا

کیجے فرزند عطا عظمت سے
توشہ عقبےٰ مین رہیگا اچھا
کی دعا رب سے اوٹھا کر دو ہات
اس ضعیفہ کو تو اچھا لڑکا
میرے محبوب اے غوث الاعظم رض
اوسکی اولاد نہین قسمت مین
یہ ندا رب کی ہوئی درگہ سے
اوسکی تقدیر مین اولاد نہین
یہ ندا آئی کہ اے نیک شعار
اوسکی قسمت مین نہین ہے فرزند
تنِ نازک سے اوتارے جبہ
اور یہ لفظ وہان فرمایا
خرقہ فقر نہ پہنون تب تک
کہ نہ پہنون گا لباسِ عظام
کیا ارشاد رسول اللہ کو
اب لوا سے کو بہت سمجھاؤ
مجھ سے ہر بار یہ ہٹ کرتا ہے
ورنہ آزردگی دل پر لاوے
خرقہ فقر ہوا پر پھینکا
یا رسول عربی خیر انام
جامہ درویشی کا پھر پہنانا
حسبِ ارشادِ خدا قصد کیا
قصد ہے سوئے زمین احمد کا

ہان خبردار بھلا اے جبرئیلؑ
تخت فردوس سے ایک لے آؤ
نوحؑ و آدمؑ کو خبر پہونچادو
شاہِ کونین کی تیاری ہے
چوبداروں مین رکھو موسیٰؑ کو
اور داؤدؑ ثنا خوان بنجائے
خضرؑ کو کہدو کہ لے آبِ حیات
ساتھ سب فوج رہے روحانی
ہووے آراستہ اب ایسا عرش
جب زمین پر شہِ عالم آوے
دشت سب رشکِ گلستان ہووے
سارا صحرا چمنستان بنجائے
خار صحرا مین ہراک گل ہووے
دشت مین عیش کا سامان رہے
عافیت دشت مین دی یہ آواز
شیر کے گھر مین ہرن لے امان
نانا جاتے ہین نواسے کے گھر
جبکہ میر امہِ تابان نکلے
رحمِ عالم جو زمین پر جاوین
زخم پر دانہ یہ انگور بنے
جبکہ ہاتف سے ہوئی ایسی ندا
جب تو جبرئیل نے دی سبکو خبر
یہانسے اب سوئے زمین جاتے ہین

جائے ہے سوئے زمین میرا خلیلؑ
او سپہ احمدؐ کو میرے بٹھلاؤ
کیفیت اونکو یہ ساری بولو
مصطفےٰ پیارے کی اسواری ہے
سارباںوں مین رکھو یحییٰؑ کو
بخشی فوج سلیمانؑ بنجائے
جلد چھڑکاؤ کرے ہاتھوں ہات
نور سے ہووے زمین نورانی
عرش سے فرش تلک نور کا فرش
مامنِ خلق زمین بنجاوے
سب وہان عرش کا سامان ہووے
شکلِ گل خارِ مغیلان بنجائے
سبزہ اوس دشت کا سنبل ہووے
وہان ہراک طرحسے امان رہے
پنجۂ رحم بنا چنگلِ باز
باز کے گھر ہو کبوتر مہمان
ہمقران ہوتے ہین خورشید و قمر
پھر نہ خورشیدِ درخشان نکلے
دوزخی جتنے ہین راحت پاوین
شمع جب مرہم کافور بنے
یعنے ہر ایک کو یہ حکم سُنا
کہ ہین تیار شہِ جن و بشر
پھر شرف اہلِ زمین پاتے ہین

بخت کونین کی بیداری ہے
احمدِؐ پاک کی اسواری ہے

سب جلو مین چلو ہو کر اسوار
شاہ دین ہوتے ہین اب تخت سوار

سب نے کی سن کے خبر تیاری
مصطفےٰ کی چلی جب اسواری

آپ کے ساتھ نبیؐ تھے سارے
ماہ کے گرد ہون جیسے تارے

یہ خبر اہلِ زمین کو پہونچی
یعنے یہان آتے ہین اللہ کے نبیؐ

پھر شرف اون سے زمین پائی ہی
تن بیجان مین جان آتی ہے

الغرض شاہ بعزّ و تمکین
ہو گئے جبکہ شرف بخش زمین

کوہ ہر ایک سرِ طور بنا
ذرّہ ہر شعلۂ پُر نور بنا

سرورِ دین وہ شہِ عالی نسب
آئے نزدیک نواسے کے جب

کہکے اللہ کا پھر اوسکو سلام
بعد سمجھا کے بہت خیر انام

آپ ہاتھون سے وہ خرقہ لاکر
اپنے محبوب کے نزدیک آکر

ایسا فرمائے زبان سے اُسدم
وہ شہِ دین رسولِ اکرم

پہنو پیارے میرے پیارے پہنو
میری امت کے سہارے پہنو

خرقہ پہنا کے کہا اے فرزند
نورِ حسنینؓ علیؓ کے دلبند

درگہِ بارِ خدا ہے بے نیاز
یہان سزاوار نہین غصّہ و ناز

اوسکی قدرت مین نہین بار نہین
یہان جلال اتنا سزاوار نہین

بات نانا کی سنی غوث نے جب
عرض کی سر کو جھکا کر باادب

رب کی درگاہ مین ای نانا سنو
مین اکیلا تھا دعا کرنے کو

تم نے تشریف جو لائی حضرت
مجھکو اب خوب ہوئی ہی ہمت

آپ اور مین جو ہوئے ہین اب دو
رب کی درگاہ مین ملکر دونو

اس ضعیفہ کے لئے نانا جان
اب دعا دونون کرینگے اس آن

تا کہ اللہ تعالےٰ اس کو
دیوے فرزند نرینہ خوشخو

حق تعالی نے تمھین دی عزّت
ہے دو عالم مین تمھاری عظمت

اب دعا کیجئے اے سرورِ دین — مین کہون پیچھے سے آمین آمین
الغرض غوث مکرم جد سے — بات یہ کرتے تھے اُس امجد سے
اُسی عالم مین ہوئی رب سے ندا — میرے محبوب نہو اتنا خفا
دل نازک کو نہ کر اپنے ملول — لے دعا ہم نے کی تیری مقبول
پاس بھیجا جو تیرے احمدؐ کو — تو نے اپنے مین ملا یا جد کو
کیون دعا ہو نہ اجابت کے قریب — ہون جو یکجا میرے محبوب و حبیب
وہ کرین ہم کہ رہے تو مسرور — تیری آزردگی کب ہے منظور
تیرے کہنے سے او سے ہوا ولاد — لے میرے پیارے بھلا اب تو ہو شاد
غوث نے سنکے ندا یہ رب سے — خوش ہوئے ولین بہت مطلب سے
شکر کا سجدہ ادا کر کے کہا — جا تجھے ہو ویگا بیٹا بڑھیا
سنکے بڑھیا وہ مسرت پائی — وہانسے جب اپنے مکانکو آئی
حاملہ ہو گئی پھر وہ بڑھیا — بعد ۹ نہ مہ ہوئی لڑکی پیدا
لیکے لڑکی کو گئی غوث کے پاس — عرض کی ہو کے نہایت پُر یاس
آپ نے مجھکو یہ فرمایا تھا — تجھکو فرزند نرینہ ہوگا
یہ تو لڑکی ہوئی حضرت مجھکو — اب کہو کیا مجھے فرماتے ہو
آپ نے دیکھتے ہی فرمایا — یہ تو بیٹا ہے رلجا اے بڑھیا
لفظ یہ جبکہ زبان سے نکلا — ہو گئی بڑھیا کی بیٹی بیٹا
آپ نے کر کے وہ لڑکے کو پسند — کہا بڑھیا یہ ہے میرا فرزند
رکھا ہے مین نے شہاب الدین نام — یہ ولی ہوگا بڑا عالی مقام
سچ کہ دیکھو تو شہاب الدین کا — سہروردی ہے گھرانا کیسا
وہ ولی کیسے ہوئے ہین کامل — اُنکے خادم بھی ہوئے سب فاضل
زکریاؒ جیسے بہاؤالدینؒ ہین — اور جو قاضی حمیدؒ الدین ہین
شیخ سعدی ہین علیہ الرحمہ — و علے افضل من اللہ نعمہ

وہ شہاب الدین ہوئی جبکہ جوان — اونکی دونون بھی بڑی تھین پستان

پاک چھاتی پہ شہ احسن کی — اک نشانی وہ تھی عورت پن کی

الغرض خوش ہوئی ایسی بڑھیا — جسم جامے مین سمایا نہ گیا

اے شہ عنبر و کرم نور نبی — عرض کرتا ہے کچھ اب سنی بھی

کار امکان سے تھے جو جو دور — سر برہ ہوگئے تم سے وہ امور

کار میرا تو نہین ہے مشکل — حسب دلخواہ میرے ہو حاصل

اے شہ عالی ہمم سنی پر — کیجئے فضل و کرم سنی پر

کرامت حضرت غوث الاعظمؓ در بیان رہانیدن زن کافرہ از دست پسر حاکم و مسلمان شدن او

مرحبا آل نبی سرور عالی ارشاد — مرحبا نور علیؓ سید شاہ بغداد

پہلے تحریر کرون حمد خدائے جواد — بعدہ نعت نبیؐ سید والا ارشاد

بعد ازان غوث کی لکھتا ہون کرامت مین سنو — جب سے کفار مسلمان ہوئے با دل شاد

جانو تحقیق بدل اوسکو تم اے اہل یقین — ہند مین ہے کہین ایک شہر نہایت آباد

راجپوتون سے وہان رہتا تھا کوئی ہندو — غوث کے نام کا تھا ورد اوسے بے تعداد

بیٹھتے اوٹھتے وہ کرتا تھا وظیفہ یا غوثؓ — کھانے پینے کے بھی اوقات کرے غوث کو یاد

اوسکی عورت تھی نہایت ہی شکیلہ پرحسن — گل رخ و گلبدن و رشک چمن حور نژاد

غزل

مہر رو ماہ جبین عقل فریب زہاد — سرو قد غنچہ دہن دلبر پاکیزہ نہاد

زلف چون سنبل پر پیچ گرہ دار مدام — بہر صید دل عشاق کمند صیاد

ہمچو شہباز ہمہ پنجہ مژگان پر خون — خنجر ابروے خمدار چو تیغ جلاد

قد بالاش کند روز قیامت برپا — منفعل گشتہ ازان فتنہ و آشوب و فساد

رشک شمشاد کند زلف کمند دلہا — گو ازین واہم شود چون دل سنی آزاد

الغرض حسن مین تھی رشک بہار ایسی کچھ — قد بالا سے ہو پابند خجالت شمشاد

مرد اس طرح تھا اوس شیرین زبان پر عاشق
اوسکو اک روز خیال آیا کہ عورت ہے حسین
یعنی اُس شخص نے کی فکر اگر اسکو کوئی
مکر و حیلے سے غرض اوسکے وہ ہو کر درپے
حیلہ سازی سے نہین دور کہ ایک ہی پل مین
جبکہ یہ ہاتھ سے جاتی رہے میری عورت
فکر یہ کرکے وہ عورت کو رکھا جنگل مین
شام کو جاتا وہان کرکے کچھ اسباب معاش
روز معمول تھا ہر صبح چلا جاتا تھا
پر وہ ہر حال رہے بستی مین یا جنگل مین
ذکر اک روز کا ہے وہ تو یہان آیا تھا
دل کے بہلانے لئے آئی جو وہ میدانمین
اوسکے گلروئے بہارین سے تھا صحرا سرسبز
اسطرح سیر مین مشغول تھی وہ رشک بہار
سیر کے واسطے آیا کوئی حاکم کا پسر
دلمین کہنے لگا اپنے یہ پری ہے یا جن
پوچھا اوس سے کہ تو ہے کون یہان آئی کدھر
آئی کسواسطے اس وادی ویران مین بھلا
اوسنے اسطرح کہا اُس سے نہ جن ہون نہ پری
مین غریب ایک سپاہی کی ہون عورت ای شخص
بدگمانی سے خلائق کی بچا کر مجھکو
اُسکی اس شیرین زبانی پہ ہو حاکم عاشق
یعنی اوسوقت کیا صاف گمان فاسد

جسطرح شیرین پہ آشفتہ ہوا تھا فرہاد
فکر یہ دلمین ہوئی اوسکے نہایت ہی زیاد
دیکھ کر دلمین کرے اپنے خیالات فساد
مقرر کر دے اگر پیر زنان کیّاد
صاف لیجائیگا اوس طوطی کو مثل صیاد
زندگی ہیچ ہے ہو جائیگا خانہ برباد
آپ بستی مین رہا کرتا پئے وجہ نژاد
صبح تک رہتے تھے یکجائے عروس و داماد
روز کی قوت کا بستی سے اوٹھا لینے واد
غوث کے نام سے ہر وقت اُٹھاتا تھا نواد
اوسکی عورت رہی جنگل مین بآہ و فریاد
بھا گیا اوسکو وہ جنگل کا نہایت ہی سواد
ہو گئی رشک شمیم اوس سے وہ جنگل کی باد
ناگہان وادی ویران مین ہوئی یہ روداد
دیکھنا کیا ہے کھڑی ایک ہے رشک شمشاد
آئے کیا آدمی اسجائے یہ ہین کوہ و جماد
تیری تصویر سے ہو محو جو اسس بہزاد
چھوڑ آبادی ہر قریہ و قصبات و بلاد
ایک مصیبت زدہ اسجائے ہین ہون آدمی زاد
مرد میرا ہے جوانمردی مین از بس اُستاد
رکھا جنگل مین چھپڑا مجھ سے وہ شہر آباد
کچھ خیال اور کیا دل مین اسی دم ایجاد
اپنے ہمراہ لے آنے کیلئے ہو کر شاد

آپ

آپ گھوڑے سے اوترا ہاتھ جو پکڑا اسکا
منع کرتی رہی ہر چند اوسے وہ عورت
ہو کے لاچار بصد عاجزی اوس عورت نے
بیکسی مین یہ میری آپ کہان ہو یا غوثؓ
آپ کا نام سدا مرد میرا لیتا ہے
اس گھڑی پنجۂ ظالم سے چھڑا لو مجھکو
آپکی مین ہون کنیز اے شہِ عالی منصب
جبکہ فریاد کی اسطور سے اوس عورت نے
ہو گیا وادی ویران مین سوار ایک نمود
سبز پوشاک تھا پہنا ہوا اک مونھ پہ نقاب
آکے عورت کو لیا پنجۂ ظالم سے چھڑا
کام جب اوسکا ہوا قصد کیا جانے کا
پوچھا ہو کون کہو آپ کا کیا اسمِ شریف
کام تو تیرا ہوا نام سے ہے کیا مطلب
پھر تو عورت نے بہت آپسے ضد کرکے کہا
آپ نے ایسی مصیبت مین مدد کی میری
آپ فرمائے میرا نام ہے غوثؓ الاعظم
نام سنتے ہی قدم چوم کے اسطرح کہا
آپ نے کلمہ محمد کا پڑھایا اوس کو
پھر تو فرمایا تو کہہ مرد سے اپنے یہہ حال
کہہ سنا کر یہ اُسے ہو گئے وہانسے رخصت
شام کو آیا وہ عورت کا وہان جب شوہر
اپنی عورت سے سنا جبکہ یہ احوال اوس نے

کی وہ عورت نے وہ حاکم سی بہت استرداد
لے چلا گھوڑے پہ بٹھلا کے اوسی وہ بیداد
غوث کی خدمتِ عالی مین یہ کی استمداد
دادخواہ ہون مین دو اللہ کیلئے میری داد
رات دن کرتا ہے یا غوث کریم آپ کو یاد
آپ اس وقت میری سنتے نہین کیا فریاد
مرد جو میرا ہے وہ آپکا ہے خانہ زاد
فضلِ خالق سے وہان ایسی ہوئی کچھ روداد
جلد ترا پنے کو پہونچایا وہان مثلِ باد
ہاتھ مین تیغ برہنہ تھی مثالِ جلّاد
قتل اُس شخص کو کر ڈالا بہ تیغ فولاد
تب وہ عورت نے پکڑ دست شہِ ذی ارشاد
آپ نے اُسکو کہا پوچھ نہ اب مجھسے زیاد
دست ظالم سے کیا ہم نے لے تجھکو آزاد
ہاتھ سے دونگی نہ دامان مین شاہِ اوستاد
نام فرماؤ تو چھوڑونگی مین لے پاک نہاد
مت کر اب مجھسے زیادہ تو یہان استبداد
مجھکو فرمائیے اب کلمۂ توحید ارشاد
وہ مسلمان ہوئی اوسوقت بصد صدق و سداد
کیونکہ رکھتا ہے تیرا مرد بڑی ہمسے وداد
مقبلِ جلّ وعلا دینِ محمدؐ کے عماد
اوس نے اظہار کی سب اُس سے مفصل روداد
اعتقاد اور بھی اُسکا ہوا حق سے ایزاد

کلمہ احمدؐ کا پڑھا اوس نے بھی ایمان لا کر
مرد و زن پھر تو چلے دونون بسوئے بغداد

پہونچے بغداد مبارک کو وہ دونون جسدم
پائی حضرت کی زیارت سے بہت استسعاد

زندگی تاک رہے درگاہ مبارک کے حضور
دین و دنیا کی ہوئی اُن کو جو تحصیل مراد

جیسی اُندونون نے پائی ہو سعادت یا غوث
ہووے سنی کو بھی تحصیل سعادت امعاد

مدعا میرا دلا دینا خدا سے حضرت
آپکے سایئے مین رہوین میرے آبا اجداد

آپکے فضل وکرامات سے ای سرور دین
دین و دنیا مین رہے شادمان میری اولاد

اے شہ کون و مکان کیجئے کچھ ایسی مدد
ہو وین نابود سرافراز جو ہین اہل عناد

تیغ اسلام سے ای شاہ شجیعان اسدم
ہووے برکندہ غرض کفر کی بیخ و بنیاد

اے جگر بند نبیؐ سید والا حسبی
دین و دنیا مین کرو سنی کی اپنے امداد

کرامت حضرت غوث الاعظمؓ در باب عنایت شدن یازدہ خطاب بہ بازدہ زینہ مسجد

باوضو ہاتھ مین یکبارگی مین لے کے قلم
حمد حق نعت نبیؐ کرتا ہون باعجز رقم

بعد ازان آل وصحابان محمدؐ کی صفت
کرکے کچھ ہوتا ہون مین وصف غوث الاعظمؓ

ذکر اک روز کا ہے مسجد بغداد کے بیچ
ایک مسافر نے کیا رہنے کا پایہ قایم

رات کو بند جو دروازہ ہوا مسجد کا
اوس مسافر کو خلہ آگیا کر درد شکم

جاے جب اوسنے نہ پائی کہین پاخانیکی
کی نجاست اُسی مسجد مین مسافر نے بہم

ایک پہر رات سے جا کھول کے در مسجد کا
غوث الاعظمؓ رہے دریا خدائے عالم

اوس مسافر نے جو دیکھا کہ ملی اب فرصت
صاف جا تار ہا اک بار وہان سے اُسدم

بعدہ آیا موذن جو وہان مسجد مین
اُسکو آنے لگی بدبوئے نہایت ہر دم

تب گمان آیا اوسے ایک مسافر جو تھا یہان
شاید اوسنے ہی یہ بےادبی بڑی کی ہے بہم

ڈھونڈھا چوطرف نپایا کہین جب اوسکا پتہ
دیکھا محراب کے نزدیک بڑھا اوسنے قدم

غوث الاعظمؓ تھے وہان بیٹھے بہ یاد خالق
انکو پہچانا نہین سمجھا وہی ہے آدم

پوچھا کیون تو نے کی اسجائے نجاست ایمرد
تب جواب اوسکو دیئے کچھ نہ شہ نیک شیم

پوچھا بہتیرا اگر کچھ نہ جواب آیا اوسے
جب تو یک مار طمانچہ ہو نہایت برہم

آپ نے تب بھی نہ فرمایا اوسے کچھ موںھ سے — اوس نے پھر کھینچکے سیڑھی پہ لے آیا بہ ستم

گیارہ سیڑھیاں تھین وہ مسجد کو نہایت زیبا — گیارہ سیڑہی سے زیادہ نہ تھی سیڑہی یک کم

مارکر زینۂ اول سے گرایا اون کو — تب خطاب آیا کہ سیّد ہے تو غوثِ اکرم

ظلم سے دوسری سیڑھی پہ گرایا جو وھین — تب خطاب آیا کہ سلطان ہے شاہِ عالم

تیسری سیڑھی پہ ٹپکا جو مؤذن ذی وھین — تب خطاب آیا فقیر ہے تو شہِ عالی ہمم

چوتھی سیڑھی پہ گرایا وھین جسدم اوسنے — تب خطاب آیا کہ خواجہ ہے میرا غوث اتم

پانچوین سیڑھی پہ جسوقت گرایا اون کو — تب خطاب آیا کہ مخدوم ہے تو نیک شیم

قہر سے چھٹوین جو سیڑھی پہ گرایا اون کو — تب خطاب آیا ولی شاہِ عرب اور عجم

ساتوین سیڑھی پہ جسوقت کہ ٹپکا اوسنے — تب خطاب آیا کہ ہے بادشہِ نیک قدم

آٹھوین سیڑھی پہ جس وقت گرایا اونکو — تب خطاب آیا کہ ہے شیخ شہِ فضل و کرم

ظلم سے نوین جو سیڑھی پہ گرایا اوس نے — تب خطاب آیا کہ مولانا ہے غوثِ اعظم

غوث کو دسوین جو سیڑھی پہ گرایا اوس نے — تب خطاب آیا کہ محی الدین ہے ابنِ ہاشم

گیارہوین سیڑھی پہ جسدم کہ گرایا اونکو — تب خطاب آیا جلیل آپ کو اللہ سے بہم

الغرض گیارہوین سیڑھی پہ ہوئی گیارہ خطاب — درگہِ خالقِ باری سے بلطفِ اعظم

یعنے یہ سیّد و سلطان و فقیر و خواجہ — اور مخدوم و ولی بادشہ فضل و نعم

شیخ و مولانا محی الدین جلیل کو مین — یہ خطاب آ گئے اللہ سے اللہ کی قسم

کیا کہون دوستو حضرت کو ہر اک سیڑھی پر — رنج ہوتا تھا نہایت ہی بضربِ ظلم

اشک گرتے تھے محاسن پہ آن درد و الم — جسقدر سبزہ تہ سبز پہ ہو وے شبنم

پر نہ فرمایا کچھ اُس شخص کو حضرت نے وہان — جب مؤذن نے کہا آپ کو از راہِ ستم

تو نے بے ادبی کی مسجد مین یہ کیسی ای مرد — چل نجاست یہ اوٹھا ہاتھ سے اپنے اسدم

اوسکے کہنے سے نجاست وہ اوٹھا دامن مین — آپ نے پھینک دی لیجا کے بچشمِ پُرنم

دھو کے دامان کو پھر ہو گئے مصروفِ نماز — صبح یکبار ہوئی نور فروزِ عالم

جب تو پہچانا مؤذن نے یہ ہین غوثِ کرم — کانپکر پکڑے بصد عاجزی حضرت کے قدم

بولا بے ادبی ہوئی مجھسے نہایت یا غوث / کیجئے عفو خطا میری بصد فضل وکرم
اوسکو حضرت نے کہا ہوگی جو میری بخشش / پہلے بخشاؤنگا اللہ سے تجھے مت کر غم
جب چلے لوگ جماعت کے وہان سے یکبار / پہونچے جسجائے خلہ ڈالے تھے غوث اکرم
دیکھا جسجائے نجاست وہ پڑی تھی سب نے / مشک و عنبر کی ہے خوشبوئی کا اوسجا عالم
اوس مؤذن نے بھی یہ طور جو دیکھا اُسجا / دل مین اوسکے ہوئی حضرت کی محبت محکم
فاتحہ کرکے غریبون کو کھلاتا تھا طعام / ماہ کی پہلے سے لے گیارہوین ذنتک پیہم
کہتے ہین گیارہوین کا جب سے ہے نکلا دستور / جو یہ عالم مین چلا آتا ہے اب تک قائم
آپ نے مشک نجاست کو بنایا یا غوث / عرض سنی بھی یہ کرتا ہے بصد عجز اتم
مین سراپا ہون گناہون کی نجاست سے غلیظ / فیض حضرت سے رہون پاک و معطر دائم
تنگدستی کی جراحت سے ہوا دل مجروح / آپکا فیض نگہ حق مین ہے میرے مرہم
مدعا میرا دلا دو یہ خدا سے حضرت / درگہ خاص کا ہون بندۂ بے دام و درم
اے جگر بند علی سیّد اعلی النسبی / کیا صفت ہووے تیری سنی ادنی اسی رقم

قصیدہ

اے شہ عز و کرامات کریم عالم / مخزن فیض و عطا معدن احسان و کرم
چون برافراختی با فضل و کرامات علم / قرص خورشید سماگشت نثار پرچم
دز درا کردی عطا مرتبۂ قطبیّت / آمدہ چون پئے آن خرقۂ خاص ابریشم
از پئے جدّ کریم توشدہ سقف فلک / بہر اقدام معلّاش زمین شد جازم
گاہ انصاف تو اے بادشہ عدل و داد / پرورد زیر نعل بچۂ بز را ضیغم
درجلوئے تو رود فتح و ظفر باشوکت / نصرت از بہر سلاح تو ہمیشہ ہمدم
روز و شب آمدہ اے شاہ سوار چابک / زیر حکم تو زمانہ شدہ ابلق ادہم
بیم تیغت چو کند اے شہ مردان تاثیر / دشمنت خون شود پیش تولد بہ شکم
وصف جدّ تو کند سنی چہ امکان وارد
سلّموا صلّوا علیہ وصلوٰۃٌ وسلّم

کرامت حضرت غوث الاعظم کہ سگ درگاہ او شیر شیخ احمد جام زندہ فیل را کشت

صلوات اللہ سلام اللہ علی محبوب سبحانی ۔ صلواۃ دائما ابدا علی معشوق رحمانی
پس از حمد خدا نعت رسول خاص صمدانی ۔ کرون کچھ دل سے توصیف محی الدین جیلانی
کراماتین ہزارون ہین جناب غوث اعظم کی ۔ ولی ہرگز نہین کوئی محی الدین کے ثانی
کرامت ایک لکھتا ہون سنو اسکو بصدق دل ۔ ہوئی سرزد جو حضرت سے عجب ہی جائے حیرانی
مسمی شیخ احمد جام زندہ فیل تھے کوئی ۔ سواری شیر پر کرتے ہمیشہ شیر ازمانی
کہین کوئی ولی ملتا تو یہ پیغام کرتے تھے ۔ روانہ گائے ایک کردو اگر تم چاہو آمانی
نہین تو چھوڑ دیتا ہون مین اپنے شیر کو اسدم ۔ کریگا کام اپنا وہ تو پھر ہوگی پشیمانی
یہ سُنکر ہر ولی گائے ایک اوسکے شیر کی خاطر ۔ روانہ جلد کردیتا تھا لاکر دل مین حیرانی
کسی نے ایکدن اس سے کہا اے صاحب عظمت ۔ جہان کی سیر مین تمنے نہ پایا اب تلک ثانی
مگر بغداد اشرف کو کبھو تشریف فرماوین ۔ وہان رہتے ہین اک صاحب محی الدین جیلانی
کہا اُس شخص سے سُنکر کہ البتہ ہین اس سے بھی ۔ ملونگا ایکدن جاکر جو ہوگا فضل رحمانی
یہ کہکر سوئے بغداد مبارک ہو گئے راہی ۔ جناب غوث کو سب ہو گئے اسرار اعلانی
تو پیش از شیخ کے آنے کہ اکدن صاف محفل مین ۔ کہے اپنے مریدون سے جناب غوث صمدانی
ولی ایک شیخ احمد جام زندہ فیل آتا ہے ۔ مگر ہے شیر پر اسوار اُسمین ہے یہ نفسانی
ابھی ایک گائے لارکھو تم اُسکے شیر کی خاطر ۔ کریگا جب طلب آکر تو اوسکی ہے یہ مہمانی
غرض ایک گائے آگے ہی وہان موجود رکھی تھی ۔ جو آئے شیخ اُسکا یہ کہا پیغام نادانی
کہ میرے شیر کی خاطر ایک اچھی گائے بھجوادو ۔ نہین تو آپکی بستی مین پینے کا نہین پانی
یہ اپنے شیر کو دیکھو ابھی مین چھوڑ دیتا ہون ۔ وہ اپنا کام کرجاویگا اے محبوب سبحانی
تو حضرت غوث اعظم نے کہا قاصد سے یہ سُنکر ۔ یہان سے جاؤ تم اوس شیر کی کرتا ہون مہمانی
کہا قاصد نے جاکر شیخ سے پیغام حضرت کا ۔ تو سنکر شیخ بولا ناگہان از راہ نفسانی
تمامی اولیائے افضل واکمل کے زمرے مین ۔ بڑا ایک مرتبہ رکھتا ہے دیکھو غوث صمدانی
مگر وہ بھی میری صورت سے ڈر کر گائے دیتا ہی ۔ اگرچہ ہے وہ افضل تر پہ ہونگین ایسا خاقانی

غرض حضرت نے اوسکو پاس جب گائے روانہ کی ۔ چلا لیکر مرید بارگاہِ قطب ربّانی
وہان تھا ایک کُتا وہ بھی ہمراہ ہو رہا اُسکے ۔ جو کتا خانقاہ کے در پہ کرتا تھا نگہبانی
جناب غوث کے خادم نے جسدم گائے پہونچا دی ۔ تو اُسنے گائے پر اس شیر کو چھوڑا بغرّانی
کھڑی جب ہوگئی گائے تو دیکھی شیر کی صورت ۔ تو کتّے نے کیے تب تیز دندانہائے بُرّانی
عقب سے شیر کو کتّے نے ایک ہی جست مین پھاڑا ۔ زمین پر شیر اوسکا تب تڑپکر ہو گیا فانی
ہوئی ایک شیخ احمدؒ جام زندہ فیل کو خجلت ۔ کہا اوسوقت لوگون سے ہوئی کیا مجھسے نادانی
غرض حضرت کا قائل ہو کے آیا پھر تو خدمت مین ۔ جناب پاک مین کی عرض اپنی رکھکے پیشانی
نہایت مجھسے گستاخی ہوئی ہے عفو فرمانا ۔ نہونیکا ہوا اس کمترین سے فعل شیطانی
تمامی اولیائے اوّلین و آخرین اندر ۔ تمھین کو زیب دیتی ہے شہِ کونین سلطانی
تمھارے در کا کُتّا ہے مقرر شیر سے بڑھکر ۔ مجھے بھی جاکر کتا دو اپنے در کی دربانی
جناب غوث ہین کی اپنی گستاخی سے جب توبہ ۔ نہایت گریہ وزاری سے کر کر اشک افشانی
ہوئی حضرت کو اوسکے گریہ وزاری پہ اک رحمت ۔ بنایا اوسکو خادم جب تو از راہِ کرم رانی
کیا حضرت نے خادم جبکہ اپنا شیخ احمدؒ کو ۔ ملا اک فضل سے اللہ کے اُسکو رتبہ شاہانی
جناب غوثؓ کی فضل و کراماتین ہین کچھ ایسی ۔ کہ جسکو مانتے ہین عالم اجسام و روحانی
بچایا شیر کے پنجے سے جیسے تمنے گائے کو ۔ چھڑاؤ نفس سے مجھکو بھی حضرت قطب ربّانی
وہ جیسا امن بخشا گائے کو تمنے درندے سے ۔ یہ سنّی کو بھی حضرت دیجیے اب امن و آمانی
مدد کچھ ایسی ہو یا غوث اعظمؓ تیغ برّان سے ۔ جو ہین اہل بغاوت ہو وین مثل گاؤ قربانی
دعا فرمائیے آقا جناب حق مین کچھ ایسی ۔ یہانتک اُس سرے تک ہو وے عالم مین مسلمانی
کرین سب کفر سے توبہ گلو مین اُنکے ہو دایم ۔ بجائے رشتہ زنار تسبیح سلیمانی
طفیل ذات اعلیٰ درگہِ خالق سے ملجاوے ۔ جیے تک سنی ادنیٰ کو توفیق ثنا خوانی
کیا کر یاد حضرت غوث کو ہر وقت اے سنی ۔ خدا کے فضل سے ہو گی تیری مشکل کی آسانی
جناب غوث کے گھر کا تو کتا بنکے رہ سنی ۔ شرف رکھتا ہے شیرون پر سگ محبوب سبحانی
سگِ درگاہ میران شو چو خواہی فضل حقانی ۔ کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہِ جیلانی

کرامت غوث الورا در بیان اولیا شدن گروہ گنہگاران

مرحبا آلِ نبیؐ صاحب فضل و اعجاز
حمد حق نعت نبی کرکے مین پہلے آغاز
نام ہے حجۃ غفیر ایک کتاب فائق
غوث ایک روز تھے مسرور بہت محفل مین
روز درگاہ سے رہتی تھی سخاوت جاری
سنکے خادم سے کہا غوث نے اکیسو چالیس
جب تو خادم نے وہان ڈھونڈ کی اکیسو چالیس
سیدھی جانب کو کئے آپ نے جب ستر شخص
دو طرف سارے گنہگار کھڑے رہگئے جب
مین نے یارب یہ گنہگارون کو تجھکو سونپا
یہ سخن کہتے ہی اون سارے گنہگارون سے
تب جواب آپ نے درویش کو اسطرح دیا
کرکے درویش وہ بے ادبی سے اپنے توبہ
کرو یا تم نے ولی اتنے گنہگارون کو
اون گنہگارون کو جسطور سے حق کو سونپا
فضل سے آپکے کچھ وہ بھی تو پالیوے مراد
فضل سے حق کے طفیل آپکے ای سرورِ دین
اپنی رحمت سے اونھین اور ہمیشہ کرو
سرخرو ہو وین ہر ایک کار مین سارے دنیا
اسطرح اہل غزا سے یہ گریزان ہو وین
حق سے دلوادو غرض میری مرادین ساری

غوث کی ذات پہ پڑہ دُرود سو دُرود سنی

مرحبا نور علیؓ سیدِ اعلیٰ اعجاز
بعد ازان غوث کے لکھتا ہون سنو راز و نیاز
اوس سے اب کرتا ہون اس حالکو مین خامہ طراز
ایک درویش نے کی عرض بصد عجز و نیاز
آج ابتک نہ سخاوت ہوئی اے بندہ نواز
لاؤ فساق و گنہگار و نہایت غماز
لاکے حاضر کئے کر کرکے بہت سی تگ و تاز
بائین جانب کو بھی اُتنے ہی تھے عصیان پرداز
عرض کی آپ نے اللہ سے کر دست دراز
تیری درگاہ مین مقبول ہو یہ میری نیاز
ہوگیا بات مین ہر ایک ولی صاحب راز
یہ سخاوت ہے میری آج سے سن ای دمساز
رہگیا عشق مین حضرت کے بصد سوز و گداز
عرض سنی کی یہ ہے آپسے اے بندہ نواز
درگہِ حق مین کرو سنی کو یا غوث نیاز
جیسے وے سارے ولایت سی ہوئی سرفراز
اہل اسلام کو سب ہورہے توفیق نماز
دینداری مین جو ہین اے شہ والا ممتاز
منفعل ہوتے رہین تا بہ ابد اہل نفاز
جسطرح باز سے کنجشک کرے ہے پرواز
کیا کرون عرض کہو آپ تو ہو واقف راز

مرحبا بولین ملائک تیری سُنکر آواز

کرامت حضرت غوث قدس سرہٗ دربیان بیرون آمدن جہاز غرق شدہ

صلوات صل علیٰ غوث صاحب لعظمت　　سلام والف تحف رحمۃ علیٰ رحمۃ
خدا کی حمد مین کرتا ہون پہلے باالفت　　ہے جسکی حمد مقدس مین رات دن خلقت
خدا کی حمد کے بعد از جو پوچھو پھر اکدم　　نبیؐ کی نعت ہے صل علیٰ بڑی نعمت
خدا کی حمد و محمدؐ کی نعت کے بعد از　　نبیؐ کی آل و صحابہ کی خوب ہے مدحت
یہ سب کے بعد ثنا مین ہے افضل و اعلیٰ　　ثنائے غوث جو کیجے بہ نیک ترنیت
ہے ذات غوث مکرم بوصف رحمانی　　زبان جو بولسکے اسکی صفت مین کیا قدرت
نبیؐ سے معجزے جتنے ہوئے ہین خلقت مین　　ہوئی ہین اُتنی کرامات اون سے باشوکت
ہوئین ہزارون کرامتین آپ سے سرزد　　سنو یہ اونمین سے ہے اک کرامت ندرت
عجب یہ قصہ ہے اکدن کنارے دریا کے　　سرائے خاص سے آئے تھے غوث بافرحت
خدا کی صنعت کامل کی سیر کرتے تھے　　سو ایسے عرصے مین بوڑھی سی آئی اک عورت
گھڑا لے آئی تھی پانی کے واسطے اوسجا　　گھڑا وہ رکھ کے لگی شور کرنے بارقت
کچھ ایسا شور مچایا تھا اوس نے رونیکا　　تمام اہل تماشا کو ہو گئی حیرت
جناب غوث نے دیکھا تو پوچھا لوگون سے　　یہ کیا سبب ہے جو روتی ہے یہ بایحالت
کہا کسی نے عجب ہے یہ قصہ پرسوز　　بیان کرنے مین آتا نہین ہے انحضرت
بیان کرتا ہون یا غوث کچھ ذرا مین سنو　　تھا ایک لڑکا یہ بڑھیا کو صاحب جرأت
تھا نور چشم و جگر گوشہ صاحب دانش　　حسین صاحب اخلاق و صاحب ہمت
فدا یہ اوسپہ تھی اسپر فدا وہ ہوتا تھا　　تھی دونون مادر و فرزند مین بڑی الفت
خوشی سے ہوتی تھی گذران اونکی ہر اک طور　　خدا کے فضل سے رکھتے تھے تھوڑی سی دولت
اسی طرح سے کٹے چند دن تو بڑھیا کو　　ہوئی وہ بیٹے کی شادی کیواسطے رغبت
نو سارے اپنے سگے اور دوستون کو تمام　　خوشی کے ساتھ وہ بڑھیا نے جا کی دعوت
تمام جمع ہوئے جب تو اک جہاز اوپر　　سوار ہو کے چلی ساتھ لے کے جمعیت
کسی جزیرے پہ جا پہونچی ساتھ خویشونکے　　تو اپنے بیٹے کی اوسجائے پر ہی کی نسبت

بڑی ہی دہوم سے اوسجائے پر بٹھنی شادی ۔ کہین تو باجے تھا باجا کسی جگہ نوبت
تمام ہوچکی شادی وہان سے تب بڑھیا ۔ بہو کو بیٹے کو ہمراہ لے ہوئی رخصت
یہان کے اور وہان کے تمام خویشون سے ۔ جہاز ایک بھرا تھا تمام تھی فرحت
بڑی ہی شان وتجمل سے گھر کو آتے تھے ۔ یکایک آگیا طوفان تو ہوگئی دہشت
جہاز ڈوب گیا سارا جب تو دریا مین ۔ یہ ایک تختے پہ بڑھیا رہی بصد آفت
وہ تختہ ایسا ہی بہتا تھا بیچ دریا کے ۔ کسی طرف کے کنارے لگا بصد دقت
وہان سے بعد کئی روز کے بہ نالہ و آہ ۔ پھر اپنے ملک کو آئی بحالتِ عسرت
یہ بات ہوکے قضا ہوگئے ہین بیس برس ۔ کہ اب تلک اوسے اسبات کا ہے غم حضرت
اسی ہی غم سے یہ گھٹ گھٹ کے ہوگئی لاغر ۔ بدن مین اوسکے نہ باقی رہی ہے کچھ قدرت
تمام خویش واقارب بہو بھی بیٹا بھی ۔ جو ایکدم مین مرین اوسکو کیون نہو فکرت
یہ حال غوث سے جسدم بیان کیا اوس نے ۔ تو آئی آپ کو بڑھیا کے حال پر شفقت
کہا پکار کے مت رو زیادہ اس سے تو ۔ کہ تیرا بیٹا نکل آئیگا بصد عشرت
کہا وہ بڑھیا نے سنکر یہ بات ہو وہ کہان ۔ جو مُردہ زندہ ہوا وے تو ہے بڑی حیرت
کہا یہ غوث نے بیٹا بھی بلکہ تیری بہو ۔ وے دونون صاف نکل آوینگے بامعیّت
کہا وہ بڑھیا نے سنکر کہان ہین وے بابا ۔ وے ڈوب جاکے ہوئی بیس سال کی مدت
کہا پکار کے حضرت نے پھر کے آتے ہین ۔ بہو بھی بیٹا بھی سب خویش و مال او بضاعت
کہا وہ بڑھیا نے بابا تو مسخری مت کر ۔ مین اپنے غم مین کھڑی رو رہی ہون با محنت
تمام ڈوب گئے بھائی بند اے بابا ۔ فقط مین ایک بچی ہون اوٹھا کے سو زحمت
یہ میرا رونا نہ موقوف ہو قیامت تک ۔ مجھے یہ رونے سے اکدم نہو دیگی فرصت
خدا نے مجھکو ضعیفی مین کیا بتایا غم ۔ کلیجا کیون نہو ٹکڑے کہ غم کی ہے ضربت
مزہ یہ زندگی دیتی ہے موت کا مجھکو ۔ تھا خوب ویسی ہی ہوتی جو میری بھی رحلت
جو یاد آتا ہے وہ حال مجھکو اے بابا ۔ جگر اوکھڑتا ہے ہوتی ہے دل پہ اک وحشت
یہ کہکے پانی کا لیکر گھڑا چلی بڑھیا ۔ بنا امید و بغم مبتلا بلا راحت

جناب غوث کو دیکھی نہین تھی اس باعث
جناب غوث مین بڑھیا مین فاصلہ تھا بہت
تو اوسکو لوگ لے آئے جناب غوث تلک
قسم خدا کی مین کہتی ہون صدق نیت سے
کہا کہ غوث بڑا غم ہے میرے دل پر اب
دعا سے آپ کی میری مراد ہو حاصل
جناب غوث نے فرمایا لے تمام جہاز
یہ سنکے خوش ہوئی بڑھیا تو غوث اعظم نے
جہاز سارا نکل آوے یا ربی اِسدم
جہاز نکلا نہ کہنے سے غوث اعظم کے
تو پھر خدا سے دعا کی کہ یا الٰہی جہاز
نہ نکلا پھر بھی وہ کہنے سے آپکے جسدم
کہا خدا سے نکالے گا یا نہین تو جہاز
تو ایسے عرصے مین آیا جہاز پانی پر
یہ حال دیکھکے بڑھیا بھی اور لوگ تمام
جناب غوث نے جب کی تو عرض اللہ سے
یہ کیا سبب تھا کہ کی مین نے تین بار دعا
جناب حق سے تب آئی ندا کہ اے محبوب
مگر یہ دیکھ دو عالم کو کتنے دیر لگے
بنا نہ سکتے تھے کیا پل مین ہم دو عالم کو
معالجہ جو ہوا آج کا تو سُن اوسکو
جہاز و مال غرض خاک ہو گیا تھا تمام
کہ تیری ہمکو بھی خاطر دعائے اول مین

کلام شبہہ کے کرتی تھی از پسِ غیبت
کھڑے تھے لوگ بھی اسوقت درمیان بہت
وہ بڑھیا دیکھکے حضرت کو بولی با فرحت
یقین ہوا مجھے جھوٹی نہین ہے یہ صورت
خدا کے واسطے فرماؤ مجھپہ کچھ شفقت
خوشی ہو دل پہ وہ آئے کی جائے سب محنت
اوسی خوشی سے نکل آویگا نہ کھا ہیبت
جناب حق مین دعا کی کہ میری رکھ عزت
تو اس غریب پہ کر اپنے فضل سے رحمت
تو آپ کو ہوئی اوسوقت اک بڑی خجلت
کرم سے تیرے جو نکلے تو ہے بڑی قسمت
تو غصہ آ گیا حضرت کو تب بصد شوکت
کہ اتنی بات کی تجھمین نہین ہے کیا طاقت
وہی خوشی تھی وہی بابا اور وہی بہجت
بہت ہی پھول گئی دل پہ آئی اک فرحت
ہمیشہ پہلی دعا مین بر آتی تھی حاجت
تب آئی پانی پہ کشتی تھی اتنی کیون مہلت
ذرا مین کر سکین جو چاہین ہم مین ہے قدرت
کہ چھے ہی روز کے عرصہ مین ہمنے کی خلقت
جو روز چھے لگے ہمکو تو یہ بھی تھی حکمت
گذر کے ہو گئی تھی بیس سال کی مدت
خوراک ماہیان آدم ہوئے تھے بے منت
کئے اکھٹے تمامی کو ہم پہ ایک ساعت

دویم دعا جو کی تو نے تو ہم نے قدرت سے — بنائی سارون کی یکبار شکل او رہیئت
سیوم دعا مین نکالے تیار کر کے تمام — جہاز و آدم و اسباب ہم نے بے حرکت
یہ سن لے کار یہ ممکن نہ تھا کہ ہو گا کچھ — فقط تیری ہی دعا کی یہ ساری تھی برکت
یہ سنکے عجز سے حضرت نے تب کہا حق سے — الٰہی تیری ہی سب دی ہوئی ہے یہ رفعت
غرض جہاز کنارے پہ آ لگا اوسدم — مکان مین آئے وہ سارے بفرحت و شوکت
بہو کو بیٹے کو خویشون کو ساتھ لیکے تمام — جناب غوث سے اوس پیرزن نے کی بیعت
جہاز ڈوبا ہوا جیسا وہ نکالے ہو — یہ سنی کی بھی ہے یا غوث تم سے کچھ حاجت
جہاز عیش میرا غم کے بحر مین ہے غرق — نکالو اوسکو تو ہے آپ کی بڑی منت
ہے غوث سنی یہ عریان بخلعت مقصود — اب اسکو تم مع احباب دیجئے خلعت
کہ شادی دلپہ رہے اوسکے اور تمامی کے — عطا ہو فضل سے یا غوث دل کو جمعیت
تم اونکو خوش رکھو دنیا مین اور عقبیٰ مین — بڑے مربّی جو مخدوم ہین میرے حسرت
کرم سے قابل و لائق کو اور مسلم کو — بد و جہان رکھو خوش تم بعزت و حرمت
عنایت ایسی کرو اپنی حال حنفی پر — کہ اوسکو ہووے دو عالم مین روز و شب فرحت
غرض یہ سنی کو اور اوسکے سارے خویشون کو — کرم سے کیجئے اپنے مشرّف خدمت
اے غوث اہل جماعت جو صاحب دین ہین — تمام ہو وین خوشی سے بصحت و راحت
تمہارا روز ازل سے غلام کمتر ہون — خدا سے کہکے دلا دو یہ میری ہر حاجت
خوشی ہو چین ہو راحت ہو روز قسمت سے — خدا کے فضل سے گر آپ کی ملے صحبت
درود پڑھ تو بذات محمدؐ اے سنی — اور اوسپہ اوسکی جو اعلیٰ بزرگ ہے عترت
یہان سے فاتحہ پڑھکر وضو سے ای سنی — ادب سے کیجئے اپنی دعا کو اب تمت

کرامت حضرت غوث الاعظم در بیان تبدیل شدن صورت

سلام مرحبا و تحف رحم عز و جل — صلوات صل علی غوث افضل و اکمل
پس از محامد حق نعت احمد مرسل — ثنائے غوث مکرم ہے اکمل و افضل
تھین زندگی مین ہزارون کرامتین اونکی — پس از وفات یہ کی ہے کرامت مفصل

سنا ہی مین ؤ کہ ایک شہر ہند مین ہے عظیم
تھی ایک بڑھیا وہان غوث کے مریدونسے
ربیع ثانی مین ایک سال روز یازدہم
تھی ایک گائے اوسے ذبح کر بحسن دل
یکایک آتا تھا چپراسی ایک رستے سے
یہ سنکے آیا وہ چپراسی گھر مین بڑھیا کے
ہے قحط بکری کا اس ماہ مین بصد شوکت
کہ آج اوسکے بھی دستر پہ گوشت آیا نہین
کہا وہ بڑھیا نے اوسوقت اوس سے اے بابا
تھا ایک بکرا میرے گھر مین اوسکو ذبح کیا
وہ بولا آج ہر اک گھر مین ہر طرف ہر جا
کہا وہ بڑھیا نے اے بابا سچ کہا تونے
مگر ضرور کو ایک گائے مین نے کٹوا کر
یہ سنکے اوس نے کہا کام کیا کیا تونے
نہین تو جانتی حاکم یہان کا ہندو ہے
ہے حکم ہاتھ لگا دے گا گائے کو کوئی
اسی ہی وقت خبر دونگا جاکے حاکم کو
یہ سنکے عاجزی کرنے لگی وہ بڑھیا تب
نہ کچھ وہ سمجھا تو لاچار ہوکے بڑھیا نے
کھنا کیا تھا کہ اوسوقت قتل کر ڈالا
درخت بویا تھا جیسا وہ ویسا پھل پایا
غرض وہ پا چکا پھل اوسکو یکطرف رکھا
تمام دعوتی آتے تھے اور کھاتے تھے

بیان کرتا تھا مجھسے فقیر ایک اکمل
ہمیشہ فاتحہ کرتی تھی وہ سعید ازل
نہ پایا بکرا وہ بڑھیا نے وہان کسی بھی محل
نیاز غوث کی کی گیارھوین کو پاک ملل
بلا کے اوسکو کہا تو بھی کھانا کھالے چل
تو پوچھا گوشت کہان سے یہ پایا کہہ اول
یہانکے راجہ نے ڈھونڈھوایا ہر طرف جنگل
کہ تونے گلۂ بز مین کہان کیا مدخل
تجھے یہ باتون سے کیا چل تو کھانا کھا کے نکل
بس اب تو کھا کے چلا جا نہ کر یہان کلکل
نہ پایا بکرا بہت ڈھونڈا ہر گھڑی پل پل
نہ پایا مین نے بھی بکرا بہت سی کی ہلچل
نیاز غوث کی کی تجھسے کیا رکھون اوجھل
کہ کاٹی گائے کو اب تیری جان پر ہے خلل
ہمیشہ گائے کو پوجے نہ اسپ فیل و جمل
تو اوسکا ہاتھ قلم ہووے ہے یہی فیصل
وگرنہ جان پہ مشکل پڑیگی میری کبل
اور اوسکے بیٹے بھی کرتے تھے گو ہزار جدل
کیا اشارہ تو بیٹون نے اوسکے ڈالا کھندل
غضب ہے کھولی جو یکبار اپنی تیغ کی سل
وہ پھل نہ کچھ اور نہین تیغ آبدار کا پھل
پھر اپنے کام مین شاغل ہوئے وہانسے نکل
پڑوسی اہل قرابت غریب واہل دول

فراغتی ہوئی دعوت سے جب تو بڑھیا نے
وہ لاش کوڑے مین باندھی ہنگا کی ایک کمل

اوراپنے بیٹے سے بولی کہین یہ پھینک کے آ
تو لیکے چلدیا سر پر جو بار تھا اثقل

جو پہونچا شہر کے دروازے پر اوٹھا کر بار
نگاہبان سے بولا کہ کھول دے بھاکل

ہین کچرا ڈال کے آتا ہون شہر کے باہر
اوجالا ہوگیا اوسوقت کھول دی سنکل

یہ سنکے بولا وہ دربان اوسکو اے بھائی
دے میری گائے کی خاطر ذرا سا گھانس اول

کہا وہ لڑکے نے اے بھائی یہ تو آخر ہے
ہے کچرا اسمین ہین ساری بھری ہوئی پچکل

کہا کہ کچھ بھی ہو بھوکی کھڑی ہو میری گائے
اگرچہ تلخ ہے پر بھوک کے ہے وقت عسل

یہ کہکے گھانس کی خاطر کیا جو اونچا ہاتھ
تو گٹھری سر سے زمین پر گری یک آئی پھسل

جو اوسکو کھولی تو یک لاش اوسمین آئی نظر
مگر بعینہ تھا سور کا موہنھ سزاے عمل

تھا جسم آدمی کا منھ بنا تھا سور کا
یہ حال دیکھ کے دربان ہو گیا حائل

اور اوس سے پوچھا یہ کیا ماجرا ہو کہہ اوسکو
ہے لاش کسکی یہ ہے کون ایسا بدہیکل

تمام کیفیت اوس نے کہی تو دربان نے
خبر وی حاکم دوران کو جا بہ خاص محل

خبر یہ سنتے ہی پوچھا بلا کے حاکم نے
کہا وہ لڑکے نے سارا بغیر مکر و دغل

وہ لاش کھول کے دیکھی تو منھ تھا سور کا
بدن مین پڑ گیا لرزہ ہوئی ایک اُسکو دہل

تھے تین بیٹے وہ بڑھیا کے رکھ لئے نوکر
بٹھا کے بڑھیا کو بولا بہ مسند مخمل

ہر ایک گیارھوین کو ذبح سات گائین کر
لے حکم دیدیا تجھ کو یہ کام سے مت ٹل

یہ فضل غوث کا دیکھو کہ سخت مشکل ہین
پھنسی تھی کیسی وہ بڑھیا پہ آئی صاف سنبھل

اے غوث میری بھی خاطر دعا کرو حق سے
مراد میری ہو حاصل بفضل عزّ و جل

پھنسا ہون اندنون یا غوث سخت مشکل مین
دعا کرو کہ جو مشکل ہے میری ہو وے حل

ہے سنی آپکا فدوی کرو یہ اوسپہ کرم
جو اوسکے بد ہین عمل سب بہ نیکوئی ہون بدل

ہے اوسکو درد سر فکر ایک شدت سے
عطا کرو اوسے اسوقت فیض کا صندل

دعا کچھ ایسی کرو حق سے یا محی الدینؒ
مدد سے آپ کی ہو بیخ کفر مستاصل

ہے کشت زار زبس خشک تراے غوث کریم
خدا کے واسطے برساؤ رحم کا بادل

عنایت ایسی کرو اسپہ یا محی الدین رح — کہ ہووے خاتمہ بالخیر جبکہ آوے اجل
اندھیری قبر مین ہووےگی اسکی جب یاغوث — تو ایسے وقت لگا دیجے رحم کی مشعل
بفضل آپ ترحم سے منطفی کیجے — جگر کی آتش غم سے جو بھڑکے ہے منقل
تو سنی ختم کر اب پڑھکے فاتحہ یہان سے — لگا دے غوث کی خیمے سے بس طناب اجل

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ

اول دہن کو دھوکے کرون کچھ ثنائے رب — بعد از کرون مین وصف محمدؐ کا باادب
حمد خدا و نعت محمدؐ کے بعد از ان — لکھتا ہون یہ کرامت غوث کریم اب
اک ماجرا عجیب سناتا ہون غوث کا — ہمکو عجب ہے غوث کے نزدیک کیا عجب
تھی عمر چھوٹی غوث مکرم کی اون دنون — گودی مین اپنی دایہ کے بیٹھے تھے باادب
معمول پر کنارے سے مشرق کے صبح کو — ظاہر ہوا چمکتا ہوا آفتاب جب
دیکھا جو آفتاب کو دایہ کے گود مین — سمجھے یہ غوث دلمین کہ روشن ہی کیا سبب
اوسوقت جلد کود کے دایہ کی گود سے — جا کر ہوئے وہ مہر پہ حضرت سوار تب
جسدم سوار ہوگئے آپ آفتاب پر — اوسوقت اوسکی کند ہوئی روشنائی سب
پھر وہان سے کود پھاندکے دایہ کی گود مین — آبیٹھے وہ جناب معلیٰ شہ عرب
بعد از کئی دنون کے جو جیلان سے کر سفر — بغداد مین جو آئے وہ شاہ علی لقب
پھر تو وہان کرامتین ہونے لگین بہت — مشہور خاص و عام ہوئے وہ علی نسب
گیلان سے آئی دایہ وہ ملنے کو آپ سے — کی عرض ہاتھ باندھ کے آہستہ باادب
اے میرے نور چشم شہنشاہ اولیا — سردار عالمین و مفخر علی لقب
ایک روز میری گود مین تھے آپ جلوہ گر — بتلائی مجھکو اپنی کرامت یہ بوالعجب
خورشید پر سوار ہوئے اے نبیؐ کے نور — جلوہ تمھارے نور کا ایسا ہوا تھا تب
خورشید نور بار کا جاتا رہا وہ نور — چمکا جہان مین آپ کے چہرہ کا نور سب

قصیدہ

اے بر سمائے فخر توئی انور آفتاب — دست سبق بحسن نہادی بر آفتاب

از نورِ حیدّرتست تجلّی دو جہان — گر ددچہ از جمالِ رخت ہمسر آفتاب
اے آفتاب از تو شدہ آفتابہا — این خوبہا کہ داری کجا اندر آفتاب
بر ذرّۂ غبار رہت آفتابہاست — این فیض وجود و لطف و کرم کی در آفتاب
نقدِ زکوٰۃ حسن چنان برفشاندۂ — دارد ہمیشہ کیسہ خود پُر ز زر آفتاب
یا صاحب الجمال تو محبوب کبریا — گردد نثارِ درگہ تو اکثر آفتاب
چشم و چراغِ فاطمہؓ دلدارِ مصطفےٰ — بر اوجِ خاندانِ نبیؐ انور آفتاب
سنّی کہ ذرہ وار غبارِ رہِ تو ہست — دارد امید روزے شود بہتر آفتاب

پھر اور آرزو ہے وہ دیکھوں کمال مین — اے سیدّ بلند نسب و اے شہِ عرب
حضرت جناب غوث مکرم امام دین — فرمائے اوسکو کرکے تبسم بزیر لب
جسوقت تونے دیکھا وہ بچپن کا وقت تھا — مین ناتوان گود مین رہتا تھا تیری تب
آگے سے حق نے مرتبہ میرا بڑھا دیا — سَو درجے آفتاب سے رتبہ بڑا ہے اب
بچپن مین اوڑکے جاسکا مین آفتاب پر — اے امان جان میرا وہ بچپن کا تھا سبب
ہر روز آفتابِ تجلّی سلام گزار — آتے ہین میرے پاس ہزارون ہی طلب
ہر چند کو دکھاند کے مین چاہتا ہون جاؤن — لیکن وے ہلنے دیتے ہین اسجا سے مجھکو کب
یہ کہکے آپ چپ ہوئے اور ادیہ اسطرف — آداب کرکے ہو گئی رخصت وہان سے تب
بس کر تو سنّی یہان سے قلم رُک کے رہگیا — وصف اوس جناب پاک کا تجھسے رقم ہو کب
کر عرض یہ پکارکے یا غوث نامدار — میری مراد رب سے دلادو یہ بے تعب
جو دشمنانِ دین ہین وہ نابود ہون تمام — پڑجائے اونپہ غیب سے اللہ کا غضب
ای سنّی پڑہ تو روحِ مقدس پہ فاتحہ — جسکے طفیل ہو ویگا اک روز فضل رب

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہٗ پسر ضعیفہ غرق شدہ بود باز زندہ شد

کہہ کے اول زبان سے بسم اللہ — بعد نعت نبیؐ رسول اللہ
مومنو تم سنو بگوشِ ضمیر — ہے حقائق مین اسطرح تحریر
ایک ضعیفہ کو ایک ہی تھا پسر — غرق دریا کے ہو گیا اندر

جب تو بڑھیا نے غوث اعظم سے | عرض کی آ کے چشم پُرنم سے
تم ہو یا غوث صاحب قدرت | میرا لڑکا ولادو اب حضرت
غوث الاعظم نے اوسکو فرمایا | تیرا لڑکا مکان کو آیا
جب تو خوش ہو کے پہونچی اپنے گھر | دیکھا گھر مین نہین ہے پیارا پسر
عرض کی جا کے پھر نہین آیا | کیا سبب ہے کہو حبیب خدا
آپ نے جب مراقبہ کر کر | کہا اوس سے اب آیا تیرا پسر
دیکھی جب گھر مین جا کے وہ بڑھیا | تھا نہ حاضر مکان مین لڑکا
گھر سے پھر نکلی بیقراری سے | عرض کی جا کے آہ وزاری سے
اب تلک خانہ زاد حضرت کا | خانۂ تار مین نہین آیا
آپ نے پھر مراقبہ کر کر | اپنا زانو سے کر کے اونچا سر
اوسکو فرمایا جا تیرا لڑکا | گھر مین آیا ہے غم نہ کھا بڑھیا
سنکے بڑھیا گئی جو اپنے گھر | دیکھا گھر مین ہے حاضر اپنا پسر
دیکھ بیٹے کو باغ باغ ہوئی | اوسکو اوس رنج سے فراغ ہوئی
لے کے بیٹے کو ساتھ با فرحت | ہوئی آ کر مشرف خدمت
پھر تو حضرت نے بیقراری سے | عرض کی یہ جناب باری سے
مجھکو تو نے یہ پیرزن کے حضور | کیا شرمندہ تو نے ربّ غفور
جب مین کرتا تھا ایک بار دعا | ہوتا حاصل تھا مدعا میرا
اب دعا مین نے کی جو ستّہ بار | تب مراد آئی میری اے غفار
تو نے ذلت مجھے بہت دی اب | یاربی کہدے اسکا کیا ہے سبب
غوث الاعظم کو تب ہوا ارشاد | میرے محبوب رکھ تو دل کو شاد
ہین تجھے بولتا ہون سارا سبب | مچھلیان کھا گئی تھین اوسکو سب
تو نے کی جبکہ پہلی بار دعا | تیری خاطر سے اے شہِ اعلےٰ
جب ملائک پہ میرا حکم ہوا | جمع کر ڈالے اوسکے سب اجزا

بار دویم دعا کی تو نے جب
تیسری بار کی جو تو نے دعا
پھر تو دریا سے اوسکو باہر لا
سنکے حضرت نے عرض کی یارب
ایک ایماے کُن سے خلقت کو
دن قیامت کے عالمِ دنیا
ہے یقین مجھکو ایک لمحے مین
جان دیکر اوٹھائے گا اونکو
ایک بیجان تن کو دینی حیات
حق نے فرمایا اے میرے معصوم
خیر آزردہ تو ہوا ہے اب
مین یہ آزردگی کے بدلے اب
عرض کی آپ نے جھکا کر سر
کم و زائد کی کیا ہے مجھکو تمیز
تو ہے صاحب میرا کریم و عظیم
حق نے فرمایا اے میرے محبوب
جس جماعت پہ گر کرے تو نظر
اور تو جس زمین کو دیکھے گا
عرض کی آپ نے خدا وندا
وے ولی ہون اگر تو مجھکو کیا
پھر تو اللہ کا ہوا فرمان
تجھکو یہ بات گر نہین منظور
اے میرے باوقار سرورِ دین

شکل و صورت بنائی ہم نے تب
تن بے دم کو ہم نے دم بخشا
ہمنے اوسکے مکان کو پہونچایا
باعث اوسکا سنا تو مجھکو اب
بو دنا بود سے کیا ہے تو
متفرق جو اسکے ہین اجزا
امر سے تیرے اونکو جمع کرین
قدرتِ کاملہ سے اپنی تو
تیرے نزدیک کیا بڑی تھی بات
میری حکمت تجھی کو ہے معلوم
کیونکہ اسباب سے ہوا ہے عجب
جو تو چاہے عطا کرون وہ سب
مین ہون ناچیز بندۂ کمتر
اپنے لائق مین چاہونگا کچھ چیز
اپنے لائق تو بخش مجھکو کریم
بخشتا ہون تجھے یہ رتبۂ خوب
ہونگے سب وہ ولیِ کامل تر
زر کی ہو جائیگی وہ ساری جا
مجھکو اس بات سے ہو حاصل کیا
وہ زمین ہووے زر تو مجھکو کیا
میرے محبوب دل نکر تو گران
جس سے تو خوش ہو وہ ہین ہم فرود
یہ بھی منظور تجھکو ہے کہ نہین

باوضو ہوکے دل ٹھکانے دہرے
اسم کا تیرے جو وظیفہ کرے

اُسکو ایسا ثواب و درجہ دون
اسم مین اپنے جو مین رکھّا ہون

جو کہ تاثیر میرے نام مین ہو
وہ اثر صاف تیرے نام مین ہو

غوث نے جب یہ سنکے حق سی ندا
شکریے کا ادا کیا سجدہ

عرض کی حق سے پھر بعجز عظیم
مین ہون عاصی خدایا تو ہی کریم

تو نے میری بڑھائی ہے عزّت
مین کہان اور کیا میری حرمت

تیری رحمت کی ساری ہے رونق
ارحم الراحمین تو ہے برحق

تو نے بخشی ہے جان بیجان کو
تجھ سے سارا شرف ہی انسان کو

تو نے نابود سے کیا ہے بود
کیا تیرا شکر ہووے اے معبود

سب فنا ہے مگر بقا تو ہے
مالک الملک اے خدا تو ہے

ایسی ایسی طرح سے غوث کریم
کی ثنائے خدائے ربّ رحیم

کہا پھر سر اوٹھا کے شکرِ خدا
اِسْمِی کَالْاِسْمِ اَعْظَمِ اَللّٰہ

مؤمنو دیکھیے یہ غوث کا نام
مثلِ نامِ خدا ہے عالی مقام

نام لو غوث حق کا باعزّت
ہر دو عالم مین پاؤگے حرمت

تو بھی اے سنّی دل سے شام و پگاہ
کر وظیفہ یہ نام کا لِلّٰہ

اپنے سنّی پہ کچھ نگاہِ کرم
کیجے یا غوث حق بلطفِ اتم

کیونکہ لیتا ہے روز آپ کا نام
ہے وظیفہ اسی کا اسکو مدام

فاتحہ پڑھ ادب سے اے سنّی
مانگ حاجت یہ رب سے ای سنّی

یا الٰہی طفیلِ غوثِ عظیم
حاجتین کر روا بہ لطفِ عمیم

مین گنہگار ہون خداوندا
غوث کے واسطے گنہ سے بچا

تیرا محبوب تر ہے غوثِ عظیم
اوسکے صدقے سی بخش مجھکو کریم

سب عنیدان دین کو یا رب
غرق بحرِ عدم مین کردے اب

بحر عصیان مین دل جو سنّی کا
غرق ہی اوسکو اب ٹھکانے لگا

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ العزیز یک ضعیفہ را از دعای او حق تعالی یازدہ پسر عطا فرمود

با وضو لیکر قلم لکھتا ہون مین حمد خدا — بعد ازان کرکے اونعت نبی صلّ علے
بعد اوسکے کرکے کچھ توصیف اصحابؓ کرام — مین کرامت غوث کی لکھتا ہون باصدق وصفا
نقل ہے گیلان مین کوئی بزرگ عصر تھے — ہارون کے رہنے والے اونکا عثمانؒ نام تھا
ذکر وتسبیح وعبادت مین ہی رہتے روز وشب — ذات سے اُنکی ہوا کرتی کرامت ظاہرا
یاد مین مشغول تھے اک روز عثمانؒ نامور — روبرو آکر ادب سے اک ضعیفہ نے کہا
عمر میری ہوگئی ہے اندنون تک ساٹھ سال — اور میرا مرد بھی بوڑھا نہایت ہوگیا
کیا کہون فرزند اک ابتک نہین مجھکو ہوا — روز وشب یہ فکر ہی رہتی ہے مجھکو بارہا
کیا میری تقدیر مین اولاد ہے کچھ یا نہین — نام لیوا کوئی تو ہووے ہمارا اس جگہ
کچھ کرو ایسی شفقت آج اے عثمانؒ تم — تاکہ دے اولاد مجھکو اس ضعیفی مین خدا
عرض اوسکی سنتے ہی عثمانؒ ازراہ کرم — جا کے نہم آسمان پر جستجو سب کرچکا
لوح پر بچہ نہ دیکھا اوسکی کچھ تقدیر مین — بولا اُس بڑھیا سے ای بڑھیا سخن سن یہ میرا
مین نے دیکھا لوح اعظم پر خدا کے تیرا نام — جا تیری تقدیر مین بچہ نہین بیٹھی ہے کیا
سنکے یہ روتی ہوئی جاتی تھی بڑھیا اپنے گھر — راہ مین اوسکو ملے جب غوثؓ الاعظم ایکجا
عمر تھی چھوٹی سی حضرت غوث کی اسوقت مین — پوچھا بڑھیا سے تو کیون روتی ہی کہہ کچھ ماجرا
یون کہا بڑھیا نے اے شہزادۂ عالم سنو — مین نے جا عثمانؒ سے احوال اپنا سب کہا
کیا میری قسمت مین کچھ اولاد بھی ہے یا نہین — بولے بے اولاد ہے تو اے ضعیفہ یہانسے جا
اسلئے روتی ہون مین یہ کیا میری تقدیر ہی — بانجھپن کا مجھکو دنیا مین ہے بٹہ لگ گیا
سنکے یہ فرمایا اوس بڑھیا سے حضرت غوث نے — حکم حق سے ہم نے اک فرزند تجھکو دیدیا
جب تولد تجھکو لڑکا ہوویگا اے پیرزن — تو خوشی کے ساتھ اُس لڑکے کو میری پاس لا
سنکے بڑھیا نے کہا حضرتؐ اے شاہ جہان — لوح حق پر ہے نہ بچہ کوئی میرے نام کا
آپ نے فرمایا پھر اُس پیرزن سے اسگھڑی — ایک کیا ہے ہمنے دو بچے دئے اب تجھکو جا

سنکے ڑہیا نے کہا اے سرورِ دنیا و دین
پھر کہا اوس پیرزن سے آپنے اوسوقت پر
سنکے پھر وہ پیرزن حضرت سے بولی اس طرح
میری قسمت مین نہ بچہ پایا کوئی لوح پر
پھر تو جذبے سے کہا حضرت نے اس ڑہیا سے سُن
پھر کہا عورت نے حضرت سے کہ مین بوڑھی ہوئی
پھر کہا حضرت نے اوسکو سن تو ڑہیا ضد نکر
غوث الاعظم سے کہا ڑہیا نے حضرت یہ کہو
غوث نے فرمایا اوس سے پانچ کیا لے چھے دئے
پھر کہا ڑہیا نے مین بوڑھی ہون شاید اسلیئے
سنکے حضرت نے کہا غصے سے یہ ٹھٹھا نہین
جب تو روحِ پاک احمدؐ نے کہا آکر وہان
بس کرو اب منہ کو روکو مت بڑہو اس سے زیادہ
سچ ہے حق نے آپکو روزِ ازل سے ای حبیب
پر رکھو کچھ پاس میری شرع کا اے نورِ چشم
سنکے فہمائش کو نانا کی جنابِ غوثؓ نے
الغرض ڑہیا نے تب خاموش رہکے با ادب
مرد تھا اوس بوڑھی عورت کا بڑا صاحب کمال
قصہ کوتاہ کیا کہون اوسکو ہی اے مومنو
نو مہینے جب کٹے راحت سے اوس ڑہیا کو پھر
لیکے کچھ تحفہ خوشی سے ساتھ دونون مرد و زن
جاتے تھے جب راستے سے وہ نہایت ہو کے خوش
پوچھا جب عثمانؒ نے لوگون سے یہ کیا شور ہے

میری قسمت مین نہین بچہ بھلا کیا ہوویگا
دو نہین اب تین بچے ہووینگے لے تجھکو جا
دیکھا ہے عثمانؒ نے لوحِ خدا پر جا بجا
جب نہو لوحِ خدا پر ہوگا پھر فرماؤ کیا
تین کیا ہین چار بیٹے دیدئے اللہ نے جا
کیا مجھے اولاد ہوگی اے حبیبِ کبریا
چار کیا لے پانچ بیٹے کردئے حق نے عطا
مرد بوڑھا مین بھی بوڑھی ہے یہ اندیشہ بڑا
چھے نہین لے سات بلکہ آٹھ ہووین خوش لقا
کرتے ہین اسوقت مجھسے آپ ٹھٹھا بر ملا
آٹھ کیا لے نو دئیے دس بلکہ گیارہ غم نکھا
اے میرے محبوب پیارے اے حبیبِ باصفا
ہان خلل میری شریعت مین نہ پڑجاوے بڑا
دیدیا ہے حکم سارا ہی قضا و قدر کا
ورنہ پھٹجاویگا پردہ اور کچھہ ہو جاوے گا
روک لی اپنی زبان اوسوقت پر یک مرتبا
گھر کو جا کر مرد سے حالِ گذشتہ سب کہا
سنکے بولا غوث الاعظمؓ نے کہا ہے سو بجا
حاملہ بوڑھی ہوئی تھی غوث الاعظم کی دعا
ہوگئی بیٹی تولد تھی یہی حق کی رضا
غوث کی خدمت مین جاتے تھے وہ چنگ و دف بجا
مومنو وہ راستہ عثمانؒ کے گھر پہ سے تھا
کیسا یہ باجا ہے تو اک شخص نے اوس سے کہا

آپ فرمائے تھے اوس بڑھیا کو حضرت ٹا وندنون
ہو کے وہ غمگین جاتی تھی نہایت دل ملول
جسمین یہ پہلا تولد ہے اسی باعث سے وہ
سنکے یہ عثمانؓ نے اللہ سے تب عرض کی
دل سے تو اپنے مین اُس بڑھیا کو کچھ بولا نہین
تو نے دی ذلت مجھے اس پیرزن کے روبرو
یا تو دیگر جا ئے بھی لکھا ہے نامِ بندگان
جب ندا عثمانؓ کو اللہ سے آئی اوسگھڑی
پہونچکر کس کس جگہ دیکھا ہے تو نے کر بیان
بولا تب عثمانؓ حق سے اسطرف دیکھا ہو مین
بلکہ ہر اک برگ پر طوبیٰ کے دیکھا مین نے سب
جب تو فرمایا خدا نے سنلے اے میرے حبیب
ہمنے سُن اسکی زبان پر لکھدیا ہے بیشتر
یہ تو کیا اوسکی زبان پر اور بھی تحریر ہے
ہے نمونہ لوح کا میری زبان اوس غوث کی
کارخانہ مَین نے سونپا ہے خدائی کا اوسے
الغرض وہ پیرزن خدمت مین جا کر غوث کی
بولے حضرت وہ تو لڑکا ہے میری گود مین دے
تب نہایت ہو کے خوش آئی وہ عورت اپنے گھر
جبتلک جیتے رہے دنیا مین وہ خاوند و زن
گیارہوین کا جب سے ہے دستور نکلا دوستو
گیارہ بیٹے جیسے اُس عورت کو بخشے آپنے
پہلا دینا علم دینی اور عزت دوسری

تیری قسمت مین نہین بچہ یہ ہے لوحِ کبریا
غوثؓ الاعظم نے اوسے گیارہ کئے بیٹے عطا
لے کے بچہ جاتی ہے با فرحتِ بے انتہا
کیا سبب ایسا ہوا کہا اے مرے جلّ و علیٰ
لوح پر دیکھا سو بولا اوسکو اے بارِ خدا
یا الٰہی کہہ کیا تھا مین نے کیا تیرا برا
یہ تو مین کیونکر کہون جھوٹا لکھا ہے لوح کا
خشم سے اے دوست میرے اتنا تو مت ہو خفا
مین تجھے کہتا ہون بعد از اوسکا سارا ماجرا
عرش پہ کرسی پر اور لوح و قلم پر جا بجا
پر کہین اولاد کا اوس کے نہین پایا پتا
سب جگہ دیکھا زبانِ غوث پر بھی دیکھا کیا
اوسکے کہنے سے اوسے اولاد ہو گی با وفا
وقت پر اپنے تمامی ہووین گے وہ ظاہرا
جو وہ چاہے سو کرے گا جو وہ چاہا سو کیا
ہے مجھے منظور جو کچھ کار ہے اس سے ہوا
بولی یہ لڑکی ہوئی یا غوثِ حق در ابتدا
گود مین دیتے ہی اس بیٹی کا بیٹا ہو گیا
اور وہان بیٹے ہوئے با فضلِ حق اوسکے سوا
کرتے تھے ہر گیارہوین کو شکریہ کی فاتحہ
اتبلک جاری ہے جو خلقت کے اندر ہر جگہ
میری بھی ہے آپ سے یا غوث گیارہ التجا
تیسری مجھکو بزرگی دیجے اے شاہِ ہدا

چوتھی یہ اعمال ہووین نیک تر میرے تمام — پانچوین یہ رزق ہوجاوے فراغت سے میرا
چھٹوین یہ ہو تندرستی میری او احباب کی — ساتوین ہووے صفائی قلب کی مجھکو عطا
آٹھوین اولاد او احباب باعزت رہین — عاقبت مین خوش رہین دنیا مین برشک اغنیا
نوین یہ ہو خاتمہ بالخیر میرا مرتے دم — دسوین یہ ہے مکر سے شیطان کے دنیا بچا
اور میری فکر کیجے دور یا غوث کریم — گیارہوین یہ حشر مین ہو ظل داماں آپکا
ہے یہ سنی روز اول سے غلام کمترین — تم خدا سے یہ دلادو اوسکا ہر اک مدعا
فضل سے دست کرم رکھدیجیے یا غوث اب — ہے تردد مین نہایت ہی یہ سنی آپ کا
کار جو ممکن نہ تھے وہ تم سے برآمد ہوئے — کار اس سنی کا بھی تم سے برآمد ہو ذرا
جب کسی بھی طور کی آوے بلا یا غوث تب — کچھ مدد ایسی کرو تم میری سب رد ہو بلا
ختم کر کر یہان سے اے سنی یہ نادر داستان — پڑہ بروح آل و اصحاب نبی صل علی
غم نکہا رکھ دل کو خوش ہر حال مین سنی مدام — ایک دن تجھپہ فیض غوث جاری ہووےگا
ہووےگا اوس ذات کا سب فضل تیری حال پر — کچھ نہووےگا مگر تو کچھ کا کچھ ہوجائےگا

کرامت حضرت غوث الاعظم زندہ شدن شوہر زن بیوہ

فیض اکرم غوث الاعظم دستگیر — رحم عالم غوث الاعظم دستگیر
غوث الاعظم ہے مسیحائے جہان — جس سے زندہ ہوگئے ہین مردگان
ہے روایت ایکدن حضرت کے پاس — آئی اک عورت بنا امید ویاس
بولی حضرت سے میری فریاد ہے — داد دو آقا کہ وقت داد ہے
اوس سے حضرت نے کہا اے نیکنام — کیا تیری فریاد ہے کہدے تمام
تب کہا عورت نے ہون غم مین اسیر — مرگیا شوہر مرا یا دستگیر
آج اس غم سے ہوئی ہون دل دو نیم — مین ہوئی بیوہ ہوئے بچے یتیم
پرورش بچون کی اب کس طرح ہو — یا محی الدین کچھ رحمت کرد
سنکے حضرت نے یہ اوس سے ماجرا — دے دلاسا اوسکو جب کچھ یک فرا
جا کے چوتھے آسمان پر ایک دم — ہاتھ ملک الموت کا پکڑا بہم

پاس ملک الموت کے زنبیل تھی
بولے حضرت اُس سی دی اک جان مجھے
اُس فرشتے نے کہا تم کون ہو
آپ نے فرمایا اُس سے ناگہان
تب کہا اوسنے یہ ہو کیونکر بھلا
امرِ حق سے روحین لیجاتا ہون اب
پھر تو حضرت کو جو غصہ آگیا
مُردے اوسدن کی ہوی زندی تمام
اوس فرشتے نے کہا فریاد ہے
حق تعالیٰ نے سُنی جب یہ فغان
عرض کی اوس نے خدا سے باادب
حکم سے تیرے زمین پر مین نے جا
ہے کوئی بندہ تیرا ایک عالیشان
بولا دے ایک روح اُسمین سے ہم
مین اوسے بولا یہ ہے حکم خدا
کچھ تمھارے حکم کا تابع نہین
یہ سخن میرا لگا اوسکو زبون
چھوڑ دین روحین تمامی ہی عجب
نام پوچھا تو شتابی سے کہا
سنکے خالق نے کہا خاموش رہ
ہے تیری تقصیر اسمین سر بسر
روح ایک مانگی تھی اُسنے تجھسے آ
فیصلہ ہوتا اوسی ایک روح پر
جسمین تھین روحین بھرین اوس روز کی
تب تو جانے دو نگا مین آگے تجھے
نام کیا ہے آپ کا فرماؤ تو
غوث الاعظم اسم میرا ہے عیان
حکمِ رب پر حکم غالب آپ کا
کس طرح پلٹے کہو یہ حکمِ رب
چھین لی زنبیل اوس کی برملا
لے کے باالفت محیؒ الدین کا نام
یا الٰہی کیسی یہ بیداد ہے
پوچھا کیا آفت ہے تجھپر کر بیان
اب میری فریاد یہ تجھسے ہی رب
لے کے کچھ روحین وہان سے چلدیا
آیا جو تھے آسمان پر ناگہان
جب تو رکھے دونگا مین آگے قدم
اس جگہ چلتا ہے کس کا زور کیا
ہان قضائے حق بھی پھرتی ہی کہین
چھین لی زنبیل میری کیا کہون
مُردے زندی ہو گئے اوسدن کے سب
ہے محیؓ الدین میرا نام جا
جا ارے خاموشی ہے اسجا کچھ نہ کہہ
ایک کے بدلے مین دین زنبیل بھر
تو اگر دیتا نہ تھا تجھ سے گلا
اوسپہ ہی ہوتا تھا قصہ مختصر

وہ میرا محبوب جو چاہے کرے — وہ میرا مطلوب جو چاہے کرے
جو رضا اوسکی وہ ہے میری رضا — بس وہ ہے مختار جو چاہا کیا
وہ اگر چاہے نیا ہووے جہان — وہ اگر چاہے نیا ہو آسمان
وہ اگر چاہے اوٹھا دون مُردے سب — پھر نئی خلقت کرون اوسکے سبب
الغرض عورت کا شوہر جی اوٹھا — ناگہان لے نام حضرت غوث کا
رہگئے خدمت مین دونون مرد و زن — پہنچکر مقصد کو بے رنج و محن
ہے میری یا غوث تم سے التجا — کیجیے سب حاجتین میری روا
دل میرا مُردہ ہے زندہ کیجیے — سب مرادین حق سے دلوا دیجیے
سب اقارب ہون میرے آمان سے — خاتمہ سبکا ہو بس ایمان سے
اور جو ہین اہل جماعت سبکے سب — یکدلی سے یہ رہین ہر روز و شب
بافراغت خوش رہین دنیا مین یہ — آپکے ہمرہ رہین عقبےٰ مین بھی
اور تمامی مومنون پر دمبدم — یا محی الدین کرو اپنا کرم
اور جو یہ سنی ہے افتادہ حقیر — دستگیری اوسکی ہو یا دستگیر
آپکا گر فضل سے ہو سر بہ ہات — حشر مین سنی کی ہو وےگی نجات

کرامت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ کہ یازدہ دختران شخصے مردانہ گشتند

غوث حق باصفا مرحبا مرحبا — مقبل مصطفےٰ مرحبا مرحبا
پہلے لکھتا ہون مومنو حمد خدا — بعد نعت محمد صل علیٰ
گوش دل سے اے مومنو سن لیجیے — غوث الاعظم کا لکھتا ہون کچھ ماجرا
غوث الاعظم کے ایک شخص آر و برو — بولا یا غوث سن لیجیے عرض ذرا
دس ہین لڑکیان مجھکو یا غوث امم — گھر مین بیٹھی ہین وے ساری ناکتخدا
مجھکو مقدور شادی کا اونکے نہین — فکر ہے یہی اب مجھکو صبح و مسا
میری گذران تنگی سے ہوتی ہے اب — اور کیا کام ہو ویگا مجھسے بھلا
اونکی فکر سے گلتا تھا ہر روز و شب — اور دیکھئے تسپر علاوہ وہ ہوا

آجکی شب کو یا غوث الاعظمؓ سنو
فکر دن کی مجھے تھی سو تھی کیا کہون
میری عرض سنو اب یہ سبط نبیؐ
بطفیل اس دعائے مبارک کے ہین
عرض سُن لی جو اُس شخص کی آپنے
فکر مت کر تو اے شخص رکھ دلکو خوش
جب یہ فرمایا حضرتؓ نے اس شخص کو
خوب دیکھا ہون لڑکی ہی وہ بالیقین
پھر تو حضرت نے فرمایا اوس شخص کو
اوسنے حضرت سے اسطرح پھر عرض کی
چاہتا مین نہین ہون کہ لڑکے ہون دو
اوسکو حضرت نے فرمایا ای شخص سُن
تین لڑکیان لڑکے کئے حق نے لے
عرض اوس نے کی حضرت ہی یا غوث اب
سنکے حضرت نے اُس سے کہا اسگھڑی
تین کیا ہین کہ اب چار لڑکیان سُن
اوس نے ایسا کہا جب تو ایشاہِ من
کیسا ہو وینگے بیٹے یہ فرماؤ تو
سنکے حضرت نے فرمایا اے ہوشمند
چار کیا ہین کہ لے پانچ بیٹیان اب
پھر تو اوسنے کہا جب مین کہتا ہون کچھ
سنکے حضرت نے فرمایا اُس شخص کو
پانچ کیا ہین کہ چھے بیٹیان اب تیری

اور اک لڑکی پیدا ہوئی یہ بلا
فکر گیارھوین کی تازہ ہوئی ظاہرا
حق مین میرے کرو کچھ خدا سے دعا
تاکہ فکرِ معیشت سے پاؤن رہا
مونھ سے اُسوقت نکلا یہ بیساختہ
اب جو پیدا ہوا ہے سو لڑکا ہے جا
اوسنے کی عرض اے خاصۂ کبریا
کچھ وہ بیٹا نہین ہے یہ کہتے ہو کیا
تیری دو لڑکیان لڑکے ہین غم نکھا
آپ بیشک و بیشبہہ ہو مقتدا
ایک بیٹا بھی گر ہو تو ہے اکتفا
مین جو کہتا ہون سچ جان کہنا میرا
دیکھ جائے نواب گھر مین اے باصفا
مجھکو حیرت ہے یہ سنکے بے انتہا
مین جو کہتا ہون سنلے ہے کہنا میرا
چار بیٹے بنے ہین تیرے باوفا
میری گیارہ بھی ہین لڑکیان خوش لقا
مجھکو اندیشہ اسبات کا ہے بڑا
میرے کہنے پہ تو شبہہ لاتا ہے کیا
بنگئے بیٹے لے کر خدا کی ثنا
آپ اک اک بڑھاتے ہو بولو ہی کیا
تجھکو کہنے سے میرے تعجب ہوا
ہوگئے بیٹے رے یہ خدا کی عطا

سنکے اوس نے کہا تب یہ سبطِ نبیؐ ‌ — ‌ میرا دل ہے یہ کہنے سے وحشی بنا
غوث الاعظمؓ نے سنکے کہا اس سے تب ‌ — ‌ تیرا شبہہ نہین جاتا کیا ہو گیا
چھے نہین سات لڑکیان اسوقت پر ‌ — ‌ لڑکے ہو گئے جا ہے خدا کی رضا
عرض اوسنے کی یہ غوث الاعظمؓ سی پھر ‌ — ‌ دخل کیا ہو خدا کی رضا مین بھلا
اوسکو حضرت نے فرمایا اسطرح سے ‌ — ‌ مین جو کہتا ہون سنتا نہین کیا ہوا
سات کیا ہین کہ اب آٹھ بیٹیان لے ‌ — ‌ ہو گئے بیٹے اِس مین نہین کچھ خطا
اوسنے اُسوقت حضرت سے پھر عرض کی ‌ — ‌ جبکہ حضرت نے اسطرح سے کہدیا
میرے دل کو تسلی نہین ہوئی کچھ ‌ — ‌ یا حبیب خدا اے شہِ اولیا
بولے حضرت اونے اب لے نو بیٹیان ‌ — ‌ کردئے بیٹے حق نے خوشی دلپہ لا
پھر وہ بولا کہ اے شاہِ عالی ہمم ‌ — ‌ جب یہ کہتے ہو یا سچ ہے سارا کہا
اوسکو فرمایا حضرت نے ای شخص اب ‌ — ‌ مجھکو جھوٹا ہی اب تو نے ٹھہرا دیا
بنگیئے بیٹے جا تیری دس لڑکیان ‌ — ‌ شکر اللہ کا اس وقت پر لا بجا
اوس نے کی عرض یہ غوث اعظم سی جب ‌ — ‌ ایک شک ہے مجھے ای شہِ اصفیا
مجھکو حق کی رضا سے ہوئین بیٹیان ‌ — ‌ اسمین زور چلے کیا کسی شخص کا
جب مین کرتا ہون کچھ عرض کہتے ہو تم ‌ — ‌ ایک کیا ہے کہ ہم نے کئے دو عطا
دو سے لے تین چار آپ نے کردیے ‌ — ‌ چار سے پانچ چھے سات تک ظاہرا
سات سے آٹھ نو نو سے دس ہو گئے ‌ — ‌ یہ عجب بات ہے بولو یہ ماجرا
یہ تو ہے حکمِ حق پلٹے یہ کس طرح ‌ — ‌ آپ کے کہنے سے بولو کیا پلٹے گا
سنکے غوث نے اوسگھڑی فرمایا یہ ‌ — ‌ سنلے بات یہ میری تو اب اے فتا
مجھکو حق نے ہے اپنی عنایات سے ‌ — ‌ رحم فرما کے مرتبہ ایسا دیا
جب مین کرتا ہون کچھ عرض اللہ سی ‌ — ‌ بے تامل بر آتی ہے میری رجا
جبکہ اللہ میری مدد پر رہے ‌ — ‌ شبہہ کیا ہے جو بر آوے ہر مدعا
غیر حکمِ خدا کچھ مین کہتا نہین ‌ — ‌ پر وہ کہتا ہون جیسا ہو حکمِ خدا

ہے خدا کا کرم یہ میرے حال پر — چاہتا ہون سو دیتا ہے مقصد میرا
تیری خاطر دعا مین نے دس بار کی — کی قبول اب خدا نے ہر اک التجا
بلکہ گیارہوین عرض بھی اب کرچکا — کی قبول اب اوسے بھی سن ای باصفا
تیری گیارہ کی گیارہ ہی سب بیٹیان — ہو گئے بیٹے جا مغز اب مت پکا
جب تو وہ آدمی سنکے حضرت سے یہ — ہوکے خوش دلمین بس اپنے گھر کو گیا
دیکھتا کیا ہے وہ لڑکیان سبکے سب — ہو گئے بیٹے تب خوش ہوا خوب سا
وہان وہ بیٹونکو سب لایا تب روبرو — سبکے سب ہو گئے خادم باصفا
جبتلک جیتا تھا وہ جوان دہر مین — حسن نیت سے بس کیا کہون بارہا
ماہ کی پہلی سے گیارھوین کی تلک — شکر یئے کا سدا کرتا تھا فاتحہ
گیارھوین دہر مین نکلی ہی جب سے ہی — اے محبو سنو یہ سخن تم میرا
بس کرائے سنی تو فاتحہ پڑہ بہم — غوث رض الاعظم کی ہو تجہ سے کیا اب ثنا
خدمت غوث مین عرض کر اب یہ تو — ہو تیرا فضل سے حاصل مدعا
یا شہ غوث رض ہے التجا یہ میری — جو ہین قاضی عبدالکریم باصفا
اونکو خوش بامراد اور رکھو شادمان — اونکو فرزند نیک ایسا کیجے عطا
عمر ہووے دراز اوسکی مانند خضر — ہو سکندر رسا اقبال اوس کا بڑا
ہو ترقی سدا مال اور جاہ مین — خوار ہوتے رہین اونکے دشمن سدا
زندگانی بسر ہووی راحت کے ساتھ — باغ جنت عنایت ہو بعد فنا
اپنے فضل وکرم سے شہ اولیا — فرق پر اونکے رکھدیجے دست عطا
اور جو سنی کو ہے دردسر فکر کا — صندل رحم سے پاویگا وہ شفا

مناجات کہ بعد سلام در قیام مولود خوانان اورنگ آباد وسکندرآباد وغیرہ میخوانند

مؤمنو عاجزی وزاری سے — ملتجی ہو جناب باری سے
اے خدا تو ہے خالق عالم — اے خدا تو ہے رازق عالم
تجھکو پروردگار کہتے ہین — رب لیل ونہار کہتے ہین

ہمیشہ ہر دم تیری عنایت ہے — نگہِ فضل و چشمِ رحمت ہے
التجائین قبول کرتا ہے — شاد طبعِ ملول کرتا ہے
کیا بیان ہون عنایتین تیری — تو غفور الرحیم ہم عاصی
دولتِ دین ہمین عنایت کر — ہین تہی دست اہلِ نعمت کر
فضل سے اپنے کر دے ایسا غنی — نہ رہے پھر کسیکی محتاجی
الفتِ مصطفےٰ عنایت کر — عشقِ خیر الوریٰ عنایت کر
اونکی چاہت کا دم بھرین ہر دم — چاہتے ہین ہم اونکے عشق کا غم
محوِ عشقِ حضور ہو جائین — مستِ جامِ سُرُور ہو جائین
الفتِ مصطفےٰ بڑھا دین ہم — خود کو اس راہ مین مٹا دین ہم
مدح کرتے رہین محمد کی — دے ہدایت تو نعت احمد کی
یا الٰہی جو یہ جماعت ہے — واصفِ خاتم الرسالت ہے
رہتی ہے وصفِ مصطفائی مین — نیک مشہور ہے خدائی مین
کرتی ہے دھوم دھام سے مولود — اسکا نعتِ رسول ہے مقصود
اسکی ہر اک مراد بر آئے — ہاتھ زر اسکے اسقدر آئے
بزمِ میلادِ شہ کرے اکثر — نعتِ احمد پڑھے سنے اکثر
شوکتِ دین دکھائے عالم کو — اس طریقے پہ لائے عالم کو
اے خدا اسکو دیکھ رحمت سے — اور رکھ شادمان عنایت سے
ہو مع الخیر خاتمہ سب کا — ہے الٰہی یہ مدعا سب کا
رہین دنیا مین یہ فراغت سے — شادمانی سے اور راحت سے
جبکہ دنیا سے ہو گذران کا — عدم آباد ہو سفر ان کا
پئے آلِ محمدِ عربی — از نوالِ محمدِ عربی
مرتے دم انکے لب پہ ہو کلمہ — یعنی کیا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ
نامِ احمد زبان پہ جاری ہو — یا محمد زبان پہ جاری ہو

لحدِ تیرہ مین یہ جب جائین | اور فرشتے سوال کو آئین
یہ کہین بندۂ خدا ہین ہم | اور شیدائے مصطفےٰ ہین ہم
لب فرشتون کے بند ہو جائین | انکے رتبے بلند ہو جائین
جب قیامت مین انکا محشر ہو | ہاتھ مین دامنِ پیمبرؐ ہو
ہو شفاعت نصیب محشر مین | ہون سعادت نصیب محشر مین
شاد ہو کر بہشت مین جائین | نعمتین ہر طرح کی وان پائین
کبھی دیکھین وہان تیرا دیدار | کبھی دیکھین رخِ شہِ ابرار
کبھی باہم کرین ثنا تیری | کبھی تعریف سرورِ دین کی
الغرض انکا رتبہ اعلیٰ ہو | دونو عالم مین بول بالا ہو
اور جو یارب ہے بانیِ محفل | اوسکی پوری ہو ہر مرادِ دل
دین و دنیا مین آبرو پائے | گوہرِ بحرِ آرزو پائے
اور جو ہین حاضرینِ بزمِ رسولؐ | اونکے دل کی بھی ہو دعا مقبول
شاد و خرم رہین زمانہ مین | ہو کے بیغم رہین زمانہ مین
دل مین ہر اک کے نورِ ایمان ہو | اور بخشش کا انکے سامان ہو
دشمنِ دین جو ہین بدکردار | قہر نازل ہو اونپہ یا جبار
نام انکا جہان سے ہو نابود | فتنہ پرور ہین یہ بڑے مردود
انکا دنیا سے نام مٹ جائے | شان و شوکت تمام مٹ جائے
ہر طرف دین کا بجے ڈنکا | دینِ اسلام دین ہو سب کا
اور سنی کے دل کے سب مقصد | پورے ہون اےخدا بپئے احمدؐ

قطعاتِ تواریخ وفات حسرت آیات جناب مغفرت مآب جان محمد صاحب سنی مرحوم

چون کرد رحلت حضرتِ سنی ازین دار فنا | در دہر مانندش نشد پیدا ثنا خوانِ نبیؐ
کلکِ سخنور از پئے تاریخ سالش زد رقم | شدہ سوئے خلدِ برین ای وا ثنا خوانِ نبیؐ ۱۲۸۸

جناب محمد عبد الرحیم صاحب حنفی برادر خورد حضرت مصنف مرحوم

تادمِ آخر بجز وصفِ محمدؐ مرحبا
لفظ دیگر در دلِ سنی نیامد مرحبا

رفت ازین دنیائے دون آن عاشق خیر الورا
شد بتاریخ وفاتش فکر بیحد مرحبا

چونکہ حنفی دخل تعداد سر بخشش نمود
آن زمان ہمدست شد دامانِ مقصد مرحبا

سوئے ہاتف دید وبس این مصرعِ تاریخ گفت
مرحبا صد مرحبا صد مرحبا صد مرحبا

۱۲۸۸ھ

قطعۂ تاریخ طبعِ اول بستان سنی یعنی کامل دیوان سنی از تجمل جلالپوری مرتب دیوان ہٰذ

ہوئی پوری دل کی میرے آرزو
ترا شکر ہے خالق ذوالجلال

کہ بستان سنی کی ترتیب سے
ہوئی مجکو فرصت بلا قیل وقال

کلام اونکا مطبوع مخلوق تھا
جو تھے سنی شاعر خوش مقال

بہم کرکے اونکے قصائد جدید
یکا یک میرے دل کو آیا خیال

مین ترتیب دون از سر نو اُسے
کرون اسکو کامل دکھاؤن کمال

ہر اک کام دل خواہ پورا ہوا
چھپا آج دیوان وہ بے مثال

تجمل لکھا کلک نے سالِ طبع
کہ ہے نظم سنی صاحب کمال

۱۳۰۱ھ

خاتمۃ الطبع ہزار ہزار شکر و احسان اوس رب العالمین خالق آسمان وزمین کا کہ جسنے اپنے فضل وکرم سے ایسے رسول پاک صاحب لولاک کی امت مین ہمکو پیدا کیا جسپر علم لدنی ہویدا کیا ہماری طبیعتوں مین وصف احمدی کا جوش بڑھایا اور اسے سبب اجر عظیم ٹھہرایا۔ امابعد یہ کتاب شفاعت اساس مخزن مدح رسول نام مقبول خاص وعام موسومہ بہ بستان سنی یعنی کامل دیوان سنی مصنفہ جناب مغفرت مآب حاجی صاحب سنی مرحوم مرتبہ عاشق جمال رسول الثقلین جناب حاجی الحرمین سید تجمل حسین صاحب تجمل جلالپوری متخلص مع باضافہ قصائد جدیدہ ومناجات سعیدہ باہتمام مستحق اجر عظیم ومالک مطبع کریمی فتح الکریم قاضی عبد الکریم ابن حاجی نور محمد حنفا تاجر کتب۔ روزم مطبع کریمی واقع بمبئی مہانیکا روڈ نل بازار قاضی بلڈنگ مین ۱۰۱۸ [illegible] مین چھپکر ۱۳۲۱ھ ہجری مین باشاعت مالک کو دوسری مطبع سے شائع ہوئی۔ بقلم محمد جبیب اللہ باتمام رسید